کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

زہریلی گیس

مصنف ——— ایڈورڈ ایس آرونز

مترجم ——— صدیق احمد

Rs 3.00

کامران سیریز، راولپنڈی

کامران سیریز کی ۲۷ ویں پیشکش

زہریلی گیس

"اسائنمنٹ انجلینا" کا آزاد ترجمہ

مصنف :- ایڈورڈ ایس آرونز

مترجم :- صدیق احمد

قیمت تین روپے

کامران سیریز، ڈی ۶۷۴ اقبال روڈ، راولپنڈی

پہلی بار	اکتوبر ۱۹۷۲ء
شمارہ نمبر	۲
ناشر	ملک غلام محمد
مطبوعہ	محبوب پرنٹنگ پریس راولپنڈی

★

سول ایجنٹ

کتاب گھر، نیا بازار، راولپنڈی

ابتدائیہ

کامران سیریز کے ۲۷ ویں شمارہ میں ایڈورڈ اس آرونمر کے ایک دلچسپ ناول کا ترجمہ "زہریلی گیس" پیش خدمت ہے اس سے پہلے اسی مصنف کے ایک ناول کا ترجمہ کامران سیریز کے شمارہ نمبر ۵ میں "غدار جاسوس" شائع ہوا تھا۔ جو قارئین نے بہت پسند کیا بلکہ قارئین کی طرف سے اس مصنف کے مزید ناولوں کے ترجمے پیش کرنے کا اصرار ہونے لگا۔ لہذا میں نے صدیقی احمد صاحب کو ایڈورڈ ایس آرونمر کے دس بارہ ناول خرید کر ترجمہ کے لئے بھیج دیئے مگر وہ اپنی دوسری مصروفیات کی وجہ سے ترجمہ نہ کر سکے۔ اور اب فرصت ملتے ہی انہوں نے ترجمے کا کام شروع کر دیا ہے اور "زہریلی گیس" کے بعد اسی مصنف کے ایک اور ناول کا ترجمہ "جاسوسی چکر" کر رہے ہیں۔ جو آئندہ کسی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔

"ایم غلام محمد"

کامران سیریز کی ۵۷ ویں پیشکش

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

مجرم رقاصہ

۰ ایک رقاصہ سانپ کے ساتھ رقص کرتی ہے۔ ناچتے ناچتے سانپ کا پھن رقاصہ کے چہرے کے اتنے قریب آجاتا ہے کہ اس کی زبان رقاصہ کے ہونٹوں کو چھو لیتی ہے۔ اور یہ سانپ کبھی مصنوعی نہیں تھا بلکہ بے حد خطرناک اور زہریلا کوبرا تھا

۰ موت کا رقص ہی اس رقاصہ کا واحد کمال نہیں تھا۔ کچھ دوسری خصوصیات بھی تھیں مثلاً اس نے دس لاکھ ڈالر میں اپنی زندگی کا بیمہ کرا رکھا تھا۔

۰ مگر یہ کیسا بیمہ تھا کہ اگر رقاصہ کی موت واقع ہو جائے تو اس کے ورثا انشورنس کمپنی سے رقم کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کر سکتے تھے۔

۰ سوال یہ تھا کہ یہ انشورنس ایک پبلسٹی اسٹنٹ تھا یا قتل کا دعوت نامہ؟

۰ اسی قسم کے اور بہت سے دوسرے الجھانے والے سوالات۔ ہر صفحہ پر ایک نیا موڑ۔ نئی الجھن۔ نیا سسپنس۔ گولڈن جوبلی نمبر "سونے کی چوری" کے بعد کامران سیریز کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر جسے صاحب طرز مترجم اثر نعمانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

۱

مارک اپنی کیڈلک کو ڈرائیو کرتا ہوا قصبہ میں لے گیا اگرچہ کورین نے دبے لفظوں میں اعتراض بھی کیا۔ لیکن مارک نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ ادیزونا کے اس چھوٹے سے قصبے کی آبادی چند نفوس پر مشتمل تھی۔ مارک نے کیڈلک گیس اسٹیشن کے قریب ٹھہرائی سلاگو اترکر کورین کے پیچھے کھڑا ہو گیا جبکہ جیزی اگلی سیٹ پر مارک کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جیزی حسین اور شریر لڑکی تھی۔ اس وقت وہ ہشاش بشاش نظر آرہی تھی اور صحرا کی تیز دھوپ کا اس پر کوئی اثر معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس کے سنہری بال ایک نیلے ربن سے بندھے ہوئے تھے۔ کورین کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مارک کی جگہ وہ خود اس کے پہلو میں بیٹھا ہوتا۔ اس نے اپنی تمنا کا اظہار بھی کیا لیکن جیزی نے اسے ٹھکرا دیا۔ اس سے پہلے جب وہ کار میں سفر کر رہے تھے۔ تو ایک مرتبہ ایک موڑ مڑتے ہوئے اس کا جسم جیزی سے مس ہوا تھا۔ اور اس کے جسم میں برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔ اس نے مسکرا کر جیزی کی طرف دیکھا تھا۔ لیکن جیزی کا چہرہ ہر قسم کے تاثر سے خالی تھا۔ اسے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ وہ اتنا غیر اہم ہے۔ لیکن اب تو وہ جسمانی لحاظ سے بھی کافی دور تھی۔

"وہاں،" سلاگو غرایا۔ "وہ دیکھو۔ وہ ہے ٹام ایورٹ۔ تمہیں یاد ہوگا کہ

وہ یورپ کے تمام سفر میں کاؤ بوائز کی کہانیاں پڑھتا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امریکہ کے اس حصہ میں رہائش اختیار کرے۔ اس کی خواہش پوری ہوئی اب وہ یہاں رہتا ہے" سلاگو زور سے ہنسا۔" اب وہ اس فضول سی جگہ پر ایک گیس اسٹیشن کا مالک ہے پچھلی جنگ عظیم میں وہ محض ایک کارپورل تھا۔ لیکن جب جرمن افواج بلجیم میں داخل ہوئی تھیں تو اس نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔"

"کیا اس نے میدانِ جنگ سے راہ فرار اختیار کی تھی؟" کوربن نے پوچھا۔ اس کا لہجہ جرمن تھا اور وہ البورٹ کے معاملے میں دلچسپی لے رہا تھا۔

"اب اس کا ذکر کرنے سے کیا حاصل؟" سلاگو نے بھاری آواز میں کہا۔" تھوڑی دیر بعد ہی اس کا قصہ تمام ہونے والا ہے۔"

"اس بات کو چودہ برس گزر چکے ہیں" مارک بولا۔" ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں نہ پہچانے۔"

"نہیں وہ ضرور پہچان لے گا۔" سلاگو بولا۔

مارک کا ذہن اسے چودہ برس پہلے کے زمانے میں لے گیا اس وقت اس کی عمر اڑتیس سال تھی۔ لوگ اسے مارک فلیمنگ کہہ کر پکارتے تھے۔ اب تو اسے اپنا پرانا نام بھی بھول چکا تھا۔ البتہ جیزی کو دیکھ کر اسے بہت پہلے پیرس میں گزارے ہوئے دن یاد آ گئے۔ وہ عیش و آرام کے دن جب کہ چاروں طرف رنگینیاں بکھری ہوئی تھیں دنیا کی ہر شے حسین نظر آتی تھی۔ اس نے سرد آہ بھری اس وقت جیزی کا جسم اس کے جسم سے مس ہوا۔ جیزی اس پر مہربان تھی، لیکن وہ کوربن کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا۔ انہوں نے بہت عرصہ پہلے سے تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ تمام منصوبہ مکمل ہو چکا تھا۔ اب وہ صرف

ایک لڑکی کے لئے سب کئے کرائے پر پانی پھیرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگرچہ جیزی ایمک سے بیس سال چھوٹی تھی۔ پھر بھی اس کے چہرے اور آنکھوں سے لگاوٹ کا اظہار ہو رہا تھا۔

لیکن کوربن کو خوش رکھنے کے لئے اسے جیزی سے الگ رہنا تھا۔ آخر یہ ایمک ہی تو تھا جس نے یہ کار خریدی تھی۔ اور پورا منصوبہ بھی اس نے ہی تیار کیا تھا۔ اس وقت اسے ایمک کوربن کی امداد کی ضرورت تھی۔ بعد میں اگر حالات بدل گئے۔ تو پھر دیکھا جائے گا
مارک نے کار سٹارٹ کر دی ٹام ایورٹ کا گیس اسٹیشن بلند پہاڑوں کے پیش منظر میں چھوٹا سا دکھائی دے رہا تھا۔ نئی شاہراہ قصبے سے دس میل کے فاصلہ پر گزرتی تھی۔ جس پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ مارک نے ہچکچاتے ہوئے کیڈلک کی رفتار کم کر دی۔ اسے یہ شاندار کار چلانے میں بڑا لطف آرہا تھا۔ نزدیک ہی کچھ مکانات تھے۔ لیکن وہ سب ویران نظر آتے تھے۔ کوئی متنفس نظر آتا تھا۔ مارک نے کار سے اتر کر گھنٹی بجائی۔

گیس اسٹیشن کی پشت پر کہیں کوئی دروازہ کھلا۔ سلاگو تیار ہو کر کھڑا ہو گیا ٹام ایورٹ ایک گوشے سے سینڈوچ کھاتا ہوا نمودار ہوا۔ مارک نے فوراً اسے پہچان لیا۔ صحرا کی زندگی نے اسے وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا تھا۔ یہ شخص ان کا مطلوبہ آدمی تھا۔ اور اس کا نام سرفہرست تھا۔ شاید ان کی قسمت ساتھ دے اور ان کا کام اسی شخص سے نکل آئے اور انہیں آگے نہ جانا پڑے۔

"ہیلو ٹام" مارک نے نرم لہجے میں کہا۔

ٹام ایورٹ نے ان کی طرف غور سے دیکھا۔ جیسے کہ وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ٹام۔ کیا تم ہمیں بھول گئے ہو؟"

ایورٹ لمبا اور دبلا پتلا آدمی تھا۔ اس کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اور رخساروں کی ہڈیاں ابھر آئی تھیں اس کی نیلی آنکھوں سے تعجب کا اظہار ہو رہا تھا۔

"فلیمنگ۔ لفٹیننٹ فلیمنگ۔ ارے یہ تم ہو" ٹام مسکراتے ہوئے بولا۔ "تم یہاں کہاں؟ میرے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ کہ تم سے ملاقات ہو گی۔ کہو کیسے رہے؟ خیریت تو ہے؟ کیسے آنا ہوا؟" اس نے آواز دی۔ "میری ..... میری ..... میرے وہ دوست آئے ہیں جن کا میں تمہارے سامنے اکثر ذکر کرتا رہتا تھا"

مارک جلدی سے بولا۔ "ٹام۔ ابھی اپنی بیوی کو نہ بلاؤ۔"

سلاگو بولا۔ "اچھا تو تم نے شادی بھی کر لی ہے۔ خوب"

"بالکل۔ میری شادی ہو چکی ہے" ایورٹ نے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا وہ سلاگو سے بات کرنے سے خوش نہ ہو۔ "میری شادی کو تو اب دس سال گذر چکے ہیں۔"

"تمہاری بیوی کہاں ہے؟"

"ادھر دوسرے مکان میں" ایورٹ نے اشارہ کیا۔ "میں اسے بلائے لیتا ہوں اچھا اب کھانا کھا کر ہی جانا۔"

"نہیں۔" مارک بولا۔ "اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

سلاگو آگے بڑھ کر ایورٹ ٹام کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

"تمہیں میز ڈورف کی بابت کچھ یاد ہے؟" سلاگو نے پوچھا۔

"میز ڈورف؟ یہ تو بہت پہلے کی بات ہے۔"

"ہاں۔ کیا تمہیں یاد ہے؟"

"ہاں۔" ایورٹ کچھ پریشان نظر آ رہا تھا۔ "لیکن تم چاہتے کیا ہو؟"

"تمہیں یاد ہوگا۔ کہ ہماری پلاٹون کے سپرد کیمیکل پلانٹ میں موجود فائلیں علیحدہ علیحدہ کر کے ٹرکوں میں لادنے کا کام کیا گیا تھا۔"

"ہاں۔ لیکن یہ باتیں تو کھلنے کے بعد اطمینان سے ہو سکتی ہیں تمہیں پیاس لگی ہوگی۔ کچھ پیو گے؟"

ایورٹ ٹام کی نظر پہلی مرتبہ جیزی پر پڑی وہ بولا۔ "کیا یہ تمہاری بیوی ہیں لفٹیننٹ؟"

"نہیں۔" مارک نے جواب دیا۔ جیزی مسکرا دی۔ لیکن کورین کی تیوری چڑھ گئی۔

"ان فائلوں کے بارے میں۔۔۔"

"فائلوں میں آخر کیا رکھا ہے؟"

سلاگو اس کے پیچھے سے بولا۔ "کیا ہم کہیں اور جا کر اس مسئلے پر گفتگو نہیں کر سکتے؟"

"کہیں اور جا کر؟ آخر کیوں؟ یہاں پر میرے اور میری بیوی کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں۔ اس لئے تم یہاں کھل کر بات کر سکتے ہو۔" ایورٹ کو خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔ اب وہ اس ملاقات سے خوش نظر نہ آتا تھا۔ "آخر معلوم تو ہو کہ بات کیا ہے۔"

"ہمیں اس چیز کی تلاش ہے جو تم نے اڑائے تھے۔" سلاگو نے کہا۔

"یہ جھوٹ ہے۔ میں نے زندگی میں کبھی کوئی چیز نہیں چرائی۔" ایورٹ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ "دیکھو تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"غلط فہمی نہیں ہوئی ہے۔ تم ذرا اپنے ذہن پر زور دو تو شاید یاد آ جائے۔"

مارک سکون سے بولا۔ ایورٹ کا دبلا پتلا چہرہ پسینہ سے شرابور نظر آیا۔ اسے خوفزدہ دیکھ کر مارک کو لطف آنے لگا تھا۔

"مجھے کچھ یاد نہیں۔ آخر تم چاہتے کیا ہو؟" ایورٹ بولا۔

"تم نے وہاں سے کوئی چیز چرائی تھی۔" سلاگو بے صبری سے بولا۔ "ہم ان فائلوں کو ٹرک پر لاد رہے تھے۔ کہ اچانک ایک صندوق کھل گیا تھا۔ تم نے شاید جان بوجھ کر اسے گرایا تھا یاد ہے نا؟ اور تمام کاغذات بکھر گئے تھے۔"

"مجھے کچھ یاد نہیں۔"

"یاد کرنے کی کوشش کرو۔"

میں نے کوئی چیز نہیں چرائی۔ یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" ایورٹ بولا: "آخر تم مجھ سے الٹے سیدھے سوالات کیوں کر رہے ہو۔ مجھے ایسا مذاق اچھا نہیں لگتا۔"

"یہ مذاق نہیں ہے۔" سلاگو آرام سے بولا۔ اور اچانک ایورٹ کی گردن پر زور سے ہاتھ مارا۔ سلاگو چالیس سال کی عمر میں بھی سانڈ سے کم نہ تھا۔ اس کے شانے چوڑے اور مضبوط تھے۔ پھولدار قمیض میں اس کا سینہ ابھرا ہوا نظر آتا تھا۔ اس اچانک وار سے ایورٹ گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا۔ اس نے کیڈلک کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کی سلاگو نے اس کی انگلیوں پر ٹھوکر ماری اور ایورٹ کھڑے ہونے کی کوشش میں منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ سلاگو نے جھک کر ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا۔ ایورٹ نے غصے اور حیرانگی کے عالم میں چیخنے کی کوشش کی۔ لیکن سلاگو نے اس کا موقعہ ہی نہ دیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اسے اٹھایا۔ اور اس کے منہ پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ دانت ٹوٹ گئے اور خون جاری ہو گیا۔ پھر وہ اسے دھکے دے کر گیس اسٹیشن کی دوسری طرف لے گیا۔

سلاگو نے نہایت پھرتی، مہارت اور بے رحمی کا مظاہرہ کیا۔

چیری کار سے نکل آئی۔ اس کی لمبی ٹانگیں سکرٹ کے نیچے چمک رہی تھیں۔

"کیا وہ چیز ایورٹ کے پاس موجود ہے۔"

"پتہ نہیں۔"

"تو پھر سلاگو کو اپنا کام کرنے دو۔"

"چیری تم کار میں بیٹھ جاؤ اور دیکھتی رہو۔ کہ اس کی بیوی تو نہیں آرہی ہے اس طرح پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"میں ٹھیک ہوں۔ تم میری کوئی فکر نہ کرو۔"

"یہ منظر کافی خوفناک ہے۔"

"میں نے اس سے بھی بڑھ کر خوفناک مناظر دیکھے ہیں۔"

"کہاں؟"

"چھوڑو۔ تم اپنا کام کرو۔"

کورین ان تمام باتوں سے بے تعلق بڑے آرام سے کار میں بیٹھا تھا۔ جونہی مارک کی نظر اس پر پڑی اس نے نفرت سے ہونٹ سیکڑ لئے۔ وہ اس جرمن سے شدید نفرت کرتا تھا۔

جب سلاگو نڈھال ایورٹ کو اندر لے گیا۔ تو وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ خطرے کی کوئی بات نظر نہ آتی تھی۔ سڑک کے کنارے خالی مکانات پر سکوت طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایورٹ کی بیوی یا تو سوئی ہوئی تھی۔ یا گھر کے پچھلے حصے میں کوئی کام کر رہی تھی۔ باہر کافی گرمی تھی۔ لیکن اندر اتنی گرمی نہ تھی۔

"اب ہم اس سے سب کچھ اگلوا کر ہی دم لیں گے۔" سلاگو نے کہا۔

سلاگو اپنے کام میں ماہر تھا۔ ایورٹ کو چیخنے چلانے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ اور سلاگو نے مارک کی مدد کے بغیر ہی اپنا کام جاری رکھا۔ پہلے تو اس نے گھونسوں اور لاتوں کی بوچھاڑ کر دی۔ آخر اس نے ایک لمبا چاقو نکال لیا۔ لیکن جس جواب کی انہیں امید تھی۔ وہ نہ مل سکا۔ جب مارک لکڑی کے فرش پر پڑے ہوئے ایورٹ کے پاس دو زانو ہو کر بیٹھا تو ایورٹ ابھی ہوش میں تھا۔ "دیکھو ٹام۔ ضد مت کرو۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ چیز تمہارے پاس ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ چیز گم نہیں ہوئی ہے ہم نے ملک کے تمام اخبارات میں جنگی یادگاروں سے متعلق اشتہارات دیئے۔ ہمیں ہر قسم کے جوابات موصول ہوئے۔ چونکہ لوگ عموماً اس قسم کی چیزیں جمع کرتے رہتے ہیں اس لئے کسی نے ان اشتہارات پر غیر معمولی توجہ نہ دی۔ پھر ہمیں ایک خط ملا جس پر لے گرین کے دستخط تھے۔ اس خط میں اس چیز کا ذکر تھا۔ جس کی ہمیں تلاش تھی اس سے ہمیں یہ تسلی ہو گئی کہ وہ چیز گم نہیں ہوئی ہے۔ نہ ہی ضائع ہوئی ہے۔ اسے ہماری پلاٹون کے کسی آدمی نے چھپا یا تھا۔ وہ چیز کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہے ہمیں اس چیز کی سخت ضرورت ہے اس کے ساتھ وہ خط بھی ہے جس پر ہٹلر کے دستخط ہیں۔ ہمیں اس خط کی کوئی پرواہ نہیں تم وہ خط لے سکتے ہو۔ اور نوادرات کے تاجر کے ہاتھ اچھے داموں فروخت کر سکتے ہو۔ لیکن ہمیں اس کے ساتھ لگے ہوئے کاغذات درکار ہیں۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" ایورٹ نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ اس کے بعد اس نے ایک ہچکی لی۔ اس کی آنکھیں دھندلا گئیں پھر ان میں چمک پیدا ہوئی اور آخری بار ان میں غصہ کی جھلک نظر آئی۔ "تم مجھے اس طرح مار کر بچ نہیں

سکتے۔ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن میں دیکھوں گا۔ کہ تم کس طرح پیلاٹون کے دوسرے آدمیوں کو تنگ کرتے ہو۔ میں پولیس کو.......“

سلاگو نے پھر مکوں کی بارش شروع کر دی۔ پندرہ منٹ مارنے کے بعد سلاگو کو بھی پسینہ آ گیا۔ وہ بری طرح ہانپنے لگا۔ ایبورٹ کاؤنٹر کے پیچھے پڑا تھا۔ اس کے کپڑے خون میں تر بتر تھے۔ اور چہرہ بالکل مسخ ہو چکا تھا۔

”وہ اس کے پاس نہیں ہے۔“ سلاگو نے آخر کار ہار مانتے ہوئے کہا: ”یہ وہ آدمی نہیں۔“

”ٹھیک ہے۔“ مارک بولا۔ ”اب اس کا کام تمام کر دو۔ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو وہ پولیس کو اطلاع دے دے گا۔“

”اس کی بیوی کا کیا کیا جائے؟ وہ اسے یہاں پڑا ہوا پائے گی۔ تو ضرور شور مچائے گی۔“

”اس نے ہمیں نہیں دیکھا ہے اس لئے اس کی فکر مت کرو۔ اور اپنا کام کرو“ مارک نے کہا۔

”بہت اچھا۔“ سلاگو نے کہا۔ اور چاقو نکال کر بے ہوش ایبورٹ پر جھکا اور تیز جھٹکے سے اس کا گلہ کاٹ دیا۔

مارک باہر نکل آیا۔ کچھ دیر کے بعد سلاگو بھی باہر آ گیا۔ جیری اور ایمک گاڑی میں اب بھی کیڈلک میں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ سڑک سنسان نظر آتی تھی۔ مارک نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی نوٹ بک نکالی۔ اور پہلا صفحہ جس پر نام ایبورٹ لکھا تھا۔ پھاڑ دیا۔

"دوسرا کون ہے؟" چیزی نے پرسکون لہجے میں دریافت کیا۔
"اس کی تلاش میں ہمیں انڈیا نا جانا پڑے گا۔ اس شخص کا نام جان ملر ہے۔
"اچھا تو وہ..... "سلاگو نے خوش ہو کر کہا۔" ہمارا اگلا شکار ہے۔"
"ہاں۔"

نیلی کیڈلک نیٹ لونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ مارک اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ یہ لوگ اتنے آگے جا چکے تھے کہ واپسی ممکن نہ تھی مارک نے اس سے پہلے جنگ کے علاوہ کبھی کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ جنگ میں اس کا ریکارڈ ہمیشہ اچھا رہا تھا اسی بنا پر اسے ترقی دے کر لفٹیننٹ بنا دیا تھا۔ اب بھی اگرچہ قتل سلاگو نے کیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ بھی اس قتل میں ماخوذ تھا۔ وہ سب کے سب جرم میں شریک تھے۔ سب ایک جیسے مجرم تھے۔ ان میں خوبصورت آنکھوں اور شاندار جسم والی چیزی بھی شامل تھی۔ اب انہیں آگے ہی بڑھنا تھا۔ یہ سلسلہ ختم ہونے والا نہ تھا۔ ایک قتل کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا۔ وہ اب قاتلوں کا گروہ بن چکے تھے۔

مارک نے دس سال ساحلی علاقے میں مختلف لوگوں کے ساتھ جوئے اور مے نوشی میں گزارے تھے۔ جنگ میں لوگ مار پیٹ اور تشدد کے عادی ہو جاتے ہیں اور قتل کرنا ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ اور پھر ایک دم بہت سی دولت حاصل کرنے کا ایک ہی آسان طریقہ تھا۔ کسی طرح وہ دستاویز حاصل کی جائے اور اس دستاویز کی مدد سے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر دولت حاصل کی جائے اور پھر تمام زندگی شریفانہ طور پر بسر کی جائے۔

مارک ایرک اور جیزی سے چار ماہ پہلے نیو یارک میں ملا تھا۔ ان دونوں میاں بیوی نے سلاگو کو پہلے ہی تلاش کر لیا تھا۔ شروع شروع میں مارک نے ایرک کی پیش کش ٹھکرا دی۔ اس کے خیال میں یہ بات ناقابل یقین تھی۔ پھر ایرک نے اسے ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ انکار کی گنجائش باقی نہ رہی اگرچہ کام کافی طویل اور صبر آزما تھا۔ لیکن اس کے نتیجے میں جو دولت ملنے والی تھی، وہ بھی کچھ کم نہ تھی۔ کوربن کے منصوبے کی تکمیل کے لئے کافی رقم درکار تھی۔ لیکن کوربن کے پاس روپے پیسے کی کمی نہ تھی۔ اسے صرف آدمی درکار تھے۔ اسی لئے اس نے مارک اور سلاگو کو اپنا شریک کار بنا لیا تھا۔

کیڈلک چلاتے ہوئے مارک نے اپنی آنکھوں کے گوشوں سے جیزی کی طرف دیکھا۔ جونہی اس کا جسم جیزی کے گرم اور گداز جسم سے مس ہوا تو وہی برقی رو اس کے بدن میں دوڑ گئی جیزی کتنی جوان تھی۔ اور کوربن بوڑھا تھا۔ آخر وہ اس کے ساتھ کیسے گزارہ کر رہی ہے۔ وہ عقبی آئینے میں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بالائی ہونٹوں پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ اسے اس کے ہوا میں اڑتے ہوئے سنہری بال بڑے بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ اچانک دونوں کی نگاہیں چار ہوئیں۔

" مارک اپنی نظریں سڑک پر رکھو اور تیز مت چلاؤ۔ کہیں ہم حد رفتار سے زیادہ تیز رفتاری سے کار چلانے کے الزام میں دھر لئے جائیں۔" جیزی نے مسکراتے ہوئے کہا

جب وہ کار چلا رہا تھا۔ تو جیزی کا نرم و نازک ہاتھ اس کے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا۔ مارک نے سوچا کہ جیزی کو معلوم ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

جان ملمہ انڈیانا میں ٹھیکیداری کرتا تھا۔ پچھلے دس سال میں اس کا کاروبار کافی پھیل گیا تھا۔ اب وہ سیاست میں حصہ لینے کی بات سوچ رہا تھا۔ وہ ابھی تک کنوارا تھا۔ وہ اپنی شامیں کلبوں میں گزارتا تھا۔ جہاں وہ کافی مقبولیت حاصل کر چکا تھا اب تو وہ گزشتہ جنگ کی بات سوچنے کی زحمت گوارا نہ کرتا تھا۔

وہ روزانہ اپنے نئے کام کی نگرانی اور معائنے کے لئے جاتا تھا۔ ویسے وہ بڑا محتاط واقع ہوا تھا۔ معمولی سے معمولی کاموں کو بڑے غور و فکر کے بعد سرانجام دیتا تھا۔ اس نے جو کوارٹر تعمیر کروائے تھے۔ وہ اگرچہ چھوٹے اور بھدے تھے۔ لیکن وہ اسے بڑے خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اس لئے کہ وہی اس کی کمائی کا ذریعہ تھے۔

اس نے اپنی کار کھڑی کی اور کار سے اتر کر سڑک پر آگیا۔ ہوا بند تھی۔

"اب پھر بارش ہوگی" اس نے سوچا۔ "اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کام ختم نہ ہو سکے گا۔"

وہ دور کھڑی ہوئی کیڈلک کو دیکھ کر چونکا۔ جب اس نے سلاگو کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اس کے ذہن میں اس شخص کے خلاف نفرت کا لاوا کھولنے لگا۔ وہ سلاگو سے انتہائی نفرت کرتا تھا۔ اور جنگ کے بعد بھی کئی بار اس نے خوابوں میں سلاگو کی عجیب پٹائی کی تھی اس وقت اس کی نفرت جیسے یکبار پھر پوری طرح ابھر آئی تھی۔ اس کے باوجود وہ خاموشی اور سکون سے سلاگو کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتا رہا۔

یہ کم بخت گوریلا۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔" بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ جنگ کے دنوں میں تھا۔ ذرا بھی تو نہیں بدلا۔" اس کے ساتھ ہی اسے اپنے موٹاپے کا

خیال آیا۔ اس نے سوچا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ڈرپوک ہو گیا ہے۔ اچانک اسے سلاگو سے خوف محسوس ہونے لگا۔

سلاگو نے مسکراتے ہوئے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ ملر کی نفرت جھاگ کی طرح بیٹھ گئی اس نے لفٹیننٹ فلیمنگ کو کار سے اترتے ہوئے دیکھا۔ اسے دیکھ کر اسے قدرے اطمینان ہوا۔ وہ حیران تھا کہ مارک سلاگو کے ساتھ کیوں ہے۔

سلاگو نے وقت ضائع کئے بغیر اس سے سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔

"کیسی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔" ملر بولا "مجھے کچھ بھی یاد نہیں اور پھر اس وقت میں وہاں موجود نہیں تھا۔"

"جھوٹ بولتے ہو۔" سلاگو بولا "تم وہاں موجود تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اور پھر اس واقعہ کو گزرے مدت گزر چکی ہے کیا تم صرف اسی لئے مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہو؟ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ فی الحال ہم ماضی کو بھول جائیں میرے ساتھ قصبے میں چلو۔ کچھ کھاپی کر گزرے ہوئے دنوں کی یاد تازہ کی جا سکتی ہے۔ کیوں کیا خیال ہے تمہارا؟"

اس مرتبہ چیزی اور ایمک ان کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ ملر مسکرایا۔ لیکن سلاگو کی آنکھوں سے جھلکتی ہوئی سختی دیکھ کر گھبرا گیا۔ پھر بھی زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"آؤ چلیں۔ یہاں پر کھڑے رہنے کا کیا فائدہ؟"

"ہم اس وقت کہیں نہیں جائیں گے۔ تمہیں ہمارے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے ہوں گے کیا سمجھے؟" سلاگو نے کہا۔

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

سلاگو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک تھپڑ ملر کے رخسار پہ جڑ دیا۔ ملر کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ سلاگو کو اس موٹے آدمی کو مارنے پیٹنے میں کوئی دقت پیش نہیں آ رہی تھی۔ اب وہ اطمینان سے اپنا کام کر رہا تھا۔ مار پیٹ کے دوران مارک سوال کرتا جا رہا تھا۔ سلاگو کو ملر کی چیخوں سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ کیونکہ دور دور تک وہاں کسی انسان کا نام و نشان تک نظر نہ آتا تھا۔

دس منٹ کی مار پیٹ کے بعد بھی جب ملر نے کچھ نہ بتایا تو مارک کو اطمینان ہو گیا کہ اسے کچھ معلوم نہیں۔ سلاگو بری طرح ہانپنے لگا تھا۔ دوسری طرف ملر کی حالت بھی غیر ہو رہی تھی۔

"اسے کچھ معلوم نہیں۔" مارک نے کہا۔ "ورنہ اب تک کبھی کا بتا چکا ہوتا۔"

"پھر اب اس کا کیا کیا جائے؟" سلاگو نے پوچھا۔

"وہی جو ایڈورڈ ٹام کا کیا تھا۔" مارک نے جواب دیا۔ "اس کا کام بھی تمام کر دو۔ نہ بانس رہے گا نہ بانسری بجے گی۔"

"بہت بہتر۔" سلاگو نے کہا اور چاقو نکال لیا۔ پھر اطمینان سے ملر کا سر تن سے جدا کر دیا۔

تقریباً سو میل کا طویل سفر طے کرنے کے بعد مارک نے کار ایک ہوٹل کے سامنے روک لی۔ انہیں اس جگہ قیام کرنا تھا۔ مارک نے اپنی سیاہ رنگ کی نوٹ بک نکالی اس میں سے ایک کاغذ پھاڑ کر جلا دیا۔

"اب کس کا نمبر ہے؟" ایک کوربن نے پوچھا۔

"پیری ہیورڈ کا۔ وہ نیو یارک میں رہتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اب ہم وہاں جائیں گے۔" کورین نے اپنی ناک پر عینک کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"اب تک ہمارا طریقہ کار ٹھیک رہا ہے آئندہ بھی ہم یہی طریقہ کار اختیار کریں گے اتنی ایذا دہی سے کوئی پتھر ہی ہو گا۔ جو سب کچھ نہ اگل دے۔ سلاگو اپنے کام میں مہارت رکھتا ہے جہاں تک ان کاغذات کا تعلق ہے وہ اب تک موجود ہیں ہمارے اشتہار کا جواب اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تلف نہیں ہوئے ہیں بلکہ تمہاری پلاٹون کے کسی آدمی کے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ شاید اس شخص نے ان کاغذات کو بیتے دنوں کی یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے۔ وہ شخص غالباً ہٹلر کے خط کے ساتھ منسلک ان کاغذات کی اہمیت سے واقف نہیں ہے۔" کورین زیر لب مسکرایا اور بولا۔ "اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک ہم نے اس کیس کی بابت کوئی نہ کوئی خبر ضرور سن لی ہوتی۔"

"کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہم غلطی سے اسی آدمی کو قتل کر دیں۔ جس کے پاس وہ کاغذات ہیں۔"

"یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔" کورین نے کہا۔ "یہ صحیح ہے۔ کہ تم یہ کام دوسرے طریقوں سے بھی کر سکتے ہو۔ اپنے پرانے ساتھیوں سے ملو۔ ان سے اس طرح سوالات کرو۔ کہ انہیں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ تم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہو۔ بس بیتے دنوں کا قصہ شروع کر دینا اور باتوں باتوں میں ان کاغذات کا کھوج نکالنے کی کوشش کرنا۔ میں تمہارے ساتھ مہمان کی حیثیت سے نہ جاؤں تو اس بات کی ضمانت کیا ہے کہ اگر تمہیں ان کاغذات کا سراغ ملا۔ تو تم مجھے اطلاع دو گے۔"

"تو کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں؟"

"مجھے کسی پر اعتماد نہیں۔" کورین مسکرا کر بولا۔ "تم امت مانو۔ کروڑوں روپے کا معاملہ ہے پھر کوئی کسی پر کس طرح اعتماد کر سکتا ہے۔ وہ کاغذات ملنے کی صورت میں ملک کا کوئی بنک بھی محفوظ نہ ہو گا۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس شخص کے پاس وہ کاغذات موجود ہیں پولیس اس کے ساتھ رابطہ قائم نہ کر سکے۔ ویسے اب کسے یاد ہو گا۔ کہ اتنے سال پہلے ان لوگوں نے اکھٹے کام کیا تھا! بہتر یہی ہو گا۔ کہ ان سب لوگوں کو ختم کر دیا جائے۔ تاکہ پولیس کچھ معلوم نہ کر سکے۔ یہی ہماری حفاظت کا واحد طریقہ ہے"

"آخر تم ان چودہ سالوں تک کرتے کیا رہے ہو؟" مارک نے پوچھا۔

"میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں۔" کورین نے اطمینان سے کہا۔ "میں مشرقی جرمنی میں جنگی قیدی تھا۔ وہاں مجھ سے مختلف کام لئے جاتے رہے وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ لیکن جونہی مجھے موقع ملا میں بھاگ نکلا۔ مارک تم میری فطرت کو نہیں سمجھ سکے۔ میں ہر کام بڑے صبر اور تحمل سے کرتا ہوں۔ دیکھتے نہیں میں نے تمہیں بھی ڈھونڈ نکالا۔ اسی طرح میں ان کاغذات کا پتہ بھی چلا لوں گا۔ اسی مقصد کے لئے میں نے اخبارات میں جنگی یادگاروں کی بابت اشتہارات چھپوائے تھے۔ جن کے جواب میں لے گرین نامی شخص نے لکھا تھا۔ کہ وہ کاغذات محفوظ ہیں جب ہم نے اس شخص سے رابطہ قائم کیا تو وہ شخص غائب ہو گیا۔ بہرحال وہ کاغذات تمہارے آدمیوں میں سے کسی ایک کے پاس ہیں واشنگٹن میں میرے کچھ دوست رہتے ہیں۔ انہوں نے میرے ایماء پر سرکاری ریکارڈوں کی تلاشی لی ہے جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر کے خط سے منسلک کاغذات غائب ہیں ہمیں اس مفروضے پر کام کرنا ہے کہ تمہاری پلاٹن کے جس آدمی نے ان کاغذات کو چرایا

ہے وہ اب بھی اس کے پاس موجود ہیں یا کم از کم وہ ان کے بارے میں جانتا ہے۔" وہ کچھ دیر کے لئے رکا پھر کہنے لگا۔" میں اس وقت عمارت کی اوپر والی کھڑکی سے جھانک رہا تھا۔ جب ٹرکوں پر فائلیں لادی جا رہی تھیں۔ مجھے اوپر سے سب کے سب ایک جیسے نظر آتے تھے۔ ہم سب جنگی قیدی تھے۔ سب کے لباس ایک جیسے تھے۔ مجھے ایک آدمی کے طرزِ عمل پر شبہ ہوا۔ میں ملٹری گورنر کے پاس گیا۔ اور اسے بتایا کہ ٹرک پر لادتے وقت کاغذات کا صندوق کھل گیا تھا۔ میں نے اس کا جائزہ لینے کی پیش کش کی۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ کوئی چیز گم تو نہیں ہوئی۔ میں نے کاغذات کو صندوق میں رکھتے وقت ان کا جائزہ لیا۔ تو فارمولے کے کاغذات بھی دیکھے۔ وہ اس فارمولے سے متعلق تھے۔ جس سے وہ گیس تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ کاغذات غائب ہو گئے۔ لیقیناً انہیں تمہارے ہی کسی آدمی نے چرایا ہے۔"

مارک کچھ پینا چاہتا تھا۔ اس لئے اسے کوربن کی باتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ ان باتوں کو کئی بار سن چکا تھا۔

" خدا کرے کہ ہماری محنت بر آئے۔" کوربن نے آہستگی سے کہا۔" اگر پہلے مرحلے پر کامیابی ہوئی تو باقی تمام کام آسان ہو جائے گا۔"

کوربن نے مارک کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔" ذرا اس دولت کا تصور کرو۔ جو ہم حاصل کریں گے۔ پھر ہماری پانچوں انگلیاں گھی میں ہوں گی؟"

" اور سر کڑھائی میں۔" مارک نے کہا۔

سلاگوا اور مارک کو ہوٹل میں کوربن کے ساتھ والا کمرہ ملا۔ رات کافی گرم تھی

نزدیک ہی شاہراہ سے ٹریفک کا شور سنائی دے رہا تھا۔ مارک نے اپنے سوٹ کیس سے اسکاچ کی بوتل نکالی اور غسل کرنے سے پہلے ایک پیگ چڑھایا۔ کورین ٹھیک ہی کہتا تھا۔ کہ جب تک وہ محتاط رہیں گے کوئی بھی ان کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔ اور ایمری زونا انڈیانا اور نیو یارک میں ہونے والے واقعات سے ان کا تعلق ثابت نہ ہو سکے گا

وہ غسل خانے میں چلا گیا۔ اور کافی دیر تک نہاتا رہا۔ جب باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ سلاگو ہاتھ میں بوتل تھامے بستر پہ بیٹھا ہوا خلاء میں گھور رہا تھا۔

"کیوں؟ کیا بات ہے؟ کیا سوچ رہے ہو؟"

سلاگو منہ ہی منہ میں بڑبڑایا پھر بولا۔ "میں وہاں پہ موجود ایک شخص کو یاد کر رہا تھا۔

وہی کیپٹن یاد ہے نا۔ جس نے ہمیں بتایا تھا کہ کون سی فائلیں اٹھائی جائیں۔"

"ہاں یاد آیا۔ اس کا نام سام تھا" مارک بولا۔

"اس کا نام بھی فہرست میں شامل کر لینا چاہیئے۔"

"سام ڈیوریل اس دن موجود نہ تھا۔ اس لیئے اس کا نام فہرست میں شامل کرنا مناسب نہیں" مارک نے کہا اور وہ باہر چلا گیا۔ اور جیزی کا انتظار کرنے لگا۔

۲

جب ڈیوریل اپنا ڈیسک بند کر کے اسے مقفل کر چکا تو سڈونی اس کا ہاتھ تھپک کر بولی

" اتنا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم جلد ہی واپس آجاؤ گے۔"

ڈیوریل دھیرے سے مسکرایا۔ " میکلفی کہاں ہیں؟"

" اندر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

" میرے لیے کوئی احکامات؟"

سڈونی نے اسے مہر بند لفافہ دیا۔ " یہ لو ذرا احتیاط سے کام لینا۔"

سڈونی ڈیوریل سے ڈرتی تھی۔ وہ اس کے مزاج سے واقف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے نزدیک سیکشن سے جدائی کا کیا مطلب تھا۔

" کیا تمہاری ڈیڈرے[1] سے کوئی بات ہوئی؟" سڈونی نے پوچھا۔

" اس نے لندن سے فون کیا تھا۔ وہ کل پرسوں جا رہی ہے وہاں وہ جدید فلشن کا مطالعہ کرے گی۔" ڈیوریل نے اپنی آواز میں غصہ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ " وہ ایک ماہ تک نہیں آسکے گی۔"

" اچھا تو پھر آج شام کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔"

---

[1] ڈیڈرے کے متعلق پوری تفصیل کامران سیریز کے شمارہ نمبر ۵ غدار جاسوس میں ملاحظہ فرمائیں

"مجھے پتہ نہیں کہ میں آج شام کہاں ہوں گا۔ پھر کبھی سہی۔ شکریہ۔"

اپنے دفتر سے نکل کر وہ لفٹ کی طرف گیا۔ ۲۰۔ اینا پولس سٹریٹ۔ واشنگٹن کے اقامتی حصے میں سرخ پتھر سے بنی ہوئی بلند و بالا عمارت تھی۔ اس کی ظاہری حالت سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ سی آئی اے کے "کے" سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ نچلی منزل میں ایک تجارتی فرم کا دفتر تھا۔ اوپر کی منزل تک صرف آہنی دروازوں میں سے ہو کر لفٹ کے ذریعہ ہی پہنچا جا سکتا تھا۔ پچھلے تین سال سے اس سیکشن میں کام کرنے کی وجہ سے ڈیوریل کے لئے یہ عمارت اپنے گھر کی حیثیت اختیار کر چکی تھی۔ اسے علم تھا۔ کہ اس طرح سوچنا ٹھیک نہیں۔ ایک جاسوس کا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس کی اپنی کوئی زندگی ہوتی ہے۔ یہی بات اس کے اور اس کی محبوبہ ڈیڈرلے کے درمیان حائل تھی۔ لفٹ میں اوپر میکفی کے دفتر کی طرف جاتے ہوئے اس نے سگریٹ سلگائی۔

ڈیوریل کا قد لمبا اور عمر کوئی تیس سال ہوگی۔ اس کے بال کالے تھے۔ چہرے پر چھوٹی سی مونچھیں تھیں آنکھیں گہری نیلی تھیں جن سے غصہ کا اظہار ہوتا تھا۔ اس کا جسم مضبوط اور کسرتی تھا چال سے دبدبہ اور وقار جھلکتا تھا۔ اس کی انگلیاں لمبی تھیں جیسی کہ ماہر جواریوں کی ہوتی ہیں اس کے دادا نے اس کی پرورش کی تھی جو اپنے زمانے کا مانا ہوا جواری تھا۔ جاسوسی کا پیشہ کافی خطرناک اور مخدوش ہوتا ہے۔ وہ خود بھی کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ احتیاط اس کی فطرت کا لازمی حصہ بن چکی تھی۔ حتیٰ کہ وہ اپنی محبوبہ سے میل جول کے وقت بھی احتیاط کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑنا گوارا نہ کرتا تھا۔ اس پیشے میں ایک لمحہ کی جذباتی بے احتیاطی بھی اس کی موت کا سبب بن سکتی تھی۔

وہ جنرل میکفی کے کمرے میں داخل ہوا جس میں کوئی کھڑکی نہ تھی۔ پستہ قد بھورے بالوں والا جنرل اپنے ڈیسک کے پیچھے بیٹھا اس کا منتظر تھا۔

"بیٹھ جاؤ سام۔ تمہاری تبدیلی کے احکامات کی نوعیت عارضی ہے۔"

"مجھے جانا کہاں ہے؟"

"تم کو معلوم ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو! بیٹھ جاؤ۔ اگر چاہو تو سگریٹ بھی پی سکتے ہو"
پستہ قد جنرل کو سگریٹ نوشی سے نفرت تھی۔ لیکن ڈیوریل کی تبدیلی پر وہ بھی خوش نہ تھا اس لئے اس نے ڈیوریل کے سگریٹ پینے کو بھی گوارا کر لیا۔

"کیا تم نے اپنے تبادلے کے احکامات پڑھ لئے ہیں؟"

"میں نے انہیں ابھی تک کھولا بھی نہیں۔"

"تو پھر انہیں یہیں پڑھ کر جلا دو" جنرل کی آواز میں تحکم پایا جاتا تھا۔ ڈیوریل نے سر ہلایا اور لفافہ چاک کر کے کاغذات پر نظر ڈالی۔ پڑھتے ہوئے اسے ناگوار الجھن کا احساس ہوا

"تمہیں ویگونر بلڈنگ جانا ہے۔"

"اس کے علاوہ کوئی اور بات؟"

"اس کے علاوہ میں کچھ اور نہیں جانتا۔"

"لیکن اس سے یہ تو پتہ نہیں چلتا کہ ویگونر بلڈنگ میں مجھے کہاں جانا ہے" ڈیوریل بولا۔ "کیا میں وہاں گیلری میں کھڑا رہوں۔ حتیٰ کہ گلاب کا پھول لئے ایک لڑکی آئے۔ اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دے۔؟"

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ کب تک وہاں جانے کا ارادہ ہے۔؟"

"میں بیس منٹ میں چلنے کی تیاری مکمل کر لوں گا۔" ڈیوریل نے کاغذ پھاڑ کر اس کے

ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور انہیں دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے ایک آہنی صندوق میں ڈال دیا۔

"کوئی اور بات جنرل؟"

"صرف ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں مجھے کچھ شبہ سا ہے کہ تم کہاں جا رہے ہو۔ اور تمہیں کیا کرنا ہے خیر مناسب وقت پر تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اگر میرا خیال درست ہے تو یہ کام بڑے جان جوکھوں کا ہوگا۔ اور تمہیں بڑی احتیاط سے کام لینا پڑے گا مجھے معلوم نہیں کہ حکومت کے پاس کتنے جاسوس اور پولیس کے آدمی ہیں ان میں سے کچھ تم سے حسد بھی کرتے ہیں۔ اور تمہارے راستے میں روڑے بھی اٹکاتے رہے ہیں۔ تاہم جن لوگوں کے ساتھ اب تم کام کرو گے وہ ایسی قباحتوں سے پاک ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ ہیری کیپٹن کو بلوایا تھا۔ یاد ہے نا؟"

"اس کے بعد پھر کسی نے اسے نہیں دیکھا۔" ڈیوریل نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ہیری مر چکا ہے۔"

"اور آپ کو اس بات پر خوشی ہے۔"

"میں مجبور ہوں۔ بہر حال مجھے امید ہے کہ تم ہیری کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرو گے تم میرے بہترین آدمی ہو اور میرے پاس تمہارا نعم البدل کوئی نہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی قسم کا گزند پہنچے۔"

میکیفی کھڑا ہو گیا اور دونوں نے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد ڈیوریل باہر نکل آیا۔

ڈیوریل جب ونگیٹر بلڈنگ پہنچا تو دو بج رہے تھے۔ اگست کا مہینہ تھا۔ اور سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ لیکن وہ اس سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کیونکہ اس سے گاؤں میں اس کے بچپن کی یاد تازہ ہو گئی تھی۔

نچلی منزل میں لفٹ کے نزدیک ہی سگار اسٹینڈ تھا۔ ڈیوریل تھوڑی دیر تک انتظار کرتا رہا۔ پھر سگریٹ خریدنے کے لئے اسٹینڈ کی طرف بڑھا۔ کاؤنٹر پر موجود ادھیڑ عمر عورت کچھ تھکی تھکی سی دکھائی دیتی تھی۔

"کیا کسی کا انتظار کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"صرف انتظار ..... انتظار تو زندگی ہے۔"

"کوئی خاص بات ہے کیا؟"

"گلی میں کھڑی کار کی مانند۔" یہ کوڈ کے الفاظ تھے۔

"پانچویں منزل۔ کمرہ نمبر ۵۵۴۔"

"شکریہ۔"

وہ لفٹ کے ذریعہ اوپر چلا گیا۔ کمرے کے سامنے کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر دستک دے کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ ٹائپ رائٹر کے پاس بیٹھی ہوئی ایک خوبصورت لڑکی نے عینک کے اوپر سے اسے دیکھا اور بولی "اندر چلے جائیے۔ وہاں آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔"

وہ اندر چلا گیا۔ کمرے میں دو آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک قدرے موٹا تھا اس کے گنجے سر پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ دوسرا جوان تھا۔ لیکن اس کے سر کے بال سفید تھے۔ سفید بالوں والے آدمی نے کہا۔ "تشریف رکھئے مسٹر ڈیوریل۔ ہمیں رسمی باتیں پسند نہیں اس لئے براہ راست گفتگو کریں گے۔" اس کا انداز فوجی تھا۔ ڈیوریل ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں جانتا تھا۔

"ہمیں خوشی ہے کہ تم آ گئے ہو۔" دوسرے آدمی نے کہا۔

"اس کے سوا اور میں کر بھی کیا سکتا تھا۔ سچ پوچھئے تو مجھے یہاں آنے سے کوئی خوشی

نہیں ہوتی۔"

"اگر یہی بات تھی تو تم انکار بھی کر سکتے تھے۔ اس صورت میں بھی تم میکفی کے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے۔ میکفی نے کہا تھا۔ کہ تم اس کام کو پسند نہیں کرو گے تم عام طور پہ بیرونی ممالک میں کام کرتے ہو۔ جبکہ ہمارے مسائل قدرے مختلف اور پیچیدہ ہیں جو کام تمہارے سپرد کیا جائے گا۔ وہ اتنا واضح نہیں جتنا کہ عام طور پہ ہوتا ہے۔" سفید بالوں والے آدمی نے کہا۔ اس کا لہجہ حاکمانہ تھا۔ ڈیوڈ پلنگ کی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ اس نے ایک سگریٹ سلگایا اور خاموشی سے کش لینے لگا۔

سفید بالوں والا آدمی مسکرایا۔

"میرا نام ڈینیل کینسڈے ہے اور یہ صاحب جان وٹنگٹن ہیں۔" اس نے کہا۔

دونوں میں سے کسی نے بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا۔

"ہمارے شعبہ کا نام اسپیشل بیورو ہے ہمارا عملہ مختصر ہے لیکن ہر فرد اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ ہم صرف دو ہستیوں کے سامنے جوابدہ ہیں جن کے نام میں تم کو نہیں بتاؤں گا۔"

وٹنگٹن نے کھنکار کر اپنا گلہ صاف کیا۔ اور اپنے گنجے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ "ہمارے ذمہ وہ مسائل ہیں۔ جن سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو۔ یہ خطرات اندرونی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بیرونی بھی۔ کمیونسٹ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بھی ہمیں کئی دوسرے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ہم ہر قسم کا کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پہ اگر کسی شہر میں سماج دشمن عناصر کی سرگرمیاں حد سے بڑھ جائیں۔ اور وہ معاشرے کے لئے خطرہ ثابت ہونے لگیں تو ہم ان کا پتہ چلا کر ان کی سرکوبی کرتے ہیں۔ دشمن کی ریشہ دوانیاں اور تخریبی کاروائیاں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں جتنی داخلی کمزوریاں مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔ ہمارا کام کافی پیچیدہ ہے۔ ہم ادھر ادھر سے سراغ جمع کر کے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی مسئلہ چند

دن۔ چند مہینے یا چند سال کے بعد کیا صورت اختیار کرے گا۔ پھر ہم اس مسئلہ کو اس طرح سلجھاتے ہیں۔ کہ ہماری قومی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ زندہ رہنا کون نہیں چاہتا لیکن ذلت کی زندگی سے پروقار موت بہرحال بہتر ہوتی ہے۔ تم میری بات سمجھ رہے ہو؟

ڈلیوریل نے اثبات کے طور پر سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "جی ہاں۔"

"تم کچھ کھوئے کھوئے سے نظر آ رہے ہو۔"

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ کون ہیں؟"

"ہم کوئی بھی ہوں۔ تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ اور پھر یہ کام ختم ہونے کے بعد تم ہمیں بھول جاؤ گے۔" سفید بالوں والا آدمی تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر کہنے لگا۔ "اب سے پانچ سال پہلے ہمیں کچھ معلومات حاصل ہوئی تھیں جن کی مدد سے ہم نے کچھ اندازے لگائے تھے۔ اور باقی کام مشینوں کے سپرد کر دیا تھا۔ ان مشینی دماغوں نے دس ماہ کے اندر اندر ایک ایٹمی جنگ کی پیش گوئی کی ہے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ اگر کچھ خاص اقدامات کر لئے جائیں تو اس جنگ کو ٹالا بھی جا سکتا ہے چنانچہ ہم نے وہ انتظامات کر لئے اور ایٹمی جنگ ٹل گئی حال ہی میں ہمارے مشینی دماغوں نے ایک اور پیش گوئی کی ہے لیکن وہ اتنی واضح نہیں ہے۔ ہم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا اقدامات کئے جائیں جو آنے والے خطرے سے ملک کو بچا سکیں۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صورت حال کو واضح کرنے کے لئے مزید معلومات حاصل کی جائیں اور یہ معلومات تم ہی حاصل کر سکتے ہو اس کام کا ایک حصہ تو تمہاری یادداشت پر منحصر ہے"

"میری یادداشت؟"

"ہاں۔ میز ولیورف کا اس سے گہرا تعلق ہے۔"

"میں ۱۹۲۵ء میں وہاں موجود تھا۔ اس وقت میں کیپٹن کے عہدے پر فائز تھا اور

مختلف قسم کے ریکارڈوں کی منتقلی کا کام میرے سپرد تھا۔"

"تم کب سے کب تک وہاں رہے؟"

"دس جون سے دو اگست تک۔"

"کیا تم ایرک کورین نامی شخص کو جانتے ہو؟"

ڈیوریل نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔ "جی نہیں۔"

"لفٹیننٹ مارک فلیمنگ؟"

ڈیوریل کے ذہن میں ایک نوجوان کا چہرہ ابھرا۔

"ہاں یاد آیا۔ وہ فائلوں کو پیک کرنے اور بھجوانے کے کام پر مامور تھا۔"

"اور ایورٹ ٹام؟"

"میں اسے نہیں جانتا۔"

"اور پیٹ لیو نمزی؟"

"میں اسے بھی نہیں جانتا۔"

"ٹھیک ہے۔ اب تم تھوڑا سا آرام کر لو۔"

وٹنگٹن تیزی سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔ لینسڈ اس کے پیچھے تھا۔ دو منٹ کے بعد کینیڈی واپس آ گیا۔ اس نے ایک لفافہ میز پر رکھ دیا۔ اور مسکراتے ہوئے بولا۔ "تمہاری یادداشت بہت عمدہ ہے۔"

"آپ کی ذرہ نوازی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔"

"میرا خیال ہے کہ تم جان گئے ہو گے کہ ہم نے تمہیں اس کام کے لئے کیوں چنا ہے۔ پہلی

بات تو یہ ہے کہ ۱۹۴۵ء میں تم میز ڈورف میں موجود تھے۔ دوسرے یہ کہ ریکارڈوں کی ترسیل کا کام تمہاری نگرانی میں ہوا تھا۔ کیا تم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہو کہ تم ایرک کوربن کو نہیں جانتے؟"

"میں نہ تو اس سے کبھی ملا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کی بابت کبھی کچھ سنا ہے۔"

"وہ میز ڈورف کے کیمیکل پلانٹ میں سپروائزر تھا۔ جہاں تک ہمارے ریکارڈ کا تعلق ہے وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس شخص کا تعلق نہ تو نازیوں سے تھا نہ سوشلسٹوں سے نہ ہی وہ جمہوریت پسند تھا نہ آمریت کا حامی۔ البتہ وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔ ویسے وہ جینئس تھا اور مختلف اقسام کے کیمیائی مرکبات خاص طور پر اعصابی گیسوں کی تیاری کا کام اس کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ وہ ایک قابل سائنسدان اور بہترین منتظم تھا۔ اس وقت اس کی عمر اکاون برس کی ہوگی۔"

"کیا وہ ابھی تک زندہ ہے؟"

"ہاں۔ جنگ کے بعد وہ مشرقی جرمنی چلا گیا تھا۔ اور کافی عرصے تک دکھائی نہ دیا شاید اس دوران وہ روسیوں کے لئے کام کرتا رہا۔ لیکن وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس کا کوئی خاص سیاسی نظریہ نہیں تھا۔ وہ صرف فرد کی آزادی اور ذاتی نفع اندوزی میں یقین رکھتا تھا۔ مجرم ذہن قانون کا احترام کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔"

"آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ایرک کوربن مجرم تھا؟"

"اس کا ہمارے پاس کافی ثبوت موجود ہے نوجوانی کے زمانے میں وہ ہمبرگ کی ایک بحری کمپنی میں ملازم تھا۔ تو ہیروئین کی سمگلنگ کے الزام میں پکڑا گیا سزا کاٹنے کے بعد وہ شریفانہ زندگی گزارنے لگا۔ اور آخر کار میز ڈورف کے کیمیکل پلانٹ کا سپروائزر

ہو گیا۔ یہ اس کا فوٹو ہے۔ تم اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ اسے غور سے دیکھو اور ذہن میں محفوظ کر لو۔"

ڈیوریل غور سے فوٹو کو دیکھتا رہا۔ ایک کورین کا ماتھا چپٹا، بال بھورے اور ناک لمبی تھی۔ سرد مہر آنکھیں عینک کے پیچھے سے جھانک رہی تھیں۔

کینسٹڈ نے کہا۔ "یہ شخص تقریباً ایک سال پہلے امریکہ آیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک امریکی لڑکی بھی تھی جو ۱۹۴۹ء میں امریکہ سے باہر چلی گئی تھی۔ اس نے مغربی جرمنی میں ایک سے شادی کی تھی۔ شادی سے پہلے اس کا نام جیزیکا ہینڈلے تھا۔ اب اس کی عمر تقریباً اٹھائیس سال کی ہو گی۔ وہ ایک دیہاتی لڑکی تھی۔ تھیئٹر میں ناکامی کے بعد وہ پیرس چلی گئی تھی۔"

"وہ وہاں کیا کرتی تھی؟"

"ہمیں کچھ معلوم نہیں۔"

"کیا آپ کے پاس اس کا فوٹو بھی ہے؟"

"ہاں۔ یہ لو۔" اس نے ایک اور فوٹو ڈیوریل کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اور بولا۔ "ہماری معلومات کے مطابق وہ امریکن سیاحوں پر ڈورے ڈال کر اپنا الو سیدھا کرتی تھی۔ وہ کچھ عرصہ پیرس میں یوگوسلاویہ کے سفارت خانہ کے ایک اتاشی کے ساتھ بھی رہی قصہ مختصر یہ کہ وہ ایک کورین کی حیثیت سے امریکہ واپس آ گئی۔"

"وہ دونوں اب کہاں ہیں؟" ڈیوریل نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ کرسمس سے دو روز پہلے وہ دونوں اچانک غائب ہو گئے۔ یہ پہلی بات ہے جس کی وجہ سے ہمیں ان سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ کورین کی بیوی جیزی نے لفٹیننٹ مارک فلیمنگ سے نیو یارک میں ملاقات کی اور پھر وہ بھی غائب ہو گیا

مارک فلیمنگ کا نام عرصے سے ایف۔ بی۔ آئی کی بلیک لسٹ میں درج ہے۔"

مارک فلیمنگ ہیڈ کوارٹرز میں ریکارڈوں کی ترسیل کا نگران تھا۔" ڈیوریل نے کہا
تیسری بات جس نے ہماری توجہ کو اپنی طرف مبذول کیا یہ تھی کہ ہمیں معلوم ہوا۔ کہ
محکمہ جنگ کے ریکارڈوں میں سے کوئی اہم فائل غائب ہے۔ لیکن وہ فائل کس موضوع
سے تعلق رکھتی ہے اس کا پتہ نہ چل سکا۔"

"آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ فائل غائب ہے۔"

"چھان بین کے بعد۔"

"اتنی دیر کے بعد؟"

"چھان بین کا کام آسان نہ تھا۔ جہاز میں ٹنوں کاغذات آئے تھے۔ ان کی جانچ پڑتال
اور چھان بین کے کام پر صرف چند کلرکوں کو لگایا گیا تھا۔ اس لئے چھان بین میں اتنا وقت
صرف ہو گیا۔"

کینیڈ نے گہری سانس لی۔ ڈیوریل نے اس کے سفید بالوں کی طرف دیکھا اور سوچنے
لگا۔ کہ اتنی کم عمر میں اس کے بال کیوں سفید ہو گئے۔

"ونگٹن نے ہیڈ کوارٹرز سے فائلیں منتقل کرنے والے آدمیوں کی سروس کا ریکارڈ
فوج سے منگوایا اس طرح ہمیں تمہارا نام معلوم ہوا۔" کینیڈ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے
کہا۔ "مسٹر ونگٹن کا خیال ہے کہ ایرک کوربن کی امریکہ میں آمد اور لفٹیننٹ فلیمنگ جیسے
مجرمانہ ذہنیت کے آدمی کے ساتھ ملاقات خالی از علت نہیں۔ پھر ہمارے شبہ کو اس بات
سے بھی تقویت ملی کہ فائل کی چوری کے بعد وہ اچانک غائب ہو گئے تھے۔"

"کیا مسٹر ونگٹن کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں؟"

"نہیں لیکن کورین کی فلیمنگ سے ملاقات کے بعد ہم نے ملیٹن کے دوسرے آدمیوں کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ دس روز پہلے ہمیں ٹام ایورٹ کی بابت معلوم ہوا کہ مر چکا ہے۔ اس کا گلہ کاٹ کر قتل کیا گیا ہے۔"

"دس روز پہلے؟"

"ہاں۔ اس کے بعد دو اور رپورٹیں ہمیں وصول ہوئی ہیں۔ اس ملیٹن کا ایک اور آدمی جان ملبہ بھی تقریباً اسی طرح گلہ کاٹ کر قتل کیا جا چکا ہے اس کے بعد بیری ہیورٹ کا بھی یہی حشر ہوا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب صرف دو آدمی زندہ ہیں۔" ڈیورلی نے کہا۔ "یعنی مارٹن سلاگو اور پٹ لیوا تھری جن کا آپ نے ابھی نام لیا تھا۔"

کینسلے اپنا پائپ سلگاتے ہوئے بولا۔ "ہمیں سلاگو کی بابت کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ کہاں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ فلیمنگ کے ساتھ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ دوسروں کی طرح وہ بھی قتل ہو چکا ہو۔ وہ ایک تجارتی بحری جہاز پہ ملاح تھا۔ لیکن اب اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ کہاں ہے۔"

"کیا مسٹر وٹنگٹن کو معلوم ہے کہ ان لوگوں کو کیوں قتل کیا گیا ہے؟"

"نہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ تمام قتل کورین کی امریکہ میں آمد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ کسی ایسے فوجی راز کا معاملہ نہیں ہے جسے روسی حاصل کرنا چاہتے ہوں ہم محض مجرمانہ خطوط پہ کام کرنے والوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ ہمیں مزید معلومات درکار ہیں تاکہ صورت حال واضح ہوسکے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ یہ کیس بالکل غیر اہم ثابت ہو لیکن ہمیں بہرحال معاملہ کی تہہ تک پہنچنا ہے۔"

" اور میرا کام اہم معلومات حاصل کرنا ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا
" تم صرف ایک کورین کو تلاش کرو گے اور بس۔ ہمارے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی کوشش نہیں کرو گے۔ سمجھ گئے!"

اور لیوا ئمزی کی بابت آپ کا کیا خیال ہے؟"

" وہ تمہارے آبائی مکان کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس لئے تم چھٹی لے کر اپنے گھر چلے جاؤ اور اس کی نگرانی کرو۔ اس طرح ممکن ہے کہ تم کورین کا سراغ لگا سکو گے۔"

" کیا اب تک اسے خطرے سے خبردار نہیں کیا گیا ہے؟"

" وہ ایک کشتی پہ باہر گیا ہوا ہے اور کل تک واپس آئے گا۔ معلوم کرو۔ کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز تو نہیں جو کورین حاصل کرنا چاہتا ہو اور ہاں.... لیوائمزی کی حفاظت کرنا بھی تمہارے فرائض میں شامل ہے؟"

۳

شیو بناتے ہوئے مارک نے اپنا رخسار استرے سے زخمی کر لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے خیالات کی دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ اس نے استرا پیالے میں ڈال دیا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ کہ یہ سب سخت گرمی کی وجہ سے ہوا تھا۔ لیکن

اب زیادہ دیر مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔ کافی سفر طے ہو چکا تھا۔ تھوڑا سا سفر باقی تھا۔ منزل نظروں کے سامنے تھی۔

نیو یارک میں ہیری ہیورڈ کا کام بھی اسے خود ہی تمام کرنا پڑا تھا کیونکہ سلاگو اس کے شاندار دفتر میں جانے کے قابل نہ تھا۔ وہ اجڈ اور گنوار تھا۔ اور دفتر میں جانے کے لئے مہذب آدمی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اسے جانا پڑا۔ بات چیت کی ابتدا بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی لیکن ہیری شروع ہی سے سرد مہر اور محتاط رہا۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ مارک کے چند سوالات نے اسے چوکنا کر دیا۔ یہ دیکھ کر ایک مرتبہ مارک کو یقین ہو چلا کہ اس کا مشن کامیاب ہونے والا ہے لیکن بعد میں اس کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہیری کو کچھ معلوم نہ ہو۔

مارک نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی۔ ہیری کی قسم کے لوگ گردن پر چاقو ہونے کی صورت میں جھوٹ نہیں بول سکتے۔ یہ اچھا ہی ہوا کہ بیت الخلاء کے راستے سے سلاگو بھی وہاں پہنچ گیا۔ کسی آدمی کا گلا کاٹنے کے لئے وہ موزوں جگہ نہ تھی۔ پھر جب ایک مدہوش شرابی اندر گھسنے لگا تو بڑا نازک مرحلہ آجاتا ہے۔ اس وقت بھی ایسا ہوا۔ بیت الخلاء میں ہیری کا گلا کاٹا گیا۔ تو تازہ خون دروازے سے باہر نکل آیا تھا۔ جہاں لوگ برابر آجا رہے تھے۔ وہ بہت نازک صورتحال سے دوچار ہو گئے تھے۔ جیسے تیسے وہ وہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

مارک نے اپنا چہرہ صاف کیا اور سونے کے کمرہ میں چلا گیا۔ اب تک جن مقامات پر انہوں نے قیام کیا تھا۔ یہ ان میں سے سب سے زیادہ غلیظ جگہ تھی۔ سخت گرمی کی وجہ سے وہ کاہل ہو گیا تھا۔ سلاگو مارک کے بستر میں اپنے گندے جوتوں سمیت گھسا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر

مارک کو سخت غصہ آیا۔

"اپنے غلیظ جوتے بستر سے باہر نکال دو۔" وہ چیخا۔

سلاگو نے اپنی چھوٹی کیچڑ سے بھری ہوئی آنکھیں کھولیں اور بولا۔ "اب تم لفٹیننٹ نہیں ہو جو مجھ پر حکم چلا سکو۔"

"میں اب بھی آرڈر دے سکتا ہوں۔ اپنے جوتے اتار دو۔"

"آرڈر وہ جہرن دے سکتا ہے تم نہیں۔" سلاگو آہستہ سے بولا۔ "اور تمہیں کچھ پتہ ہے مارک۔ اس کام میں تمہاری کوئی خاص ضرورت بھی نہیں تمہاری کارکردگی صرف اتنی ہے کہ تم کیڈلک چلا سکتے ہو اور بس اگرچہ اس کار کا مالک کوربن ہے۔"

مارک کے چہرے کی درشتی نے سلاگو کو خاموش کرا دیا۔ اس نے اپنے پیر بستر سے ہٹا لئے اور فرش پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل کو تکتے ہوئے بولا۔ "تمہیں کچھ زیادہ ہی گرمی لگ رہی ہے"

مارک بستر کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اور بوتل اٹھالی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اتنی سخت گرمی میں اسے شراب نہیں پینی چاہیئے۔ لیکن پھر بھی اس نے منہ سے بوتل لگائی اور غٹاغٹ کئی گھونٹ بھر گیا حتیٰ کہ اسکاچ کی جلن اسے اپنے معدے میں محسوس ہوئی۔

"سنو۔" وہ بولا۔ "کوربن کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟"

"وہ کچھ عجیب سا آدمی ہے۔" سلاگو صاف دلی سے بولا۔ "لیکن ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے اس کے پاس روپیہ ہے اور ہم بڑے آرام سے جلد یا بدیر اپنی مطلوبہ چیز حاصل کر لیں گے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں ہمارے ہاتھوں مارے جانے والے آدمیوں میں سے کسی کے پاس وہ چیز نہ ہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوئی کیونکہ کسی اے گرین نامی

آدمی نے ہمارے اشتہار کا جواب دیا تھا۔ اور پھر نامعلوم وجوہات کی بناء پر سودا طے نہ ہو سکا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ان تینوں میں سے کسی ایک کو کچھ معلوم ہو۔ اور ہم نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے انہیں قتل کر دیا۔"

سلاگو نے قہقہہ لگایا۔" تم یہ چاہتے تھے کہ ان میں سے کوئی پولیس کو ہماری سرگرمیوں کی اطلاع دے دیتا اور ہمارا بھانڈہ پھوٹ جاتا۔ کیا ہم نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ کہ کسی کو بھی اس کی بابت بات کرنے کے لئے زندہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ کسی کو بھی یہ خیال نہیں آئے گا۔ کہ سالوں پہلے وہ سب ایک ہی پلٹن سے تعلق رکھتے تھے۔ مارک گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیوانٹری آخری آدمی ہے اور اس کے پاس وہ کاغذات ہونے چاہئیں"

کچھ دیر کے لئے کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ پھر مارک نے کہا۔

" خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن اگر وہ کاغذات لیوانٹری کے پاس نہ ہوئے تو پھر میں اور تم ہی باقی رہ جائیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کاغذات میرے پاس نہیں ہیں لیکن تمہاری بابت یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

" زبان سنبھال کر بات کرو۔" سلاگو نے کہا۔

" میں اتنا نادان نہیں ہوں۔ کہ وہ کاغذات میرے پاس ہوتے تو انہیں چھپائے پھرتا۔ ہم سب کو ان کاغذات کی سخت ضرورت ہے اور ان سے کورین کی مدد سے ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اگر وہ ہمارے ہاتھ لگ جائیں تو پھر ہم بڑی آسانی سے ملک کے ہر بینک کا صفایا کر سکیں گے۔ کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکے گا۔ ہمارے پاس دولت کی ریل پیل ہو گی اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو میں خاموش نہیں رہوں گا" مارک بولا۔

" تم سوچتے زیادہ ہو اور یہ تمہارے لئے مضر ثابت ہو گا۔ میری مانو تو میں یہی کہوں

گا۔ کہ وہ کاغذات لیوانٹزی کے پاس موجود ہیں۔ مجھے اس کا یقین ہے۔" سلاگو نے کہا۔

مارک بستر سے اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ وہ سیدھا کوربن کے کمرے کی طرف گیا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر چلا گیا۔ یہ کمرہ بھی اس کے اور سلاگو کے کمرے جیسا ہی تھا۔ لیکن نسبتاً صاف ستھرا تھا۔ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا۔ ملحقہ غسل خانے کا دروازہ کھلا تھا۔ اور وہاں سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔ وہ غسل خانے میں چلا گیا۔ اس کا دل اچانک تیزی سے دھڑکنے لگا۔ جینزی ٹب میں سے نکل رہی تھی۔ اس کے جسم پر کوئی لباس نہ تھا۔ مارک اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا۔ جینزی نے اپنی عریانی کو چھپانے کی کوئی کوشش نہ کی اس کی آنکھیں کسی قسم کے تاثرات سے بالکل خالی تھیں۔

"مارک۔ بیوقوف مت بنو۔ اور باہر چلے جاؤ۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"کیوں چلا جاؤں؟"

"ایرک جلدی واپس آجائے گا۔ اس نے تمہیں یہاں دیکھ لیا۔ تو تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔" جینزی نے کہا۔ . . . .

" اور مجھے اس طرح مت گھورو۔ کیا تم نے پہلے کبھی کوئی عورت نہیں دیکھی۔"

"دیکھی ہیں مگر تمہاری بات ہی کچھ اور ہے۔" مارک نے کہا۔ اس کی آواز شدت جذبات سے بھاری ہو رہی تھی۔ "خدا کی قسم۔ تم بہت خوبصورت ہو۔"

"ذرا مجھے وہ تولیہ تو پکڑا دو۔"

"خود ہی لے لو۔"

جونہی جینزی نے تولیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مارک نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ جینزی نے برائے نام مزاحمت کی پھر اس کے سینے سے آلگی۔

"خدا کے لئے مارک۔ ایسا نہ کرو۔"

لیکن مارک نے سنی ان سنی کر دی۔ اور اسے بازوؤں میں اٹھا کر بستر کی طرف لے چلا وہ اس قدر مدہوش تھا۔ کہ باہر دروازہ کھلنے کی آواز بھی اسے سنائی نہ دی اور جب اسے پتہ چلا تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔ دروازے میں ایرک کھڑا تھا۔ پستہ قد ہونے کے باوجود باہر سے آنے والی روشنی میں فرش پر اس کا سایہ بہت بڑا نظر آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔ مارک بستر سے نکل آیا۔ اسے اپنی آواز دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ایرک..... خدا کے لئے..... ذرا ٹھہرو..... بات دراصل یہ تھی۔"

"میں سب کچھ جانتا ہوں۔" کوربن نے اطمینان سے کہا۔ "اور میں چاہوں تو تمہیں قتل کر کے بڑی آسانی سے بچ سکتا ہوں۔" پھر وہ جینری کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔ "جلدی سے کپڑے پہن لو۔"

"ایرک۔ نادانی نہ کرنا۔" جینری کا لہجہ پراعتماد تھا۔ "تمام کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اور تمام منصوبہ چوپٹ ہو کر رہ جائے گا۔"

"مجھے اتنا نادان مت سمجھو۔ میں وہی کچھ کروں گا۔ جو مناسب ہو گا۔ اب جلدی سے کپڑے پہن لو۔ میں اسے قتل نہیں کروں گا۔ منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے اس وقت ہم کامیابی کے اس قدر قریب ہیں کہ پہلے کبھی نہ تھے۔ میں گولی چلا کر سب کئے کرائے پر پانی نہیں پھیروں گا۔"

مارک سپاٹ لہجے میں بولا۔ "تو یہ پستول میری طرف کیوں تان رکھا ہے اسے ہٹاؤ"

"تم نے جو کچھ کیا ہے اس کی سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن میں اس وقت ایسا نہیں کر سکتا۔ بہرحال میں اس واقعہ کو بھولوں گا نہیں۔ وقت آنے پر تمہیں پوری پوری سزا دی جائے

گی. لیکن اگر تم نے اچھی کارکردگی دکھائی تو سزا معاف بھی کی جا سکتی ہے. کیا سمجھے اب جاؤ اور سلاگو کو بلا لاؤ۔ میں نے لیوانزی کا پتہ چلا لیا ہے. وہ شوقیہ طور پہ ماہی گیری کا کام کرتا ہے۔ اس کی کشتی یہاں سے بیس میل کے فاصلے پر کھڑی ہے۔ اور وہ وہیں ساحل پر موجود ہے۔ میں نے اسے فون کیا تھا۔ ہم اس سے وہیں ملیں گے۔ اس مرتبہ تمہیں اور سلاگو کو بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ اس کے پاس وہ کاغذات موجود ہونے چاہیئں۔ اور شاید وہی وہ آدمی ہے جس نے اے گمرین کے فرضی نام سے ہمارے اشتہار کا جواب دیا تھا۔ جب ہمیں وہ کاغذات مل جائیں گے۔ تو مطلوبہ فارمولے کو بروئے کار لانے میں مجھے صرف چند دن لگیں گے اس دوران اگر تم نے میری بیوی پر بری نظر ڈالی۔ تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔"

ڈیوریل اگلی صبح نو بجے نیواورلینز پہنچ گیا۔ اس نے ایک سیاہ رنگ کی شیورلیٹ کرائے پہ لی گرمی بہت زیادہ تھی۔ لیکن اسے اتنی زیادہ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے کھلے گلے کی بوشرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ہی سیٹ پر پڑے ہوئے سوٹ کیس میں اس کا اعشاریہ اڑتیس کا پستول پڑا ہوا تھا۔

اس نے کار مکان کے پاس کھڑی کی اور مکان میں داخل ہو گیا۔ یہاں اس کا دادا رہتا تھا۔ بوڑھا آدمی بالکل ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ جب سے ڈیوریل نے ہوش سنبھالا تھا۔ اس نے اپنے دادا کو اسی حالت میں دیکھا تھا۔ اس عمر میں بھی وہ طویل قامت اور باوقار نظر آ رہا تھا۔ اس کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ لیکن نیلی آنکھوں میں بدستور چمک موجود تھی۔ انتہائے زمانہ نے اس کی آنکھوں کو دھندلا نہیں کیا تھا۔ وہ اپنے زمانے کا ماہر جواری تھا۔ اسی جوئے میں اس نے لاکھوں کمائے تھے۔ اور اب وہ بڑے آرام سے زندگی گزار

رہا تھا۔ خود ڈیوریل کو ان کی دولت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ اس کے والدین ایک حادثے کا شکار ہو گئے تھے تو اس کے دادا نے ہی اسے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔

اس کے دادا نے کافی پینے تک اس سے اس کے کام کے بارے میں کوئی بات نہ کی لیکن جب وہ بولا۔ تو اس کی آواز میں جوانوں جیسی کڑک موجود تھی۔ " تم بالکل ٹھیک ٹھاک تو ہو سیموئیل؟ اچھا ہوا کہ تم آ گئے۔ میں تمہیں یاد کر رہا تھا۔"

" دادا جان۔ آپ کو تندرست اور توانا دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔" ڈیوریل نے کہا۔" اور ہاں لیوائنزی کے کیا حال چال ہیں؟"

" وہ تمہاری ایک دوست لڑکی سے شادی کرنے والا ہے انجلینا۔ تمہیں یاد ہے؟"

" جی۔ ہاں۔ یاد ہے۔" ڈیوریل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ عمر کے ساتھ ساتھ حسین سے حسین تر ہوتی جا رہی ہے۔"

" لیوائنزی کا کیا حال ہے۔"

" وہ کل رات واپس نہیں آیا۔ کسی کو اس کی بابت پتہ نہیں کہ کہاں رہا۔ سیموئیل مجھے معلوم ہے کہ تم ایک جاسوس ہو اور تمہارا واسطہ مجرموں سے پڑتا رہتا ہے آخر لیوائنزی جیسے شریف آدمی سے تمہیں کیا کام ہے وہ تو مجرم نہیں ہے۔"

اس کے پاس ایک ایسی چیز موجود ہے جس کی حکومت کو تلاش ہے

" کیا واقعی؟ پہلے وہ فوٹو گرافی کرتا تھا۔ لیکن جب اس سے زیادہ آمدنی نہیں ہوئی تو ماہی گیری کا جز وقتی پیشہ اختیار کر لیا۔ ایک فوٹو گرافر اور ماہی گیر کے پاس بھلا ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی حکومت کو تلاش ہے۔؟"

" ابھی وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" ڈیوریل نے کہا۔" اور اہم بات یہ ہے۔ کہ

حکومت کے علاوہ کسی اور کو بھی اس چیز کی تلاش ہے ۔ وہ لوگ اگر ہم سے پہلے لیوانزی تک پہنچ گئے تو وہ زندہ نہیں بچ سکے گا۔ آپ فرماتے ہیں ۔ کہ وہ کل رات گھر نہیں پہنچا اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں تاخیر سے پہنچا ہوں ۔"

" سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس کے پاس ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے ۔ وہ تو صرف انجلینا میں دلچسپی لیتا ہے ۔ اور بس ۔ باقی دنیا سے اسے کوئی سروکار نہیں ۔" وہ ہنس پڑا ۔

" دادا جان یہ تو بتایئے کہ کیا کچھ مہینے پہلے لیوانزی گم ہو گیا تھا ۔ اور کیا لوگوں نے اس وقت یہ فرض کر لیا تھا ۔ کہ وہ ڈوب کر مر گیا ہے ۔ میں نے کچھ ایسی ہی خبر سنی تھی ۔ کیا آپ کو کچھ معلوم ہے ؟ "

بوڑھے دادا نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔" اس وقت ہر ایک کا یہی خیال تھا ۔ کہ وہ ڈوب کر مر گیا ہے لیکن اس وقت صرف اس کی کشتی ڈوبی تھی ۔ جہاں تک لیوانزی کا تعلق ہے اسے کچھ ملاحوں نے ڈوبنے سے بچا لیا تھا ۔ لیکن وہ یہاں کافی عرصے بعد آیا ۔ اس لئے انجلینا نے اسے مردہ سمجھ کر اس کی چیزیں بیچنی شروع کر دیں ۔ لیکن وہ پھر آ گیا ۔" وہ مسکرایا ۔" اب تم کہاں جا رہے ہو "؟

" میں ذرا انجلینا سے ملنا چاہتا ہوں ۔" ڈیوریل نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

اس کا آبائی گاؤں چھوٹا سا تھا ۔ اور اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی تھی وہی ریستوران تھے ۔ وہی نیشنل بنک کی عمارت تھی ۔ چھوٹی چھوٹی دوکانیں بھی ویسی ہی تھیں جیسی کہ وہ انہیں چھوڑ کر گیا تھا ۔ پھر انجلینا اسٹور بھی ویسا ہی تھا ۔ یہ سٹور انجلینا کے باپ نے بیٹی کے لئے ترکہ میں چھوڑا تھا ۔ ڈیوریل بڑی سست رفتاری سے کار چلا رہا تھا ۔

اس کے ذہن کے پردے پر ماضی کی تصویریں تیزی سے آ رہی تھیں اور یادوں کا طوفان اُمڈا چلا آ رہا تھا۔ مدرسے کی پرانی عمارت کی جگہ ایک جدید وضع کی بلڈنگ نے لے لی تھی البتہ چرچ ویسے ہی تھے قصبے کے شمالی سمت پر اس کی نظر لیوانزی کی فوٹو گرافی کی دوکان پر پڑی۔ یہ بھورے پتھر کی دو منزلہ عمارت تھی۔ اس کی حالت کافی خستہ ہو رہی تھی۔ ملحقہ باغ ویران پڑا تھا عمارت کے سامنے والے حصے میں ایک کھڑکی تھی۔ جس میں سے فوٹو گرافی کا سامان بکھرا پڑا تھا۔ وہاں کوئی متنفس نظر نہ آ رہا تھا۔ ڈیوریل نے ذرا آگے جا کر کار روکی اور کار سے اتر آیا۔ اسے اپنی گردن میں سورج کی شعاعیں چبھتی ہوئی محسوس ہوئیں دور قصبے کے وسط سے چرچ کی گھنٹیوں کی آواز آ رہی تھی۔ دوکان میں بچوں کے فریم شدہ فوٹو لٹک رہے تھے۔ ڈیوریل سامنے والے دروازے سے دوکان میں داخل نہیں ہوا بلکہ وہ گھوم کر آگے جا کر مڑا اور عمارت کے عقبی حصے کی طرف جا نکلا۔ یہاں سے سمندر زیادہ دور نہ تھا۔ درختوں کے جھنڈ کے پیچھے سے کشتی کے انجن کی آواز آ رہی تھی۔

اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اسے اپنا پستول سخت اور وزنی محسوس ہوا۔ اب وہ پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔ اسے اس جگہ کا ماحول کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔ وہ کئی خطروں سے دوچار ہو چکا تھا۔ کئی موقعوں پر اس کی چھٹی حس نے اسے خطرے سے خبردار کر دیا تھا۔ اس کا پیشہ ہی ایسا تھا جس میں قدم قدم پر انجانے خطرے تھے۔ اسے ہر کام منصوبہ بندی کے تحت کرنا پڑتا تھا۔ ذرا سی بد احتیاطی سے اس کی جان جانے کا امکان تھا۔ اس وقت بھی اسے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ اور وہ اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔

وہ کافی دیر تک انتظار کرتا رہا لیکن کوئی خلافِ معمول بات نظر نہ آئی۔ مکان

کے دوسری جانب سڑک پر ٹریفک کے شور کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہ دے رہی تھی
آخر کار وہ ہال میں ہوتا ہوا دوکان کے عقبی دروازے کی طرف گیا۔ یہ دروازہ تھوڑا سا
کھلا ہوا تھا۔ سامنے لکڑی کی سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ پنجوں کے بل چلتا ہوا بغیر
آواز پیدا کئے اوپر جا پہنچا۔ اس نے دھکا دے کر دروازہ کھولا۔

اچانک کوئی چیز بڑے زور سے گری۔ اس نے فوراً پستول نکال لیا۔ لیکن اس کے
بعد کچھ بھی نہ ہوا اور خاموشی چھا گئی۔

اس نے دیکھا۔ کہ دروازہ کے ساتھ ہی ایک بھاری برتن اس طرح رکھا گیا تھا۔ کہ اگر
کوئی دروازہ کھولے تو وہ گر پڑے ڈیوریل سمجھ گیا۔ کہ اندر کوئی موجود ہے جس نے یہ
برتن رکھا ہے تاکہ کسی کے داخل ہونے پر اسے اس کا پتہ چل جائے۔ اس کے اعصاب کھینچ
لگے۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھا۔ اب وہ کمرے میں کھڑا تھا۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی تو مختلف
قسم کی چیزیں اور ٹوٹا پھوٹا فرنیچر منتشر حالت میں پڑا ہوا دکھائی دیا۔ سامنے والا دروازہ
کھلا تھا۔ اس نے تھوڑی دیر انتظار کیا پھر دروازہ میں داخل ہو گیا۔ اسے اوپر کچھ آہٹ
سی محسوس ہوئی۔

دائیں جانب ایک اور دروازہ تھا جس پر "تاریک کمرہ" لکھا ہوا تھا۔ اس کمرے میں
مختلف کیمیائی چیزوں کی بوتلیں، واش ٹب اور انلارجر پڑے ہوئے نظر آئے ایک چھوٹی
سی الماری کھلی پڑی تھی نیچے فرش پر خالی لفافے اور فلموں کے نگیٹو پڑے ہوئے تھے
کمرے میں فوٹو دھونے والے محلول کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر چوبی چھت پھر
چرچرائی۔

ڈیوریل خاموشی سے گھر کے سامنے والے حصے میں گیا دوکان میں بے ترتیبی سے پھیلی

ہوئی مختلف چیزوں پر نظر ڈالتے ہی اسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہاں بھی کسی نے جلدی میں تلاشی لی ہو۔

ڈیوریل نیم تاریک زینے سے بڑی آہستگی سے قدم رکھتا ہوا اوپر چڑھ گیا۔ اسے بڑے کمرے میں ایک سایہ سا حرکت کرتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر کوئی چیز سنناتی ہوئی اس کے کان کے قریب ہوتی ہوئی سامنے والی دیوار سے ٹکرائی۔ اسے ایک چھرے کی جھلک سی نظر آئی۔ پھر سایہ پچھلے دروازے کی طرف لپکا۔ ڈیوریل اس کے پیچھے بھاگا۔ اور تھوڑی دور جا کر اس کو پکڑ لیا۔ وہ ایک لڑکی تھی۔ اس نے پوری قوت سے مزاحمت کی لیکن ڈیوریل نے اس کی ایک نہ چلنے دی۔ اور اس کا ہاتھ موڑ کر پشت کی طرف لے گیا۔ اور اسے دھکا دے کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

"مجھے چھوڑ دو۔" وہ چلائی۔ "اچکے۔۔۔ چور۔۔۔ قاتل"

اس نے سکرٹ پر مردانہ قمیص پہنی ہوئی تھی۔ اس نے سر موڑ کر ڈیوریل کے ہاتھ پر کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن ڈیوریل نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔

"انجلینا۔۔۔ انجلینا۔۔۔ دیکھو تو میں کون ہوں؟"

"کون ہو تم؟" انجلینا نے کہا۔ اس کی آواز خوف سے تھرتھرا رہی تھی۔

"نہیں پہچانیں؟" ڈیوریل نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میں ڈیوریل ہوں سام ڈیوریل کیا تم یہاں اکیلی ہو؟"

انجلینا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا!" اس نے کہا۔ "کیا یہ واقعی تم ہو سام؟"

"ہاں۔ کیا کوئی اور آدمی بھی یہاں ہے؟"

"نہیں۔ سام۔" انجلینا نے کہا۔ "مجھے چھوڑ دو۔"

ڈیوریل نے اسے چھوڑ دیا۔ اور تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"خدا کا شکر ہے سام کہ تم آگئے۔ یقین نہیں آتا۔ کیا یہ واقعی تم ہو؟"

"ہاں۔ یہ میں ہوں ڈیوریل۔"

"اب تک کہاں تھے؟ بہت عرصہ ہوا تم سے ملے ہوئے اب آئے بھی ہو تو اس طرح اچانک چوروں کی طرح۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی۔ نجانے کون ہے۔" اس نے اپنے سیاہ بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ "کیا تم الیف۔ بی۔ آئی کے لئے کام کرتے ہو؟"

"نہیں۔"

"لیکن تم پولیس میں ہو۔ ہو نا؟ تمہارے دادا نے مجھے بتایا تھا۔"

"میں پولیس میں بھی نہیں ہوں۔"

وہ اسے نیم وا آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

وہ بہت خوبصورت تھی۔ ڈیوریل اسے لڑکپن سے جانتا تھا۔ اسے وہ راتیں یاد تھیں جو دونوں نے اکٹھی گزاری تھیں۔ وہ اسے اب تک نہیں بھلا سکا تھا۔ اب تو وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین نظر آتی تھی

"کیا سوچ رہے ہو سام؟" انجلینا نے سرگوشی میں کہا۔

"بیتی ہوئی باتیں یاد کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔" وہ بولا۔ "لیوانڑی کہاں ہے؟"

"لیکن تم یہاں پہنچے کس طرح؟"

"میں پٹ لیوانڑی کو تلاش کر رہا ہوں۔ میں اس کی جان بچانے کے لئے واشنگٹن سے آیا ہوں۔"

"تم بڑی دیر سے پہنچے ہو۔"

"کیا تم نے اس جگہ کی تلاشی لی ہے؟"

"نہیں۔"

"تو وہ کوئی اور تھا۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہے۔؟"

"نہیں۔"

"وہ کس چیز کی تلاش میں ہیں؛ تمہیں پیٹ نے بتایا تو ہوگا۔"

"نہیں۔ اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا ہے۔" انجلینا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ میں اس کی مدد کے لئے کچھ چیزیں لینے کے لئے آئی تھی۔ کہ تم مل گئے۔ سچ تم نے مجھے بری طرح ڈرا دیا۔ دیکھو تو میرا دل اب تک دھڑک رہا ہے۔"

"پیٹ کہاں ہے؟"

"میں تمہیں اس کے پاس لے چلتی ہوں۔ مجھے تم پر اعتماد ہے کچھ نامعلوم آدمیوں نے اسے بری طرح مار پیٹا ہے اتنا کہ ہل جل بھی نہیں سکتا۔ وہ اس وقت ساحل سمندر پر نیم مردہ پڑا ہوا ہے۔ تمہیں وہ جگہ یاد ہے؟"

"ہاں۔ یاد ہے۔ کیا وہ اس وقت بھی وہیں ہے؟"

"ہاں۔ چلو۔ میں مرہم پٹی کا سامان لینے آئی تھی۔ مگر میرا خیال ہے کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی مر چکا ہوگا۔"

۴

ڈیوڈ ریل گیلری کے دروازے کی طرف گیا اور کواڑ کی آڑ سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ لیکن پھر بھی وہ آڑ سے باہر نہ نکلا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو انجلینا اس کے پیچھے کھڑی تھی۔

" فرسٹ ایڈ کا سامان کہاں ہے؟"

" تم نے مجھے فرسٹ ایڈ کا سامان تلاش کرنے کی مہلت ہی کب دی؟" وہ بولی " تم نے مجھے اتنا ڈرا دیا سام کہ ...."

" چلو اب لے آؤ۔" وہ آہستہ سے بولا۔" اس دروازے سے دور رہنا اور میرے آنے تک باہر نہ جانا پٹ کی خوابگاہ کونسی ہے؟"

انجلینا نے ہال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔" شاید وہ ہے۔"

" کیا تمہیں معلوم نہیں؟"

وہ مسکرا دی " ہاں۔ وہی اس کی خوابگاہ ہے۔"

ڈیوڈ ریل خوابگاہ میں گیا یہاں بھی چاروں طرف سامان بکھرا پڑا تھا کسی نے ایک ایک چیز کی تلاشی لی تھی۔ وہ کمرے کے وسط میں تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ بستر زمین پر پڑا تھا۔ دری الٹی ہوئی تھی۔ پٹ کے کپڑے چاروں طرف بکھرے ہوئے پڑے تھے بڑی الماری کے قریب تالا ٹوٹا پڑا تھا۔ اور مختلف کاغذات فرش پر بکھرے ہوئے تھے۔ ڈیوڈ ریل نے ہر چیز کو اچھی طرح

دیکھا۔ لیکن اسے وہ چیز نہ مل سکی جس کی اسے تلاش تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اسے اس کی امید بھی نہ تھی۔ انجلینا دروازے پر نمودار ہوئی۔

"کیا بات ہے سام؟" اس نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔ "تم کیا تلاش کر رہے ہو؟"

"کیا تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں؟" ڈیوریل نے پوچھا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔"

"کیا واقعی تمہیں کچھ معلوم نہیں؟"

"سام۔ یہ کیا پولیس والوں کی طرح جرح کر رہے ہو۔ شاید تم یہ بھول گئے ہو کہ میرا منگیتر سخت زخمی ہے۔ اور اسے مدد کی ضرورت ہے۔ میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔

"ٹھیک ہے۔ احتیاط سے چلو۔"

انجلینا آگے آگے تھی۔ اور ڈیوریل اس کے عقب میں چل رہا تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا چلا جا رہا تھا۔ اچانک انجلینا رکی۔

"وہاں۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تم یہیں پر کھڑی رہو۔" ڈیوریل نے کہا۔

وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھا۔ جلد ہی اسے کشتی نظر آئی جو ساحل پر چڑھی ہوئی تھی اور درختوں میں بالکل ہی چھپ گئی تھی۔ پہلے تو اسے ایسا معلوم ہوا۔ جیسے کہ کشتی میں کوئی نہ ہو۔ لیکن غور سے دیکھنے پر اس کی نظر کشتی میں اوندھے پڑے ہوئے آدمی پر پڑی۔ نزدیک ہی ایک اور کشتی کھڑی تھی۔ اس کا رنگ گہرا سبز اور سفید تھا۔ اس میں کوئی شخص نظر نہ آتا تھا صرف ایک سیٹ پر زنانہ ہینڈ بیگ پڑا ہوا تھا۔

اس نے پیٹ لیوائنزی کی طرف دیکھا۔ اسے پہلی ہی نظر میں معلوم ہو گیا کہ وہ مر چکا ہے وہ اور قریب سے دیکھنے لگا۔ لیوائنزی کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور تمام جسم خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ ہاتھوں کی انگلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں ڈیوریل نے گہری سانس لی۔ اور بڑی احتیاط سے بیلٹ ڈھیلی کی اور پتلون نیچی کر کے دیکھا۔ دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک بڑا زخم تھا۔ جس سے خون بہہ کر چاروں طرف پھیل گیا تھا۔ اسے اپنے پیچھے سے سسکی کی آواز سنائی دی۔ مڑ کر دیکھا تو انجلینا دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہوئے سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔

"تم یہاں سے جاؤ۔" وہ بولا۔

"نہیں... میں نہیں جاؤں گی۔ آخر اس نے ان کا کیا بگاڑا تھا؟"

"میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے چلی جاؤ۔" ڈیوریل اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گیا۔ انجلینا لڑکھڑائی اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی۔ اور اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا اور سسکیاں لینے لگی۔

"کیا یہ ساتھ والی کشتی تمہاری ہے!"

انجلینا نے اثبات کے طور پر سر ہلا دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں ہے؟"

"میں حسب معمول اس سے ملنے کے لئے اس راستے سے آئی تھی۔"

"کیا وہ اس وقت زندہ تھا؟"

"ہاں۔ وہ زندہ تھا۔ مگر مردوں سے بدتر۔"

"کیا اس نے تم سے کوئی بات کی تھی؟ کیا اس نے تمہیں بتایا تھا۔ کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟"

"نہیں۔"

"جب تم نے اسے اس حالت میں پڑے ہوئے دیکھا تو اس کا معائنہ کیا تھا؟"

"میں..... مجھ میں اسے ہاتھ لگانے کی ہمت بھی باقی نہ رہی تھی۔"

ڈیوریل نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔

"سام۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا انسان اتنا ظالم بھی ہو سکتا ہے پھر آخر اس نے ان کا کیا بگاڑا تھا۔ انہوں نے یہ سب کچھ کیوں کیا۔؟"

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔" ڈیوریل نے کہا۔ اس کی آواز ہر قسم کے جذبات سے خالی تھی۔

ڈیوریل کو محسوس ہوا کہ جیسے کوئی ان کی نگرانی کر رہا ہو۔ واپس دوکان کی طرف جاتے ہوئے کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا۔ لیکن ڈیوریل کو برابر یہ محسوس ہوتا رہا جیسے کوئی دیکھ رہا ہو۔ انجلینا خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ اب اس پر صدمے کا اثر کچھ کم ہو گیا تھا۔ وہ مسلسل باتیں کئے جا رہا تھا۔ تاکہ انجلینا کی توجہ بٹی رہے۔

"کیا تم اس سے محبت کرتی تھیں؟"

"پتہ نہیں..... میں اسے پسند کرتی تھی۔ لیکن محبت کیا چیز ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں۔ میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ وہ اچھا آدمی تھا۔ وہ مجھے پسند کرتا تھا۔ غالباً وہ مجھ سے محبت کرتا تھا۔ لیکن ہمارے تعلقات اتنے گہرے نہ تھے۔ یقین کرو۔ کہ تمہارے بعد میں نے کسی اور مرد سے تعلقات حد سے زیادہ بڑھانے کی کوشش نہیں کی۔"

"مجھے یقین ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔

"اگر واقعی محبت کوئی چیز ہے تو مجھے تم سے محبت تھی۔ جہاں تک پیٹ کا تعلق ہے میں اسے پسند کرتی تھی۔ مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔"

"لیکن تم تو اس سے شادی کرنے والی تھیں؟" ڈیوریل نے کہا۔

"تمہارے جانے کے بعد آخر میں کیا کرتی؟" انجلینا نے کہا۔ "مجھے ایک سہارے کی ضرورت تھی ہر عورت کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پٹ قابل اعتماد آدمی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح نہ تو شراب پیتا تھا۔ اور نہ جوا کھیلتا تھا۔ بحیثیت مجموعی وہ اچھا آدمی تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ مجھ سے محبت کرتا تھا۔"

انجلینا کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ "اس کے ساتھ ایسا ظالمانہ برتاؤ کیا گیا۔ اسے قتل کر کے ظالموں نے اچھا نہیں کیا۔ مظلوم کی آہیں رنگ لا کر رہتی ہیں۔"

"میں جانتا ہوں کہ اسے کیوں مارا گیا۔" ڈیوریل نے کہا۔ "اس کے پاس ایک ایسی چیز تھی۔ جو قاتل اس سے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ شاید تم بھی اس کے بارے میں جانتی ہو۔ وادا نے مجھے بتایا تھا۔ کہ پچھلی دفعہ جب یہ خبر اڑی کہ وہ مر گیا ہے تو تم نے اس کا سامان بیچنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ جب تم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تھی۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کسی خاص چیز پہ تمہاری نظر پڑی ہو۔"

"اوہ خدایا۔ تمہیں بھی اس تلاشی اور فروخت کی تیاری کی اطلاع مل گئی۔ تم ضرور سوچتے ہو گے کہ میں بھی کتنی لالچی ہوں۔"

"میں تمہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔" ڈیوریل نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم کیا ہو۔"

"سنو۔ میری اور پٹ کی شادی ہونے والی تھی میرے سوا اس کا دنیا میں کوئی نہ تھا شروع میں میں نے اس کی دوکان چلانے کی کوشش کی لیکن مجھے فوٹو گرافی نہیں آتی۔ پھر جب اس کے زندہ واپس آنے کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں تو میں نے سٹوڈیو بند کر کے سب کچھ بیچ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ ہاں اور کر بھی کیا سکتی تھی؟ اگر میں ایسا نہ کرتی تو یہ سامان پڑا پڑا خراب ہو جاتا،

"میں کوئی الزام نہیں لگا رہا ہوں۔ میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کیا کچھ فروخت کرنا چاہتی تھیں؟"

"میں غالباً پیٹ سے محبت کرتی تھی۔ لیکن ایک عجیب انداز سے۔ میں اس سے ایسی محبت نہیں کرتی تھی جیسی کہ تم سے کرتی تھی۔ جب بھی تمہارے ساتھ بیتے ہوئے دن یاد آ جاتے ہیں تو سینے میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے شاید مجھے اب بھی تم سے محبت ہے یہ سن کر حیران تو نہیں ہوئے؟"

"انجلینا۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کیا کچھ بیچنا چاہتی تھیں؟"

"اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔"

"انجلینا پلیز۔"

"بہت اچھا۔" وہ بولی۔ "میں تمہارا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ تم پولیس والے جرح کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور میں یہ بھول گئی تھی کہ تم پولیس میں ہو۔ تمہارے ڈاڈا نے مجھے تمہاری بابت سب کچھ بتا دیا ہے۔ تو لو سنو۔ پیٹ کے سامان میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ کچھ پرانی اشیاء اور فوٹو گرافی کا سامان تھا۔ میں نے کیمرے اور دوسرے سامان کی فروخت کے لئے اخبار میں اشتہار دیا۔ لیکن کوئی خریدار نہ ملا۔ پھر مجھے اپنے جنرل سٹور کے لئے کچھ چیزیں خریدنے کے واسطے سینٹ لوئی جانا پڑا۔ میں سب خرید و فروخت خود ہی کرتی ہوں۔ مجھے اس کام میں خاصی مہارت حاصل ہے۔ خیر تو جب میں سینٹ لوئی میں تھی۔ تو میں نے اخبارات میں جنگی یادگاروں کے متعلق اشتہار پڑھا۔ پیٹ نے مجھے بتایا تھا۔ کہ جنگ کے دوران اسے جرمنی میں کچھ کاغذات ملے تھے۔ چنانچہ میں نے اشتہار دینے والوں کو لکھ بھیجا۔ میں نے عارضی پتہ دیا تھا۔ جہاں میں سینٹ لوئی میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اس خط میں میں نے اپنا نام اے گرین لکھا تھا۔ یہ میرا

کاروباری نام ہے لیکن اس خط کا جواب موصول ہونے سے پہلے مجھے یہاں واپس آنا پڑا جب میں یہاں پہنچی تو پیٹ کو زندہ و سلامت پایا۔ وہ مجھ سے سخت ناراض تھا۔ اس نے مجھے تھپڑ بھی مارا تھا۔ یہ پہلا اور آخری موقعہ تھا۔ جب اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"

"چنانچہ تم نے وہ کاغذات فروخت نہیں کئے؟" ڈیورل نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے وہ کاغذات فروخت نہیں کئے۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کاغذات اب بھی موجود ہیں۔

"ان میں سے کچھ کاغذات غائب ہو چکے ہیں تمہارے آنے سے کچھ دیر پہلے جب میں وہاں پہنچی تو تمام چیزیں بکھری پڑی تھیں غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ کچھ کاغذات موجود نہیں۔ لیکن جنگ کو ختم ہوئے اتنی مدت گزر چکی ہے۔ اب ان کاغذات کی کیا اہمیت ہے؟"

"کاش کہ مجھے معلوم ہوتا۔"

"پیٹ نے ان پہ کافی وقت ضائع کیا تھا۔ اس نے ان کی فوٹو سٹیٹ نقلیں بھی تیار کی تھیں۔"

ڈیورل انجلینا کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔"کیا واقعی اس نے ان کی فوٹو نقلیں تیار کی تھیں؟"

"بالکل.... لیکن...."

"اب وہ کہاں ہیں؟"

انجلینا شانے اچکاتے ہوئے بولی۔" مجھے معلوم نہیں اس وقت میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔" اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔ اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔" وہ گھر میں ہی کہیں ہوں گی میرا خیال ہے کہ شاید" تاریک کمرہ" میں ہوں۔ لیکن اب بھی پیٹ کا خیال آتا ہے

تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔"

"صبر کرو انجلینا۔" ڈیوریل نے کہا۔

"انہوں نے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟" انجلینا نے سرگوشی میں کہا۔ ڈیوریل کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

۵

سلاگو شراب کے نشے میں چور مارک کے بستر پر ٹانگیں پھیلائے پڑا تھا۔ لیکن اس مرتبہ مارک نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ لیوانٹمزی والے واقعہ کے بعد یہ دوسرا دن تھا اس کو زندہ چھوڑ دینے پر دونوں میں بہت جھگڑا ہوا تھا۔ سلاگو تب سے متواتر شراب پی رہا تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ لیوانٹمزی زندہ بھاگ نکلا ہے تو ڈر کے مارے ان کی بری حالت ہو گئی تھی۔ تمام دن اور تمام رات وہ پتہ کھڑکنے پر بھی بھڑک اٹھتے تھے۔ چوبیس گھنٹے خیریت سے گذر گئے تھے تب انہیں خیال آیا کہ شاید وہ مر چکا ہو۔ سلاگو کے تشدد اور ایذا دہی کے بعد لیوانٹمزی کی زندگی موت سے بدتر تھی اور اب اسے مر ہی جانا چاہیئے تھا۔

جب کورین کو لیوانٹمزی کے بچ نکلنے کی بابت معلوم ہوا تو وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گیا۔ "یہ ہوا کیسے؟" اس نے چیختے ہوئے کہا۔ "تم نے ایسی بے وقوفی کی کیوں؟"

سلاگو نے حسب معمول اکھڑ کر جواب دیا۔ "ہم اسے پیچھے دلدلی علاقے میں لے گئے تھے اور وہاں اس سے سب کچھ اگلوا لیا تھا۔ اس کے بعد ہم ان کا غذات کو لینے چلے گئے۔"

کورین نے چبھتی ہوئی نظروں سے مارک کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ تم نے اسے وہیں پر چھوڑ دیا۔

" سلاگو کندھے اچکا کر بولا۔" وہ جگہ بالکل ویران تھی۔ پھر مارک کا رویہ بھی کچھ عجیب سا تھا۔ مجھے اسے کافی مارنا پڑا کیونکہ وہ کسی طرح ڈھب پر نہیں آرہا تھا۔ مارک نے میری کوئی مدد نہیں کی پھر جب ہم واپس آئے تو وہ اس جگہ سے غائب ہو چکا تھا۔ جہاں ہم اسے تڑپتا چھوڑ گئے تھے۔ شاید وہ رینگ کر سمندر میں چلا گیا۔ فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اس ولدلی علاقے میں اسے کوئی تلاش نہیں کر سکتا۔"

"اگر کسی نے اسے دیکھ لیا اور وہ زندہ ہوا تو ہماری خیر نہیں۔"

"میں کہتا ہوں کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس چیز کی ہمیں ضرورت تھی وہ ہمیں مل چکی ہے۔" کورین نے سر ہلاتے ہوئے کہا" ہاں۔ یہ کام تم نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا ہے۔"

"تو پھر تم جلدی سے وہ چیز بنانی شروع کر دو" سلاگو نے کہا۔

مارک نے کہا۔" میرا خیال ہے کہ اب ہمیں یہاں سے چل دینا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ لیوائزی زندہ ہو۔ اور اس نے لوگوں کو یہ بتا۔ یا ہو سلاگو نے اس پر کس قدر ظلم کیا ہے۔ تو پھر ہمیں پھانسی سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔"

اس پر جیزی تیزی سے بولی۔" سلاگو نے اس کے ساتھ کیا کیا؟"

"اس نے اسے نامرد بنا دیا ہے۔"

جیزی کا چہرہ کسی قسم کے جذبات سے خالی تھا پھر وہ مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی مارک کے اصرار کے باوجود کورین وہیں ٹھہرنے اور انتظار کرنے پر مصر تھا۔ اس کے خیال میں بھاگنے سے ان پر شبہ پیدا ہونے کا امکان ہے مارک کی پریشانی کو سلاگو حقارت کی نظر سے

دیکھ رہا تھا۔ مارک بالکل بدل چکا تھا۔ اب وہ پہلے جیسا بے فکرا جوان نظر نہ آتا تھا۔ لیوانزی پر تشدد کے بعد ایسا لگتا تھا۔ جیسے کہ اس کے اندر کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ گئی ہو۔ اس سے پہلے وہ بہت مغرور تھا۔ کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اب وہ بات بات پر چونک اٹھتا تھا۔ جیسے کہ کوئی ہرن تعاقب کرنے والے شکاری کتوں سے خائف ہو۔ یہ سچ ہے کہ اس نے بڑی محنت سے لیوانزی کو تلاش کیا تھا۔ اس نے لیوانزی کے مکان کا بڑی پھرتی اور مہارت سے جائزہ لیا تھا۔ اسی نے کاغذات تلاش کئے تھے۔ کورین اس کے کام سے مطمئن تھا۔ لیکن پھر بھی مارک کو ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے کچھ کھو گیا ہو۔

تاریکی پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ مارک نے شیو کرنے کے بعد بستر پہ پھیلے ہوئے سلاگو کو دیکھا۔ سلاگو کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ جو قریب قریب خالی ہو چکی تھی۔

"بہتر ہوگا۔ کہ اگر آج تم شراب کم پیو۔" مارک نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ "کورین اس ٹیسٹ کے لئے تیار ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عین وقت پر تمہاری مدہوشی رنگ لائے اور ہمیں لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اس کام میں بڑی ہوشمندی کی ضرورت ہے۔"

"بھاڑ میں جائے ٹیسٹ۔ میں کسی سے نہیں ڈرتا۔" سلاگو نے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ تم ڈرتے ہو۔" مارک نے کہا۔ "یہ کورین بھی بڑا خود غرض ہے وہ چاہتا ہے کہ ٹیسٹ ہم کریں۔ اور وہ حفاظت سے باہر کھڑا رہے۔"

"پھر؟"

"اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اسے خود اپنے آپ پر اعتماد نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے ٹیسٹ ناکام ہو جائے۔"

"بکواس بند کرو۔" سلاگو بولا۔ "تم ڈرپوک اور بزدل ہو۔ تم یہ کام نہیں کر سکتے۔"

"میں کمر سکتا ہوں۔" مارک نے کہا۔" اور جلد اس کا پتہ چل جائے گا۔"

سلاگو منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا کر رہ گیا۔ اور شراب کی بوتل منہ سے لگا لی۔

مارک باہر نکل آیا۔ باہر سخت گرمی اور حبس تھا کورین کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اس کی کھڑکی میں وہ ایئر کنڈیشنر چل رہا تھا۔ جو چیری نیوا ورلینز سے خرید کر لائی تھی۔ مارک نے رومال نکالا اور اپنے ہاتھوں پر سے پسینہ پونچھنے لگا۔ وہ پسینہ سے شرابور ہو رہا تھا۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش چیری تھوڑی دیر کے لئے باہر آجائے۔ تاکہ کام شروع کرنے سے پہلے دو چار پیار کی میٹھی باتیں ہو جائیں ابھی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ چیری باہر آگئی اس نے نیلا ریشمی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے لمبے سنہری بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتا رہا۔

"باہر کافی گرمی ہے۔" وہ بولی۔

"کیا ایئر کنڈیشنر ٹھیک چل رہا ہے؟"

"ہاں۔"

"ایمک کب تک تیار ہو جائے گا؟"

"چند لمحوں میں۔ ذرا اندھیرا پھیل جائے تو چلیں گے۔ کیا تم نے بنک کی عمارت کا نقشہ بنا لیا ہے؟"

مارک نے اثبات کے طور پر سر ہلاتے ہوئے کہا۔" کیا تم اسے دیکھنا چاہتی ہو؟"

"نہیں۔ یہ تمہارا کام ہے؟ چیری بولی۔" اگر آج سے کام ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو کل سب کچھ تمہارے ذمہ ہو گا۔"

"کیا ایمک کو یقین نہیں۔ کہ ہم کامیاب ہوں گے؟"

"اس نے وہ چیز بہت معمولی سامان سے تیار کی ہے۔ لیکن پھر بھی غلطی کا کوئی امکان نہیں۔ مارک تم ذرا احتیاط کیا کرو۔ وہ اس وقت سے میرے پیچھے پڑا ہے جیسے ... تم سب کچھ جانتے ہو۔ اس لئے دہرانے سے کیا فائدہ؟"

مارک نے کورین کو گالی دی۔

"تم اس سے حسد کرتے ہو؟" جیزی ہنستے ہوئے بولی۔

"ہاں۔ میرا بس چلے تو اسے کچا ہی چبا جاؤں۔ مجھے اس پر اعتماد نہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں دھوکہ دیدے۔"

"نہیں وہ ایسا نہیں کرے گا۔" یہ منصوبہ اس کے لئے بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے جتنا کہ ہمارے لئے۔" وہ اس کے قریب آگئی اور اس کے سینے سے لگ گئی پھر دونوں کے لب طویل بوسے کی صورت میں پیوست ہو گئے۔

"تم مجھے پسند کرتے ہو۔ کرتے ہو نا؟" جیزی نے سرگوشی میں کہا۔

"بالکل۔" اس کی آواز بوجھل تھی۔

"تھوڑا سا صبر اور کرو۔ اگر کل تمام کام پروگرام کے مطابق ہوا۔ تو اس کے بعد ہمارا منصوبے میں تبدیلی آجائے گی۔ ابھی تو ہم دونوں مل کر بہت کچھ کرنے والے ہیں۔ کیا سمجھے"

وہ مسکراتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔ "لاؤ مجھے ایک سگریٹ دو۔"

جب ایرک باہر آیا تو وہ دونوں سگریٹ پی چکے تھے۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ ایرک کے پاس گیس کی ٹنکی تھی۔ وہ اسے کمرے کے پیچھے لے گیا۔ جہاں کھڑکی میں ائرکنڈیشنر لگا ہوا تھا۔

"کیا سب کچھ تیار ہے؟" مارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ سلاگو کو بلا لو۔"

مارک اپنے کمرے کی طرف مڑا اور سلاگو کو آواز دی۔ سلاگو ایک تھکے ہوئے بھینسے کی طرح ہانپ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بالکل زرد تھا۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں۔"

"آؤ۔ کوربن تمہارا انتظار کر رہا ہے۔"

لیکن سلاگو اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ مارک کو غصہ آ گیا۔

"دوسروں کو بزدل کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم خود بزدل ہو۔"

"زبان سنبھال کر بات کرو۔ میں بزدل نہیں ہوں۔"

"تو پھر اٹھو۔ سب تیار کھڑے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ آج تم نے کچھ زیادہ ہی پی لی ہے۔"

"اب کھڑے ہو جاؤ۔ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے۔" مارک کا لہجہ تحکمانہ تھا۔ وہ الماری کے قریب رکھے ہوئے اٹیچی کیس کی طرف گیا۔ اور اس میں سے اپنا پستول نکال لیا اس کی نالی سلاگو کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔ "کتے کے پلے کھڑے ہو جاؤ۔"

سلاگو بستر پر کہنیوں کے بل اٹھ کر بیٹھ گیا۔ مارک کو اس کے پسینے کی بو محسوس ہوئی اب وہ سلاگو سے نہیں ڈرتا تھا۔ اگرچہ وہ قاتل تھا۔ اس نے کئی آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ لیکن وہ سب کے سب بے بس تھے۔ اور مارک کے ہاتھ میں پستول تھا۔ پھر اسے سلاگو سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔

"تمہیں یہ سب کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ سلاگو" مارک نے کہا۔ "اور ہم اس وقت تک اس کمرے میں رہیں گے جب تک کہ تجربہ پورا نہیں ہو جاتا۔"

"اگر مارک کو یقین ہے کہ یہ چیز اتنی ہی موثر ہے تو پھر اس ٹیسٹ کی کیا ضرورت ہے؟"

"ٹیسٹ کر لینے میں حرج ہی کیا ہے۔" مارک نے کہا۔

اور یہ پستول مجھ پر کیوں تانے کھڑے ہو . . . . ـــــــ

میں جانتا ہوں کہ تم گولی نہیں چلا سکتے ۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہو گا ۔ کہ تم اس پستول کو رکھ دو ۔"
اور پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو میں تمہارا بھرکس نکال سکتا ہوں ۔"

"ڈینگیں مت مارو ۔ ہمت ہے تو آؤ لڑ کر دیکھ لو ۔" مارک نے کہا ۔

سلاگو منہ پر ہاتھ پھیر کر کھانسا اور پتلون کمر پر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔

"تم آگے چلو گے ۔ میں تمہارے پیچھے رہوں گا ۔" مارک بولا ۔

جب وہ کورین کے کمرے کی پچھلی طرف پہنچے تو وہ گیس کی ٹنکی فٹ کر رہا تھا ۔

"خیریت تو ہے مارک ؟" جیزی پوچھنے لگی ۔

"ہم بالکل خیریت سے ہیں ۔" مارک نے جواب دیا ۔" اور خیریت اس تجربے کی خداوند تعالیٰ سے نیک چاہتے ہیں ۔"

" اور سلاگو کیا تم تجربے کے لئے تیار ہو ؟"

" میں یہ کام نہیں کرنا چاہتا ۔" سلاگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

"تمہیں کرنا ہی ہو گا ۔" مارک بولا ۔" اگر کرنا نہیں چاہتے تو جاؤ دفع ہو جاؤ ۔ اور اپنی منحوس شکل پھر کبھی مت دکھانا ۔

"تم مجھے روکنے والے کون ہوتے ہو ؟ جب میرا دل چاہے گا ۔ میں آؤں گا ۔"

"بس ۔ بس ۔ بکواس بند کرو ۔" مارک نے کہا ۔

سلاگو اپنے ہونٹ کاٹنے لگا ۔ مارک نے اسے کورین کے کمرے میں دھکیل دیا اور خود بھی اندر گھس کر اندر سے چٹخنی لگا دی ۔ پھر وہ سلاگو کی طرف مڑا جو ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی میں بالکل ساکت و صامت کھڑا تھا ۔ کورین نے کھڑکی پر دستک دی ۔ "

"کیوں۔ کیا بات ہے؟" مارک نے پوچھا۔

"سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ تم کوئی فکر نہ کرو" کورین نے باہر سے کہا۔ "اب بیٹھ جاؤ اور آرام کرو۔" سلاگو نے حلق سے عجیب سی آواز نکالی۔ اور گھوم کر دروازے کی طرف بھاگا۔ مارک نے اس کے پیچھے چھلانگ لگائی اور پستول کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر دے مارا۔ سلاگو مڑتے مڑتے فرش پر گر پڑا۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ مارک نے اسے دیکھا اور ہنسنے لگا۔ اس نے کئی مرتبہ لمبے اور گہرے سانس لئے لیکن اسے کسی قسم کی بو محسوس نہ ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد اسے اپنے سر میں درد سا محسوس ہوا۔ اس کی ٹانگوں نے جواب دے دیا وہ لڑکھڑایا اور سلاگو کے اوپر گر پڑا۔ لیکن وہ برابر ہنستا ہی چلا گیا۔ حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ تب اسے اچانک شدید درد کا احساس ہوا۔ جیسے سر پر کوئی دہکتی ہوئی سلاخ مار رہا ہو۔ پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

۶

"ہمارا تجربہ کامیاب رہا۔" سلاگو نے خوشی سے نعرہ لگایا۔ "واقعی ایرک۔ تم بڑے ذہین اور قابل آدمی ہو۔"

"یہ کام کوئی ایسا زیادہ مشکل تو نہیں یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔" ایرک نے ڈینگ مارتے ہوئے کہا۔

"مارک۔ اب مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔" سلاگو نے مارک سے کہا۔

ایرک مسکرایا اور بولا۔ "تم دونوں کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟ کوئی تکلیف تو نہیں؟"

"ہم سولہ آنے ٹھیک ٹھاک ہیں۔" مارک نے کہا۔

بیس منٹ کے بعد سب لوگ کورین کے کمرے میں جمع ہوئے۔ مارک کی شگفتگی بحال ہو چکی تھی۔ اب وہ اعصابی کھنچاؤ محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اسے اپنا جسم ہلکا پھلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے نیشنل بنک کے وہ نقشے نکالے جو اس نے خود بنائے تھے۔ اور انہیں میز پہ پھیلا دیا۔ اس کا ہاتھ جینزی کے جسم سے مس ہوا لیکن اس نے اپنی جگہ سے ذرا سی جنبش نہیں کی نہ ہی ایرک نے کوئی اعتراض کیا۔

"کل بنک ہمارا نشانہ بنے گا۔" مارک نے کہا۔ "اس کی تمام کھڑکیاں پوری طرح بند رہتی ہیں۔ اور دروازہ بھی بند ہوتا ہے۔ بنک حسب معمول نو بجے کھلے گا۔ نو بج کر تیس منٹ پر میں اور سالاگو بنک میں داخل ہوں گے۔ ایرک کیا تم نے بنک کے روشندان دیکھ لئے ہیں؟ کیا وہاں آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے؟"

کورین نے سر ہلایا اور عینک اپنی ناک پہ ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔ "ہاں وہاں تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے۔"

"گیس کی ٹنکی زیادہ بھاری تو نہیں؟"

"نہیں۔ تم اس کی کوئی فکر مت کرو۔ میں اپنا کام اچھی طرح کر سکتا ہوں۔"

"مگر گیس سے ہم اپنا بچاؤ کس طرح کریں گے؟" ایرک نے خاص قسم کی روئی کے دو گولے نکالتے ہوئے کہا۔ "جب تم ناک پہ یہ گولے رکھ لو گے تو گیس تمہارے اوپر کوئی اثر نہیں کرے گی۔ جب بنک میں موجود سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ تو تم روپے اکٹھے کر لینا۔ تمہیں یہ کام دس منٹ کے اندر اندر کرنا ہوگا۔ اس طرح کسی کو بھی ہمارے بارے میں کچھ

پتہ نہ چل سکے گا۔"

سلاگو خوشی سے چلایا۔ "ذرا سوچو تو۔ آج کل ملک کے ہر بینک میں ایئر کنڈیشنر لگے ہوئے ہیں اس طرح ہم ہر بینک کو اس گیس کی مدد سے لوٹ سکتے ہیں۔"

"لیکن جلد ہی تمام ملک میں یہ خبر پھیل جائے گی۔ اور بینکوں والے ہوشیار ہو جائینگے" چیزی بولی۔

سلاگو اب بھی بہت خوش تھا۔ وہ بولا۔ "بے بی۔ ہم بہت تیز رفتاری سے کام کریں گے۔ ہم ایک دو دن میں ہی تمام ملک کے بینکوں کا صفایا کر دیں گے۔"

"لیکن آخر کب تک بکری کی ماں خیر منائے گی۔ کبھی نہ کبھی تو چھری کے نیچے آ ہی جائے گی۔ چیزی نے کہا۔ سلاگو آنکھیں جھپکا کر بولا۔ "تم نے تو عجیب باتیں کرنی شروع کر دی ہیں آخر معاملہ کیا ہے۔ ہم یہ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ بینکوں کو خبر ہونے سے پہلے پہلے ہم ان کو لوٹ لیں گے خبر عام ہونے تک ہم لکھ پتی بن چکے ہوں گے بے بی تم فکر کیوں کرتی ہو"

"مجھے بے بی مت کہو۔" چیزی نے کہا "میں ننھی بچی نہیں ہوں۔"

"تو پھر تم ڈرتی کیوں ہو؟" سلاگو نے پوچھا۔

"ہم صرف ایک بینک لوٹیں گے اور وہ بھی تجربہ کے طور پر۔" چیزی نے کہا۔ مارک کو اس کے لہجے پر تعجب ہوا اس نے ایرل کی طرف دیکھا۔ لیکن وہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھا۔

چیزی کہہ رہی تھی "ہم اس گیس کو کہیں اور بھی استعمال کر سکتے ہیں اگر ہم نے اسے چھوٹے چھوٹے بینکوں میں ضائع کر دیا۔ تو اس کا کیا فائدہ؟ زیادہ سے زیادہ دو ڈھائی لاکھ ڈالر مل جائیں گے اور یہ کوئی ایسی بڑی رقم نہیں ہے اور جب بینکوں کے

لوٹنے کی خبر پھیل گئی تو پولیس حفاظتی اقدامات سخت کر دے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اس کیس کو کہیں بھی استعمال نہ کر سکیں گے۔ ہمیں صرف ایک مرتبہ بڑا ہاتھ مارنا چاہیئے۔ کیا سمجھے؟"

"لیکن کہاں؟" مارک نے پوچھا۔

سلاگو نے کہا۔ "کیا فورٹ ناکس پر۔؟"

"فورٹ ناکس سے بھی بڑی جگہ۔" جیزی کھڑی ہوتے ہوئے بولی "کل جب ہم اپنے کام سے فارغ ہو جائیں گے تو اس کے بارے میں باتیں کریں گے۔"

سلاگو کو غصہ آگیا۔ "اب کس کا حکم چلے گا؟"

"میرا؟" جیزی نے اطمینان سے جواب دیا۔

نیشنل بینک کی عمارت عدالت کے سامنے واقع تھی۔ بینک روزانہ نو بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک کھلا رہتا تھا۔ اس میں زیادہ تر قصبے کے لوگ آتے تھے۔ نزدیک ہی مچھلی ڈبوں میں محفوظ کرنے کا کارخانہ تھا۔ جہاں کام کرنے والوں کو ہفتہ وار تنخواہ جمعرات کے دن تقسیم ہوتی تھی۔ اس لئے بینک میں اس دن کم کام ہوتا تھا۔ کبھی کبھی تو مس نیٹنگ اور خزانچی کافی دیر تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ صرف صبح کے نو بج کر دس منٹ پر ایک شخص دو سو ڈالر کا ایک چیک کیش کروانے کے لئے آیا تھا۔ پھر بیس منٹ تک کوئی اور نہ آیا۔

نو بج کر پچیس منٹ پر ایک سنہری بالوں والا طویل قامت شخص بینک میں داخل ہوا۔ مس نیٹنگ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور فوراً پہچان گئی کہ وہ قصبے میں نووارد ہے۔ لیکن اگر اسے مارک فلیمنگ کے کرتوتوں کی بابت معلوم ہو جاتا تو اسے

قطعی منہ نہ لگاتی اور پولیس کو اطلاع کر دیتی۔

مارک سیدھا کاؤنٹر پہ پہنچا جہاں سادہ چیک اور اکاؤنٹ کھولنے کے لئے خالی فارم پڑے ہوئے تھے۔ وہ بار بار اپنی ناک پہ رومال رکھ دیتا تھا۔ ایک کونین کے ڈبیئے ہوئے روئی کے ٹکڑے اس کی ناک میں چھپے ہوئے تھے۔ اور جو دوا روئی میں موجود تھی اس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا بس نٹنگ کو ایسا معلوم ہوا جیسے کہ وہ بیمار ہے۔ مارک اکاؤنٹ کھولنے والا فارم بھرتے ہوئے اپنے ان ساتھیوں کی بابت سوچ رہا تھا۔ جو بنک کے عقبی حصہ میں مصروف کار تھے۔

بنک کی عقبی گلی میں کئی رہائشی عمارتیں تھیں جن کے ساتھ باغیچے بھی تھے۔ جب مارک بنک میں داخل ہوا تھا۔ اسی وقت سلاگو اور ایمک اوزار اور گیس کی ٹنکی اٹھائے ہوئے بنک کی عمارت کے عقب میں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے ایئر کنڈیشنر کی مرمت کرنے والوں کا بھیس بدل رکھا تھا۔ سامنے والے باغیچے میں ایک لڑکا اپنی سائیکل ٹھیک کر رہا تھا وہ انہیں دیکھنے لگا۔ اس کے علاوہ وہاں کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔

نو بجکر پینتیس منٹ پہ سلاگو نے اوزاروں کے صندوق پہ کھڑے ہو کر ایئر کنڈیشنر کو ترپال سے ڈھانپ دیا۔ خطرے کا الارم اس سے تھوڑا سا اوپر لگا ہوا تھا۔ سلاگو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ انہیں پولیس سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ ایمک نے گیس کی ٹنکی اٹھا کر سلاگو کو پکڑا دی۔ باغیچہ میں موجود لڑکا اپنی سائیکل کو چھوڑ کر گھاس پہ بیٹھ گیا۔ اور ان کے کام کو دلچسپی سے دیکھنے لگا۔ سلاگو نے گیس سلنڈر کا والو کھولا۔ اور اس کی ٹونٹی ایئر کنڈیشنر کے سوراخ میں ڈال دی۔ لڑکا کھڑا ہو گیا۔ اور گلی عبور کر کے ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور ان کو کام کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔

نو بج کر چالیس منٹ پر جیزی بنک میں داخل ہوئی ۔ اس کی کیڈلک بنک کے سامنے کھڑی تھی ۔ وہ دروازہ میں داخل ہو کر چند لمحوں کے لئے رکی ۔ مارک اسے دیکھ کر مسکراتا ہوا اس کی طرف گیا اور بڑی چالاکی سے اس کے جسم کی آڑ میں دروازے کا ہینڈل گھما دیا ۔ اس طرح وہ مقفل ہو گیا ۔ انہیں اب کوئی خطرہ نہ تھا ۔ سوائے اس کے اگلے چند منٹوں میں بنک کا کوئی گاہک نہ آ جائے ۔

مارک مس نٹنگ کے ڈیسک کی طرف گیا ۔ "میں بنک میں اکاؤنٹ کھولنا چاہتا ہوں"

"کیا آپ یہاں کسی کاروبار کے سلسلے میں آئے ہیں"؟

"جی ہاں ۔"

وہ مس نٹنگ کا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا ۔ اچانک اسے اپنے اعصاب کھنچتے ہوئے محسوس ہوئے ۔

"پتہ نہیں کیا بات ہو گئی ۔" اس نے سوچا ۔ "کہ اب تک گیس آنی شروع نہیں ہوئی ۔"

جب مس نٹنگ اٹھ کر مینجر کے کمرے میں گئی تب بھی مارک کو اس کی چال میں کوئی تبدیلی محسوس نہ ہوئی ۔ "اگر اس دفعہ گیس موثر ثابت نہ ہوئی تو کیا ہو گا ؟" اسے طرح طرح کے واہموں نے آ گھیرا ۔

اچانک دروازہ پر کسی نے دستک دی ۔ مارک اپنی جگہ پر اچھل پڑا ۔ ایک بھاری جسم والا آدمی دروازے کے شیشوں میں سے نظر آ رہا تھا ۔ جیزی اسے ٹالنے کے لئے دروازہ کی طرف گئی ۔

مس نٹنگ نے تعجب سے دروازے پر کھڑے ہوئے آدمی کو دیکھا ۔ اور کہا "وہ اندر کیوں نہیں آ جاتا ؟ پھر مینجر سے مخاطب ہو کر بولی " ارے یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے ؟

کیا سر میں درد ہے ۔؟"

بنک کا منیجر اپنا سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا ۔ اب اس نے بنک کو خطرے کا احساس ہوا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی ۔ گیس اپنا کام کر چکی تھی ۔ وہ بھی لڑکھڑائی اور فرش پر گر پڑی ۔ اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی پھر اس کا چہرہ سفید ہو گیا اور ایک طرف لڑھک گئی ۔ مارک نے اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دیا ۔ پھر اس نے منیجر کو گالی دی مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا ۔ اس کے بعد مارک دروازے کی طرف مڑا ۔ چیرزی گلی کی طرف لپٹ کئے کھڑی تھی ۔ دروازے پر وہ شخص ابھی تک موجود تھا ۔

" پھر یار کہاں ہے؟" چیرزی نے پوچھا ۔ " اس کی طرف سے بھی تسلی کر لو ۔"

" پہلے اس آدمی کو نوٹا لو ۔" مارک تیزی سے بولا ۔

" بہت کوشش کی ہے مگر وہ ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتا ۔ اور ہاں زیادہ باتیں مت کرو ..... کہیں گیس ..... "

لیکن اب کافی دیر ہو چکی تھی ۔ مارک نے ایک کے منع کرنے کے باوجود کئی مرتبہ منہ کے ذریعہ سانس لیا تھا ۔ اس پر غنودگی طاری ہونے لگی ۔ اس کی ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں اور وہ منیجر کی کرسی کے پاس ہی فرش پر بیٹھ گیا ۔ چیرزی کا چہرہ اس کی نظروں میں دھندلا گیا

" مارک ۔"

اس کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی پھر اسے شدید خوف اور غصے کا احساس ہوا ۔ لیکن اس نے دوبارہ بولنے کے لئے منہ نہ کھولا ۔ اس نے نتھنے پھیلا کر ناک کے ذریعہ گہرے سانس لئے ۔ نقاہت کے عالم میں زمین پر بیٹھا رہا ۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا ۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی تھا ۔

"او خداوندا۔ میں نے تمام کئے کرائے پہ پانی پھیر دیا" اس نے اپنے آپ سے کہا۔
پھر اس نے کوشش کر کے اپنے خوف پہ قابو پا یا۔ اور منیجر کے ڈیسک کا سہارا لے کر
اٹھ کھڑا ہوا۔ منیجر اور مس نیٹنگ مومی مجسموں کی طرح نظر آ رہے تھے۔

"کتنا وقت باقی ہے؟ پانچ منٹ یا چار؟ ایمرل کے سلنڈر میں گیس ختم ہونے والی
ہو گی۔" اس نے سوچا۔

"لیکن یہ چیزی کیا کر رہی ہے؟ پھر اسے اس کے پاؤں کی چاپ سنائی دی اس
نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ وہ مس نیٹنگ کے کاؤنٹر پر سے نوٹوں کی گڈیاں اٹھا کر اپنے بڑے
ہینڈ بیگ میں ڈال رہی تھی۔

مارک بدقسمت تمام تجوری تک گیا۔ بوڑھا چوکیدار اپنی کرسی سے لڑھک کر فرش
پہ چاروں شانے چت پڑا تھا۔ تجوری کھلی ہوئی تھی۔ مارک نے تمام رقم سمیٹی اور لا کر چیزی
کے ہینڈ بیگ میں الٹ دی۔ اب صرف دو منٹ باقی تھے۔ مارک نے دروازے کی طرف
دیکھا۔ دروازے پر کھڑا ہوا شخص غائب تھا۔

جب تمام نوٹ ہینڈ بیگ میں ٹھونس دیئے گئے تو مارک نے گہرا سانس لیا۔ چیزی ناک
کے ذریعہ بولی۔ "اب تو تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

مارک نے اثبات کے طور پہ سر ہلا دیا۔ اچانک منیجر کے کراہنے کی آواز آئی۔ مس
نیٹنگ نے بھی کروٹ لی۔ "چند لمحوں میں ان سب کو ہوش آ جائے گا" مارک نے کہا۔

"جلدی سے نکل چلو۔" چیزی بولی۔

مارک نے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ اور وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل
گئے۔ چیزی ہینڈ بیگ اٹھائے ہوئے سیدھی کیڈلک کی طرف گئی۔ قصبہ ویسا ہی پرسکون

تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اس عجیب وغریب گیس کے اثر سے منیجر اور مس نیٹنگ کو ان کی شکلیں یاد نہیں رہیں گی۔ اچانک مارک کو وہ بھورے بالوں والا شخص نظر آیا جو بنک کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہا تھا۔ وہ سڑک کے دوسری طرف سیاہ بالوں والی ایک لڑکی سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ دونوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔ مرد نے اس کی طرف آنا چاہا۔ لیکن لڑکی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روک لیا۔

"جلدی کرو۔" چیری چلائی۔ مارک نے سر ہلایا اور ناک میں سے وہ تکلیف دہ روئی کے ٹکڑے نکالنے لگا۔

"انہیں یہاں مت پھینکنا۔" چیری نے کہا۔ "آؤ جلدی سے کار میں آجاؤ۔ ان دونوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔ کام تو ہو چکا۔ اب ہمیں چلنا چاہیئے۔"

وہ اس کے پاس ہی اگلی سیٹ پر کار میں بیٹھ گیا۔ چیری نے کار سٹارٹ کی اور بڑی ہوشیاری سے اسے موڑتے ہوئے سڑک پر لے آئی۔

"آج کتنی رقم ہمارے ہاتھ لگی ہے؟" مارک نے پوچھا۔

"کوئی خاص نہیں۔ تم تو بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئے۔"

"مجھے اس کا افسوس ہے۔ میں ایرک کی ہدایت بھول گیا تھا۔"

"کوئی بات نہیں۔" چیری بولی۔ "غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے مجھے بھی تم سے باتیں نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔"

وہ گلی میں مڑ گئے۔ ایرک اور سلاگو اپنے سامان کے ساتھ ان کا انتظار کر رہے تھے سلاگو نے گیس کا سلنڈر کار کی ٹنکی میں رکھ دیا۔

بینک کے عقبی دروازے کے پاس نیلی پتلون میں ملبوس ایک لڑکا بے ہوش پڑا تھا۔

"یہ کس طرح بے ہوش ہوا؟" مارک نے پوچھا۔

"کم بخت کسی صورت ٹلتا ہی نہ تھا" سلاگو غرایا۔ "میں نے بھی دو ہاتھ دکھا دیئے"

"کیا وہ تمہیں اچھی طرح دیکھ چکا ہے۔"

ایرک گھبرایا ہوا تھا۔ اس نے کہا "اس نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔ لیکن سلاگو کے ہاتھ لگنے کے بعد وہ بولنے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔"

"مجھے تو خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔" مارک بولا۔ "بینک کے سامنے ہمیں بھی ایک مرد اور ایک عورت نے دیکھ لیا ہے۔"

جیری نے کار گلی سے نکالی۔ مارک پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا۔ وہ مرد اور عورت ایک کار میں بیٹھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد مس ملنگ بینک کے دروازے میں کھڑی ہوئی چیخ رہی تھی لیکن اس وقت تک وہ قصبے سے کافی دور پہنچ چکے تھے۔

۷

ڈیوریل نے اپنی کرایہ پر لی ہوئی کار کھڑی کی اور نیو اورلینز کے وسط میں واقع ایک شراب خانہ میں داخل ہو گیا۔ پٹ لیوانڈی کو قتل ہوئے تین دن گزر چکے تھے۔ لیکن اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

وہ ایک سٹول پر بیٹھ گیا اور شراب کا پیگ منگا کر پینے لگا۔ ایک نوجوان جو کالج کا طالبعلم معلوم ہوتا تھا۔ ڈیوریل کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اور شراب منگوا کر پینی شروع کر دی۔ کچھ دیر تک وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر وہ نوجوان بولا۔

"سام، یہاں کا موسم پسند آیا؟"

"میں یہیں پیدا ہوا تھا۔"

"یہ شراب خانہ کیسا ہے؟"

"بس ٹھیک ہی ہے۔"

"تم میرے دفتر کیوں نہیں آ گئے؟"

"تمہارے ساتھ دوسرے لوگ بھی کام کرتے ہوں گے"

"ہاں کرتے ہیں۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کیا بہت ہی خفیہ کام ہے؟"

"ہاں۔" سام نے کہا۔ "تمہاری رپورٹ کیا ہے؟"

یہ نوجوان نیو اورلینز میں ایف۔ بی۔ آئی کا ایجنٹ تھا۔ واشنگٹن میں کینیڈے نے ڈیوریل کو اس کا نام بتایا تھا۔ وہ اپنے چہرے اور چال ڈھال سے ایک جاسوس نہیں بلکہ ایک وکیل دکھائی دیتا تھا۔ وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔ ایک سال پہلے اس نے چند مجرموں سے مقابلہ کرتے ہوئے کافی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور ایک اشتہاری مجرم کو جو عرصہ سے کئی سنگین مقدمات میں مطلوب تھا۔ گرفتار کرنے کے صلے میں نیو اورلینز میں ایف، بی، آئی کے مشن کا سربراہ بنا دیا گیا تھا۔

"کیا باتیں یہیں پر ہوں گی؟"

"ہاں۔" سام بولا۔

"لیوانمزی کو ہم نے مردہ خانہ میں پہنچا دیا ہے۔ اس بات کا کسی کو پتہ نہیں۔ سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہ گم ہو گیا ہے۔ جب شیرف کو اصل حقیقت کا پتہ چلے گا۔ تو وہ ہم سے بہت ناراض ہو گا۔ ہمیں کب تک اس کی لاش کو پوشیدہ رکھنا ہو گا۔

"بس کچھ عرصہ اور۔"

"اس بیچارے کو بڑی اذیتیں دے کر مارا گیا ہے۔"

"تم نے کچھ پتہ چلایا۔" ڈیوریل نے پوچھا۔

"ایک شخص اس سے ملنے کے لئے آیا تھا اور اسے کار میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ تمہارے بتائے ہوئے حلیئے کے مطابق وہ شخص مارک فلیمنگ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔"

"تمہارے کتنے آدمی فلیمنگ کو تلاش کر رہے ہیں؟"

"کچھ زیادہ آدمی نہیں ہیں۔ کل ملا کر چھ ہوں گے۔ اگر تم کہو تو واشنگٹن سے مزید آدمی طلب کر لئے جائیں ویسے ہم پوری پوری کوشش کر رہے ہیں علاقہ کافی وسیع ہے پھر یہاں چھٹیاں گزارنے کے لئے بھی کافی لوگ آئے ہوئے ہیں اس لئے ہمارا کام اور بھی مشکل ہو گیا ہے کیوں نہ ہم مقامی پولیس سے مدد حاصل کریں۔"

"نہیں ایسا مت کرنا۔ پولیس کو اس کی ہوا بھی نہیں لگنی چاہئیے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "تم اپنے طور پر کوشش جاری رکھو اور وہ جو میں نے تمہیں کچھ فوٹو سٹیٹ دیئے تھے ان کا کیا بنا؟"

"واشنگٹن سے لیبارٹری کی رپورٹ موصول ہو گئی ہے۔ ان میں ایک گیس کا فارمولا درج ہے وہ گیس انسانی اعصاب کو متاثر کرتی ہے اور اس کی کوئی جنگی اہمیت نہیں۔"

"پھر کیوں وہ لوگ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے درپے ہیں؟"

"کون لوگ؟"

"وہی جنہوں نے لیوانڈری کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کیا۔"
ایف۔ بی۔ آئی کے ایجنٹ نے ایک اور جام منگوایا اور ایک گھونٹ بھر کر بولا
"میں اس لاش کا کیا کروں؟"
"اسے اگلے چوبیس گھنٹے پوشیدہ رکھو۔"
"لیکن شیرف طوفان برپا کر دے گا۔ اور اخبارات الگ شور مچائیں گے۔"
"کچھ بھی ہو۔ یہ ضروری ہے وہ لوگ اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ لیوانڈری دلدل میں پھنس کر ہلاک ہو چکا ہے اور کسی کو اصل حقیقت کا علم نہیں۔"
"میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔ بہر حال جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی کیا جائے گا۔ واشنگٹن سے احکامات موصول ہوئے ہیں کہ تمہاری ہدایات پر عمل کیا جائے۔"
جواب میں ڈیوریل نے صرف سر ہلا دیا۔
اب ڈیوریل کو یقین ہو چکا تھا۔ کہ سلاگو بھی اس گروہ میں شامل ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود اس کا بھی پتہ نہ چل سکا تھا کہ کہاں ہے۔ واشنگٹن سے اطلاع ملی تھی۔ کہ تقریباً تین ماہ پہلے نیو یارک میں مارک سلاگو سے ملا تھا۔ اور اس کے بعد سلاگو لاپتہ ہو گیا تھا
تھوڑی دیر کے بعد ڈیوریل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور ایف بی آئی کے ایجنٹ سے رخصت ہو کر شراب خانہ سے نکلا اور گلی میں چلنے لگا۔ گرمی کافی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ ان حالات میں اسے واپس واشنگٹن جا کر اطلاعات فراہم کرنی چاہئیں۔ گلی کے نکڑ پر اس نے اخبار خرید لیا۔ اخبار کی سرخی نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔
"پیشے راؤ بنچ کے نیشنل بنک میں ڈاکہ۔"
خبر میں بتایا گیا تھا۔ کہ یہ ڈاکہ نہایت پراسرار حالات میں پڑا تھا۔ ڈاکہ ڈالنے

والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ ایک گیس نے، جو ائیر کنڈیشنر کے ذریعہ بنک میں داخل کی گئی تھی۔ بنک کے عملہ کو بے ہوش کر دیا۔ یہ لوگ دس منٹ تک بے ہوش رہے۔ اس عرصہ میں چور تقریباً سترہ ہزار ڈالر لے اڑے۔

ڈیوریل فوراً سپیئر راؤنج کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ تقریباً ایک بجے وہاں پہنچ گیا سب سے پہلے وہ اپنے دادا سے ملنے کے لئے گیا۔

"کیا تمہیں اس ڈکیتی کے بارے میں پتہ چلا؟"

"جی ہاں۔ میں انجلینا کو تلاش کر رہا ہوں۔ کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟"

سفید بالوں والا بوڑھا چونکا۔

"سام تم کچھ پریشان سے نظر آتے ہو۔ کیا بات ہے؟ کیا تم اس ڈاکہ کی وجہ سے پریشان ہو؟"

"شاید۔ کیا آپ نے انجلینا کو دیکھا ہے؟"

"انجلینا یہاں آئی تھی وہ تمہیں تلاش کر رہی تھی اس بات کو تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا ہے اس نے تم سے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔ جو اس نے اصرار کرنے کے باوجود مجھے نہیں بتائی میرے خیال میں تمہیں اس سے نہیں ملنا چاہیئے۔"

ڈیوریل نے اس کی طرف دیکھا۔ دادا پوتے دونوں کا قد تقریباً برابر تھا۔

"کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟"

"اس لئے کہ وہ اب بھی تم سے محبت کرتی ہے۔"

"نہیں دادا جان آپکا خیال غلط ہے وہ تو لیوائمزی سے شادی کرنے والی تھی" ڈیوریل نے کہہ تو دیا۔ مگر فوراً ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ اسے یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ لیوائمزی سے شادی کرنے والی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا تھا۔ کہ لیوائمزی زندہ نہیں اور

ڈیوریل اس بات کو چھپانا چاہتا تھا۔ بوڑھا آدمی بہت چالاک تھا۔

ڈیوریل نے بات بتاتے ہوئے کہا ۔ " میرے خیال میں وہ لیوانتھری سے محبت کرتی ہے"

" لیکن اب وہ اس سے شادی نہیں کرے گی ۔ وہ تم کو اپنا فیصلہ بدلنے کی بابت آگاہ بھی کر چکی ہے ۔ کیا میں کچھ غلط کہہ رہا ہوں ؟"

" آپ درست فرماتے ہیں ۔" ڈیوریل نے کہا ۔

" میرا خیال ہے کہ میں نے تمہاری تربیت ٹھیک طرح نہیں کی ۔ تم اتنے ہوشیار نہیں ہو جتنا کہ تمہیں ہونا چاہیئے ۔"

" دادا جان ۔ میں آپ سے نہیں جیت سکتا ۔"

" اچھا اب بتاؤ کہ پیٹ کو کیا ہوا ہے ؟ "

" آپ کو یہ جاننے کی ضرورت نہیں ۔" ڈیوریل نے کہا " اچھا اب یہ بتایئے کہ میں انجلینا سے کہاں مل سکتا ہوں ؟"

" وہ جو سے ملنے کے لئے گئی ہے ۔ پیٹ جو کے ساتھ گیا تھا ۔ جو تو واپس آگیا لیکن پیٹ اس کے ساتھ نہیں ہے ۔ وہ کہاں ہو سکتا ہے ؟"

" یہ جو کہاں رہتا ہے ؟ "

" بات کو ٹالنا تو کوئی تم سے سیکھے ۔ جب تم کسی سوال کا جواب گول کر جاتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تمہیں اس بات کا علم تو ہے ۔ لیکن بتانا نہیں چاہتے ۔ اچھا کوئی بات نہیں ۔ میں اب اصرار نہیں کروں گا ۔ لیکن میری ایک نصیحت یاد رکھنا ۔ انجلینا تمہیں ضرور کسی مصیبت میں گرفتار کروائے گی ۔"

ڈیوریل کو غصہ آرہا تھا ۔ لیکن زبردستی مسکراتے ہوئے بولا " آپ درست فرماتے

ہیں۔ خدا کے لئے اب مجھے انجلینا اور جو کا پتہ بتا دیجئے۔"

"وہ ماما جولیٹ کے شراب خانے میں ملیں گے۔"

"شکریہ دادا جان:"

ماما جولیٹ کا شراب خانہ نزدیک ہی تھا۔ ماما جولیٹ موٹی ادھیڑ عمر عورت تھی اسے فرانسیسی بولنے کا بڑا شوق تھا۔ خاص طور پر ان لوگوں سے جو فرانسیسی نہیں جانتے تھے وہ اس کی غلطیوں کا مذاق نہیں اڑا سکتے تھے۔ وہ ڈیوریل کو بچپن سے جانتی تھی۔ جب وہ شراب خانہ میں داخل ہوا تو اس نے بڑی گرمجوشی سے اس کا خیر مقدم کیا۔

"انجلینا تمہارے لئے ایک پیغام چھوڑ گئی ہے۔"

"اسے گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے؟"

"تقریباً بیس منٹ۔ تم نے بنک کے ڈاکہ کی خبر پڑھی؟" وہ قہقہہ مار کر بولی: "معلوم ہوا ہے کہ وہ تیس ہزار ڈالر لے اڑے ہیں۔"

ڈیوریل نے اس کی غلطی کی تصحیح نہیں کی۔

"انجلینا کہاں گئی ہے؟ کیا اس نے تمہیں بتایا تھا۔ کہ وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی ہے؟ کیا جو بھی اس کے ساتھ تھا؟"

"ہاں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مچھیروں کے کیمپ کی طرف جاؤ۔ وہ تمہیں راستے میں ملیں گے۔ یہ کیا چکر ہے سام؟ کہیں اس سے دل تو نہیں لگا بیٹھے۔" ماما جولیٹ نے شرارت سے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنا سر عزیز ہے ماما۔ عشق میں جوتے پڑنے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔"

ڈیوریل نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ عشق بیکاروں کا مشغلہ ہے۔"

"شکریہ ماما۔"

"دو روز ہوئے ایک پولیس والا شہر سے یہاں آیا تھا۔ اور پٹ اور انجلینا کی بابت پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے کچھ نہیں بتایا۔ یہ شہری بڑے منتفنی ہوتے ہیں۔ مجھے ان سے نفرت ہے، وہ بھولے بھالے دیہاتیوں کو پھانس کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ دھوکہ باز، مکار فریبی کہیں کے"

"تم نے اچھا کیا،" ڈلیوریل نے کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ ایف بی آئی کا ایجنٹ پوچھ گچھ کرنے کے لئے آیا ہوگا۔ ساتھ ہی اسے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اسے کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی ہے۔

وہ کیمپ نزدیک ہی ایک نہر کے کنارے واقع تھا۔ اس کے ذہن میں بہت سے سوالات گردش کر رہے تھے۔ وہ جلد از جلد ان کے جوابات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اول یہ کہ انجلینا اس سے کیوں ملنا چاہتی تھی؟ دوسرا اس نے اس کا انتظار کیوں نہیں کیا؟ تیسرے یہ کہ وہ جو کے ساتھ کیوں پھر رہی تھی؟

ڈلیوریل سست رفتاری سے کار چلاتے ہوئے کیمپ کے پاس سے گزرا لیکن اسے انجلینا کی کار کہیں نظر نہ آئی۔ وہ کچھ آگے جا کر ایک موڑ مڑا تو اتنے میں انجلینا کی کار درختوں کی اوٹ میں کھڑی ہوئی نظر آئی۔ وہ کار روک کر باہر نکل آیا۔ اور واپس کیمپ کی طرف چل دیا۔ کیمپ کے بار میں صرف تین آدمی موجود تھے ان میں سے ایک بار کا مالک تھا اور دو اور آدمی تھے اسے انجلینا اور جو کہیں نظر نہ آئے۔ وہ ایک کونے میں جا بیٹھا اور بیئر منگوا کر پینے لگا۔

اسے یقین تھا کہ بنک میں ڈاکہ ایرک اور فلیمنگ نے ڈالا تھا۔ ڈلیوریل کو بنک سے لوٹی جانے والی رقم کی کوئی فکر نہ تھی۔ بلکہ اسے صرف طریقۂ واردات سے دلچسپی تھی وہ ان کے اگلے منصوبوں کی بات جاننا چاہتا تھا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب چھوٹے قصبوں

میں اس قسم کی وارداتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا. لیکن ایمرک بے وقوف نہ تھا۔ اسے معلوم تھا. کہ یہ سلسلہ عارضی ثابت ہو گا۔ اور جلد ہی لوگ چوکنے ہو جائیں گے ایمرک کا مقصد صرف بنکوں کو لوٹنا نہیں ہو سکتا وہ کیا کرنا چاہتا تھا؟ اس کا اندازہ لگانا فی الحال بہت مشکل تھا

وہ انجلینا کی بابت بھی فکر مند تھا. وہ کہاں تھی؟ اور وہ جو کے ساتھ اس جگہ کیوں آئی تھی؟ یہ سوالات اسے پریشان کر رہے تھے۔

"سام!"

اچانک اسے انجلینا کی آواز سنائی دی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا۔ وہ بار کے دروازے کی دوسری جانب تیز دھوپ میں کھڑی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر نہر کی طرف چلنے لگی۔ تیز دھوپ میں اس کے سیاہ بال چمک رہے تھے۔ اس کا چہرہ کولیسے لٹھے کی طرح سفید تھا.

"کیوں؟ کیا بات ہے؟" ولیریلی نے پوچھا۔ "تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"جو نے ان لوگوں کو دیکھا تھا۔" انجلینا نے جلدی جلدی کہا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ وہ کہیں سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اس کی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا.

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ کہنا ہے اطمینان سے کہو."

"بنک میں ڈاکہ ڈالنے والوں میں سے ایک تو خوبصورت عورت تھی۔ اور دوسرا ایک مرد تھا. جو نے انہیں بنک کے اندر دیکھا تھا۔ اور بعد میں انہیں بھاگتے ہوئے دیکھا تھا. لیکن اس وقت وہ یہ نہ سمجھ سکا. کہ وہ بنک کو لوٹ رہے تھے وہ انہیں دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی اور اطلاع اس لئے نہیں دی. کہ کہیں اس عرصہ میں وہ غائب نہ ہو جائیں پھر وہ باہر

نکلے تو جو نے مجھے بلوا لیا تھا۔ میرا سٹور وہیں قریب ہی واقع ہے ہم دونوں نے ایک کار میں ان کا تعاقب کیا۔ پہلے وہ ماما جوبیٹ کے بار میں گئے۔ میں موقعہ پا کر تم سے ملنے تمہارے دادا کے پاس گئی۔ تم وہاں موجود نہ تھے۔ پھر میں پیغام چھوڑ کر ماما جولیٹ کے شراب خانہ میں آئی۔ پھر ہم دونوں ان کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک آ پہنچے وہ سامنے والی کیبن لنگ انہیں کی ہے؟"

"ہوں" ڈیوریل نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "جو اس وقت کہاں ہے؟"

"اسے وہ لوگ پکڑ کر لے گئے ہیں" انجلینا تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر کہنے لگی "مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ہی پیٹ کو غائب کیا تھا۔ تم ہی بتاؤ اب کیا کیا جائے سام؟"

"وہ جو کو کہاں لے گئے ہیں؟"

"اس کیبن میں" انجلینا نے ایک کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جب ہم کیبن پہ کان لگائے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ تو مردوں نے ہمیں دیکھ لیا۔ اس کے پاس پستول تھا۔ میں بھاگ کھڑی ہوئی۔ لیکن جو کھڑا رہا تاکہ مجھے بچ نکلنے کا موقعہ مل سکے۔"

"کیبن میں تم نے کیا باتیں سنیں؟"

"کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔" انجلینا نے کہا "شاید وہ ہماری یا پیٹ ہی کی باتیں کر رہے تھے۔ پتہ نہیں اب وہ جو کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہوں گے۔"

"تم نے پولیس کو اطلاع دی۔"

"نہیں ابھی تک تو نہیں دی۔"

اسی لمحہ ڈیوریل کو نیو اورلینز میں ایف۔ بی۔ آئی کے ایجنٹ کا خیال آیا۔ بار میں ٹیلیفون موجود تھا۔ لیکن فون کرنے میں کافی وقت لگنے کا امکان تھا۔ کسی اور جگہ سے مدد حاصل کرنے

کے لئے ان کے پاس وقت نہ تھا۔ وہ انجلینا کی طرف مڑا اور اسے ایف، بی، آئی کے ایجنٹ کا فون کا نمبر بتاتے ہوئے بولا۔"

"جلدی سے عقبی دروازے سے باہر چلی جاؤ۔ اس طرح کہ تمہیں کوئی دیکھنے نہ پائے اور اس نمبر پر فون کر کے بتانا کہ ہم یہاں پر ہیں۔ اسے یہ بھی کہہ دینا کہ بوتل کا منہ بند کر دے۔"

"بوتل کا منہ؟"

"تم یہی کہنا۔ وہ سمجھ جائے گا۔"

انجلینا نے اسے شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا۔ "تم کیا کرنے لگے ہو؟"

"کچھ نہیں۔ فی الحال میں یہیں آس پاس رہوں گا۔"

وہ ڈیوریل سے جدا ہوتے ہوئے ڈر رہی تھی۔ بہر حال کچھ ہچکچاہٹ کے بعد وہ روانہ ہو گئی اس کے جانے کے بعد ڈیوریل مڑا اور نیم دائرے کی صورت میں ایک لمبا چکر لگاتے ہوئے کیبنوں کے دوسرے سرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے خیال میں بہتر صورت یہ تھی کہ ایف بی آئی کے ایجنٹ کا انتظار کیا جاتا۔ لیکن اسے جو کی طرف سے فکر لگا ہوا تھا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسے مار ڈالیں۔" اس نے سوچا۔ "ہو سکتا ہے کہ وہ موت کے گھاٹ اتر چکا ہو۔ اس کے زندہ ہونے کے امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر میں نے انتظار کیا۔ تو اس کے زندہ بچ نکلنے کے امکانات معدوم ہوتے چلے جائیں گے۔" ڈیوریل اس شریف ماہی گیر کو بچپن سے جانتا تھا۔ اسے جو پر تشدد کے خیال سے وحشت ہو رہی تھی۔ اس تمام علاقے کو گھیرے میں لینے اور جو کو بچانے کے انتظامات کرنے میں کم از کم بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ صرف ہو گا۔ لیکن اتنا عرصہ انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا جو کی زندگی بچانے کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔

وہ تیز تیز چلنے لگا۔ اس کا ہاتھ جیب میں پڑے ہوئے پستول پر تھا۔ جب وہ کیبن کے نزدیک

پہنچا تو قدموں کی چاپ کے سوا کچھ سنائی نہ دیا۔ کچھ دیر کے بعد کسی کے بڑبڑانے کی آواز آئی اور پھر کوئی چیز زور سے فرش پر گری۔ کھڑکی سے روشنی اندر جا رہی تھی اس لئے وہ اندر جھانک بھی نہیں سکتا تھا۔ اچانک اسے انجلینا کی چیخ سنائی دی۔

اگلے ہی لمحہ وہ بجلی کی طرح شراب خانہ سے باہر نکلی اور تیز رفتاری سے بھاگتی چلی گئی ایک پستہ قد بھینسے جیسا جسم رکھنے والا آدمی اس کے پیچھے تھا۔ وہ موٹاپے کے باوجود بڑی تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ اس نے انجلینا کو کندھے سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔ انجلینا زمین پر گر پڑی۔ وہ اب بھی چیخ رہی تھی۔ ڈیوریل کو اس آدمی کے ہاتھوں میں ایک تیز دھار چاقو چمکتا ہوا نظر آیا۔ اور ساتھ ہی اس کے پستول نے شعلہ اگلا۔ اس نے ہاتھی جیسے شخص کی کلائی کا نشانہ لے کر گولی چلائی تھی۔ لیکن وہ چاقو کو تھی۔ چاقو دور جا گرا۔ آدمی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ فرط حیرت سے اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ انجلینا نے ہاتھوں کے بل رینگ کر بھاگنا چاہا۔ لیکن وہ اس کی طرف سے غافل نہ تھا۔ اس نے اسے کندھے سے پکڑ کر ایک جھٹکے کے ساتھ اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔ ڈیوریل آگے بڑھا۔

"اسے چھوڑ دو سلاگو۔" اس نے کہا۔

سلاگو انجلینا کی آڑ میں کیڈلک کی طرف پیچھے ہٹنے لگا۔ ڈیوریل نے قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ اسے اپنے پیچھے آہٹ سی محسوس ہوئی اس نے اپنی آنکھوں کے گوشوں سے ادھر دیکھا ایک آدمی اس کے سر پر پستول کی ضرب لگانے ہی والا تھا۔ اس نے کمال ہوشیاری سے یہ وار اپنے کندھے پر لیا۔ ضرب شدید تھی۔ اسے ایسا لگا۔ کہ اس کا وہ ہاتھ جس میں اس نے پستول پکڑ رکھا تھا۔ ناکارہ ہو گیا ہو۔ اس کے ہاتھ سے پستول گر گیا۔ گھٹنوں کے بل زمین پر گرتے ہوئے بھی اس نے حملہ آور کو دبوچ لیا۔ یہ شخص مارک فلیمنگ تھا۔ اس کی توجہ تمام سلاگو اور انجلینا کی طرف ہی تھی۔ اور اسے فوراً اپنی اس بد احتیاطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس کے سینے پر زور سے ٹھوکر ماری۔ وہ پھر زمین پر گر گیا۔ لیکن پھرتی سے قلابازی کھا کر اٹھا اور زمین پر پڑا ہوا اپنا پستول حاصل کرنے کے لیے چھلانگ لگائی۔ لیکن مارک نے ٹھوکر مار کر پستول دور پھینک دیا۔ اب وہ اس کا نشانہ لے رہا تھا۔ اچانک دروازہ کھلا اور ڈیوریل نے دیکھا کہ ایمک اور ایک سنہرے بالوں والی لڑکی باہر نکلے اور تیزی سے کیڈلک کی طرف گئے۔ سلاگو نے انجلینا کا ہاتھ موڑ کر اس کی پشت سے لگا دیا اور وہ اسے کار کی طرف دھکیلنے لگا۔

جو کا کہیں پتہ نہ تھا۔

"کھڑے ہو جاؤ۔" مارک نے درشت لہجے میں حکم دیا۔ اس کے ساتھ اعشاریہ اڑتیس کولٹ کی نالی ڈیوریل کے سینے کے بالکل سامنے تھی۔

"اٹھو جلدی کرو۔"

ڈیوریل کھڑا ہو گیا۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ایمک نے چیخ کر سلاگو کو بلایا۔ لڑکی پہلے ہی کار میں بیٹھ چکی تھی۔ وہ بھاگنے والے تھے اچانک ڈیوریل کو خیال آیا کہ وہ انجلینا کو یرغمال کے طور پر اپنے ساتھ لے جائیں گے اس کو بچانا بہرحال ضروری تھا۔ اگر کوئی دوسرا موقع ہوتا تو وہ اس کو بچانے کی کوشش نہ کرتا۔ کیونکہ اس کے پیشے نے اسے یہی سکھایا تھا۔ کہ وقت پڑنے پر اپنی جان بچائی جائے۔ لیکن وہ اس منحوس گروہ پر انجلینا کو قربان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ ایک ہاتھ مارک کے اس ہاتھ پر مارا جس میں وہ پستول تھامے ہوئے تھا۔ پستول دور جا گرا۔ ڈیوریل مارک پر پل پڑا۔ دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ اسی لمحہ انجلینا نے اپنا ہاتھ سلاگو کی گرفت سے آزاد کرا لیا۔ اور بھاگ نکلی۔ وہ سیدھی بار کے دروازے کی طرف گئی جہاں بہت سے لوگ کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ سلاگو اس کے پیچھے بھاگتے ہی

والا تھا۔ کہ ایمی نے چیخ کر اسے ایسا کرنے سے روکا۔ وہ دوڑتے دوڑتے رک گیا پھر مڑا اور کیڈلک کی طرف چل دیا۔

اس عرصے میں مارک اور ڈیوریل میں لڑائی ہوتی رہی۔ اچانک ڈیوریل نے دو زوردار مکے مارک کے جبڑوں پر رسید کئے اس طرح کہ اسے دن میں تارے نظر آنے لگے، وہ کار سے جا ٹکرایا۔ ڈیوریل اس کے اوپر جا گرا۔ سنہری بالوں والی لڑکی کار سے نکلی، ڈیوریل یہ نہ دیکھ سکا۔ کہ اس کے ہاتھ میں کیا تھا۔ اس نے ایک نظر نجلینا کو دیکھا جو کار میں گھس رہی تھی۔ اچانک کوئی چیز اس کے سر سے ٹکرائی۔ عین اسی لمحہ کیڈلک ایک جھٹکے کے ساتھ سٹارٹ ہوئی اور تیزی سے اس کے پاس سے گزر گئی۔ ڈیوریل سر سے پاؤں تک گرد میں اٹ گیا۔ اگر وہ اچھل کر ایک طرف نہ ہٹ جاتا تو کار نے اسے کچل ہی دیا ہوتا۔ بچتے بچتے بھی اس کی ٹانگ کار کے پہیے سے ٹکرائی اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے کسی نے اس کی ٹانگ پر لوہے کا ڈنڈا مارا ہو۔ اسے سخت تکلیف کا احساس ہوا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ کہنیوں اور گھٹنوں کے بل زمین پر پڑا اپنا سر بڑا کر ہوش میں آنے کی کوشش کرنے لگا۔ نیم بے ہوشی کے عالم میں اس نے دیکھا کہ کار رکی، دروازہ کھلا، وہ سنہری بالوں والی لڑکی نے مارک کو اٹھا کر کار میں ڈالا۔ ڈیوریل نے ایک مرتبہ پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ چند ہی قدم کے فاصلے پر اس کا پستول پڑا تھا۔ لیکن وہ اس تک نہ پہنچ سکا۔ وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ کار کا انجن زور سے گرجا اور دوسرے ہی لمحہ کار فراٹے بھرنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

۸

ڈیوریل بڑی مشکل سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اسے اپنے زخموں اور پٹائی کا افسوس نہ تھا۔

افسوس تو اس بات کا تھا کہ شیطان بچ کر نکل گئے تھے۔ انجلینا دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی
"کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ سام؟"

"نہیں۔" اس نے اپنا پستول زمین سے اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کمبخت بچ کر نکل گئے
پھر وہ مڑا اور انجلینا سے مخاطب ہوا۔ "کیا تم نے فون کر دیا تھا؟"

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔ "نہیں۔ مجھے اس کا موقع ہی نہیں ملا۔ اسے معلوم تھا کہ میں اور جوان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ یارمیں ایک وحشی جانور کی طرح مجھ پر جھپٹا۔ بالکل ریچھ کی طرح.....۔" اس کی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔ پھر اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ "جو کہاں ہے؟ کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟"

"میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ اس دوران تم ایف بی آئی کے ایجنٹ کو فون کر دو اور شیرف کو بھی بلا لو۔ ہمیں تمام سڑکوں کی ناکہ بندی کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہوگی۔" یہ کہہ کر وہ اس کیبن میں گھس گیا۔ جس میں ایمرک اور مارک وغیرہ ٹھہرے ہوئے تھے۔

کیبن میں داخل ہوتے ہی اس نے دیکھا۔ کہ بستر اور کپڑے بکھرے پڑے تھے۔ وہ سوٹ کیس بھی کھلے پڑے تھے۔ جو وہ جلدی میں بھاگتے ہوئے چھوڑ گئے تھے۔ ڈیوریل نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔ غسل خانے سے کسی کے کراہنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ غسل خانہ کی طرف گیا۔ وہاں جو سیڑھیوں میں جکڑا پڑا تھا۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ اور ہاتھوں پر چاقو کے گہرے زخم تھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیسے اس نے اپنا سر بچانے کے لئے چاقو کے وار ہاتھوں پر لئے ہوں۔ دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں غائب تھیں اسے سخت ایذا دی گئی تھی۔

"فکر کی کوئی بات نہیں۔" ڈیوریل نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اب میں آ گیا ہوں۔"
ڈیوریل نے جھک کر اس کے منہ سے کپڑا نکال دیا۔ اس کے منہ سے خون نکل کر قمیض پر

گرنے لگا۔ وہ نقاہت سے کراہا اور ڈیوریل کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟" ڈیوریل نے کہا۔ "ہمت کرو۔ تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے"

"ہائے .... " جو نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا۔ "وہ چاقو والا آدمی تو بالکل وحشی تھا وہ ہنس ہنس کر میرا گوشت کاٹتا رہا۔ انجلینا کہاں ہے۔"

"وہ پولیس کو فون کرنے کے لئے گئی ہے۔ تم یہیں ٹھہرو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم ان لوگوں کا پیچھا کرو۔ بچ کر نہ نکلنے پائیں"

"میں انہیں پکڑنے کی مقدور بھر کوشش کروں گا۔ جو۔" ڈیوریل نے کہا۔ "اطمینان رکھو وہ ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔"

اس واقعہ کے تین گھنٹے بعد ڈیوریل پیٹے راڈیج کے نیشنل بنک میں جا پہنچا اور اس کے دروازے کے بنچ پر بیٹھ کر ایف بی آئی کے ایجنٹ کا انتظار کرنے لگا۔ وہ قصبہ، وہ چوک حتیٰ کہ وہ پتھر کا بنچ جو بنک کے دروازے کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ اس کے لئے غیر مانوس نہ تھے۔ اسے کئی سال پہلے کی وہ رات بھی اچھی طرح یاد تھی۔ جب وہ انجلینا کے ساتھ اسی بنچ پر بیٹھا تھا۔ اسی جگہ اس نے سب سے پہلے انجلینا سے پیار کیا تھا۔ لیکن اب حالات بالکل بدل چکے تھے لڑکپن کا زمانہ گزر چکا تھا۔ وقت اور زمانے نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا تھا۔ شام کے پانچ بجے ایف بی آئی کا ایجنٹ آ پہنچا۔ اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"ان کا کچھ پتہ چلا؟" ڈیوریل نے دریافت کیا۔

"تمام سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔ پھر بھی وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے" ایجنٹ نے کہا۔

"انہوں نے جلد ہی کیڈلک کو چھوڑ دیا تھا۔ اور شاہراہ پر چلتے ہوئے ایک فورڈ کار کو

روک کر اس میں بیٹھے ہوئے جوڑے کو مار پیٹ کر ان سے گاڑی چھین لی۔ اب وہ بیچارے ہسپتال میں ہیں۔ تقریباً تین میل تک انہوں نے اس کار میں سفر کیا۔ پھر ایک علاقے کے جھونپڑے کے نزدیک اس کار کو بھی چھوڑ دیا۔ اور اس ملاح کو ڈرا دھمکا کر اس کی کشتی میں نہر پار کر گئے اس طرح سڑک کی بجائے نہر کے راستے فرار ہوئے۔ دوسری طرف ہم سڑکوں پر ان کو ڈھونڈتے رہے۔ شیرف نے ہماری پوری پوری مدد کی۔ اب آس پاس کی تمام ریاستوں کو مطلع کر دیا گیا ہے ضلع بھر کی پولیس پہنچ گئی ہے ملاح نے بتایا ہے۔ کہ وہ تقریباً دس میل تک نہر میں چلنے کے بعد ایک سڑک کے قریب کشتی سے اتر گئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اسی وقت نیوا ورلینز میں ہیں وہ ضرور وہاں سے بھی نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے۔"

"ہوسکتا ہے کہ اب وہ اکٹھے نہ ہوں بلکہ الگ الگ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کریں"۔ ڈیوریل نے کہا۔

"جی ہاں یہ بھی ممکن ہے۔ وہ ملاح ابھی ہسپتال میں ہے ان بدمعاشوں نے اس کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے۔ اس کی حالت نازک ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو انسانوں پر تشدد کرنے میں لطف آتا ہے۔"

"یہ سب سلاگو کی کارستانی ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ کیا تم نے بینک کے عملے سے ڈاکے کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے۔؟"

"جی ہاں۔ لیکن کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی۔ اس وقت وہ سب بے ہوش ہو گئے تھے اس گیس کا نہ تو کوئی مزہ تھا نہ کسی قسم کی بو تھی۔ ہم نے علاقے کے تمام بینکوں کے ایئر کنڈیشنر ہٹانے اور روشندانوں کی حفاظت کرنے کی ہدایات دے دی ہیں۔"

ڈیوریل نے سر ہلا دیا۔ وہیں سے بادل گرجنے کی آواز سنائی دی۔

وہ اپنا سامان لینے کے لئے اپنے دادا کے اسٹیمر پر گیا۔ اب اس کا یہاں رہنا بے کار تھا یہاں رہ کر وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ اس کے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے تھے۔ انجلینا کے ساتھ ہمدردی اسے خاصی مہنگی پڑی تھی۔ اسے جذبات سے مغلوب نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر میکینی کو اسباب کا پتہ چلے گا۔ کہ اس نے ایک حسین لڑکی کو بچانے کے لئے مجرموں کو بچ نکلنے کا موقعہ دیا تو کتنا ناراض ہوگا۔ ایسے معاملات میں دل سے زیادہ دماغ کی ہدایات پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے جاسوسی کے پیشے میں نرم لبوں کی مٹھاس اور پہلی محبت کی حسین یادوں کو کوئی اہمیت حاصل نہیں یہ بھی ممکن تھا۔ کہ سلاگو انجلینا کو یرغمال کے طور پر اپنے ساتھ لے جاتا اور بعد میں اسے قتل کر دیتا۔ کیا وہ یہ خطرہ مول لے سکتا تھا۔ نہیں۔ اس نے انجلینا سے محبت کی تھی وہ اسے مصیبت میں پھنسا ہوا دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے اپنے دل کی ہدایات پر عمل کیا تھا۔ اور ان کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر کے انجلینا کو بچ نکلنے کا موقعہ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انجلینا تو بچ گئی لیکن مجرم بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

"ریمونڈ! کیوں کیا سوچ رہے ہو؟" اس کے دادا نے جو انجن روم کے قریب کھڑا تھا پوچھا۔ اس کے بال کالی گھٹاؤں کے پس منظر میں کچھ زیادہ ہی سفید نظر آ رہے تھے۔

"تم ٹھیک تو ہو بیٹے؟" اس نے کہا۔ "انجلینا نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں کیا کچھ ہوا تھا وہ لوگ تمہاری کوشش کے باوجود بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔" بوڑھے کی آنکھوں سے پریشانی جھلک رہی تھی۔

"جی ہاں۔ دادا جان۔" ڈیوریل نے کہا۔ "اور یہ سب انجلینا کی وجہ سے ہوا۔

"تم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اسے کوئی گزند پہنچے۔"

"جی ہاں۔ یہ بہت برا ہوا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے میں نے پلیگ کے جراثیم چھوڑ دیئے ہیں پتہ نہیں وہ کس کس کو نقصان پہنچائیں گے۔ اگرچہ میرا کام انکو پکڑنا نہیں بلکہ ان کے پروگرام

کا پتہ چلانا ہے لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے۔ کہ مجھے اس غلطی کی بڑی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔" ڈیوریل کو اچانک اپنے دادا پر بڑا پیار آیا۔" مجھے افسوس ہے کہ میں یہاں زیادہ دیر ٹھہر کر آپ کی خدمت نہیں کر سکتا۔ میں واپس واشنگٹن جا رہا ہوں۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ کیا انجلینا بھی تمہارے ساتھ جا رہی ہے؟"

"جی نہیں۔"

"بہتر ہو گا کہ تم جلد از جلد اس سے بات کر لو۔ وہ تمہارے کیبن میں موجود ہے۔ وہ بڑی ضدی عورت ہے۔ ایک مرتبہ فیصلہ کر لے تو اس سے ٹلتی نہیں۔ اس سے بحث کر کے اسے قائل کرنا بہت مشکل ہے۔"

"میں ابھی اس سے بات کرتا ہوں۔"

"اس نے کبھی بھی پٹ لیوانزی سے محبت نہیں کی۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے اس کی جان بچائی ہے لیکن اس کا مطلب تو نہیں کہ وہ تم سے چپک کر رہ جائے وہ ایک عجیب عورت ہے اور مردوں کی طرح اپنے فیصلہ پر قائم رہتی ہے وہ کبھی تم سے اپنے گہرے لگاؤ کو ختم نہیں کر سکی۔ پٹ سے شادی پر رضامند ہو جانے کے باوجود وہ تمہارا انتظار کر رہی تھی وہ تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے ساتھ جانے پر مصر ہے۔"

"دادا جان۔ میں اسے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔"

ڈیوریل زینہ سے اتر کر ڈیک پر گیا اور پھر ڈرائنگ روم میں سے ہوتا ہوا اس کمرے میں داخل ہوا جو بچپن میں اس کے زیر استعمال رہا تھا۔

انجلینا اس کے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک بجلی چمکی اور ایک لمحے کے لئے تمام کمرہ نیلی روشنی میں نہا گیا۔ اس کے بعد بادل اتنے زور سے گرجا کہ اس کے پیروں کے نیچے فرش بھی ہلتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے ایک کونے میں اپنے سوٹ کیس کے ساتھ ایک اور سوٹ کیس بھی نظر آیا۔

"انجلینا؟"

انجلینا نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ہلکے نیلے رنگ کا چست لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ جس میں سے اس کے جسم کا ہر زیروبم نمایاں تھا۔

"سام۔ کیا تم واپس واشنگٹن جا رہے ہو؟"

"ہاں۔ لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"؟

"وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے؟ کیوں؟ کیا میں کچھ غلط کہہ رہی ہوں؟"

"میرے سوال کا جواب دو۔" ڈیوریل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارے دادا نے تمہیں بتا دیا ہے۔ مسٹر ڈیوریل میں نے اپنا سٹور بند کر دیا ہے اور ان بدمعاشوں کو تلاش کرنے کے لئے میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔"

"کیوں؟"

"انہوں نے پٹ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے میں اسے کبھی بھی بھلا نہیں سکتی۔"

"تم میری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" ڈیوریل نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ بلکہ تمہاری وجہ سے میرے کام میں رکاوٹیں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ تم میرے لئے مزید مشکلات پیدا کر دو گی۔ میرا خیال ہے کہ تم یہیں پر ٹھہرو اور مجھے یہ کام کرنے دو۔"

"نہیں۔ میں یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتی۔ میرا فیصلہ اٹل ہے اب کوئی چیز میرا ارادہ نہیں بدل سکتی۔" اس نے اپنا اسکرٹ اٹھایا اور لمبا تیز دھار والا چاقو جو اس کی ران سے بندھا ہوا تھا نکال لیا۔ "میں اسے استعمال کر سکتی ہوں۔ میں ان سے پٹ کے قتل کا بدلہ لے کر رہوں گی۔ میں قاتل کو اس بیدردی سے قتل کروں گی جیسی بیدردی سے اس نے پٹ کو قتل کیا تھا۔"

"تو تم سلاگو سے وہی سلوک کرنا چاہتی ہو جو اس نے پٹ کے ساتھ کیا۔" ڈیوریل نے کہا

"گویا کہ تم بھی سالگو بننا چاہتی ہو۔"

"شاید۔"

"لیکن تم ایسا نہیں کر سکتیں۔" وہ بولا۔ "تم یہاں محفوظ ہو۔ وہ لوگ یہاں واپس نہیں آئیں گے۔ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ تم انہیں پہچانتی ہو کیونکہ اب وہ اس علاقے میں کوئی واردات نہیں کریں گے۔ معلوم نہیں کہ اب وہ کہاں ہیں شاید شمال کی طرف گئے ہیں۔ ممکن ہے کسی اور طرف نکل گئے ہوں۔ یہ ایک وسیع ملک ہے ان کا سراغ لگانا بہت مشکل ہے اس کام کے لئے ہمیں بہت سے آدمیوں کی مدد درکار ہوگی۔ ایسی صورت میں کیا کر سکتی ہو؟ میں اپنے کام میں مصروف ہوں گا۔ تم میری راہ میں رکاوٹیں پیدا کرو گی تمہاری موجودگی میں میں کچھ نہیں کر سکوں گا۔"

"کچھ بھی کہو۔ میں ضرور جاؤں گی۔" وہ بولی۔ "اور اگر تم نہیں مانو گے تو میں اکیلی ان کا پیچھا کروں گی اور اپنے طور پر ان کا پتہ چلانے کی کوشش کروں گی۔"

"تم کیسے ان کا پتہ چلاؤ گی۔"

وہ کھڑی ہو گئی اور چاقو پھر اسکمرٹ کے نیچے ران کے ساتھ اڑس لیا اس نے کیبن کے دروازے میں کھڑے ہو کر ڈیوریل کی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں اس کی لمبی پلکیں اس کے لال لال رخساروں پر جھکی ہوئی تھیں

"یہ عورت اپنے ماحول کا ایک حصہ ہے۔" ڈیوریل نے اپنے آپ سے کہا۔ "اس کی رگوں میں خانہ بدوشوں کا خون دوڑ رہا تھا۔ وہ ضرور قاتلوں سے انتقام لے گی۔ خانہ بدوش بدلے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہی ان کی فطرت ہے وہ اپنے طریقے سے انصاف کے تقاضے پورے کرے گی۔ خانہ بدوش بزرگوں کی روایات کو نبھانا اس کی فطرت میں داخل ہے وہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ خون کے بدلے خون کی قائل ہے۔"

"میری بات سنو سام" وہ پرسکون انداز میں بولی۔ "شاید تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ لیکن یہ میرے لیس کی بات نہیں۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ تم میرے مزاج و طبیعت سے واقف ہو اور میرا خیال ہے کہ میں بھی تمہاری فطرت سے آگاہ ہوں۔ اگرچہ بچپن کے دن گزر چکے ہیں۔ میں گزرے ہوئے دنوں کو نہیں بھولی ہوں۔ میں تم سے جھوٹ نہیں بولتی حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے میرے جذبات اب بھی وہی ہیں جو اس زمانہ میں تھے میں جانتی ہوں۔ کہ تمہارے لئے میں وہ نہیں رہی جو پہلے تھی۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔ خانہ بدوش عورت جس مرد سے محبت کرتی ہے اس سے مرتے دم تک محبت کرتی رہتی ہے۔" یہ کہہ کر وہ تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر کہنے لگی۔

"اور پھر میں تمہارے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہوں۔ مجھے ان سب کے نام معلوم ہیں اگر یقین نہیں تو سنو ان میں سے ایک کا نام فلیمنگ ہے، دوسرے کا نام سلاگو۔ تیسری جیزی ہے جو چوتھے آدمی کورین کی بیوی ہے یہ نام پیٹ نے مجھے اس وقت بتائے تھے جب وہ زخمی حالت میں پڑا ہوا ملا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس وقت تمہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ اور یہ معلومات اپنے تک محدود رکھی تھیں اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ اس معاملے میں تمہاری دلچسپی کے اسباب سے واقف نہیں تھی مجھے معلوم ہے کہ پیٹ کی موت کا سبب وہ کاغذات تھے جو وہ جرمنی سے لایا تھا۔ وہ کاغذات کافی اہم تھے۔ لیکن مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں مجھے تو صرف خیال آتا ہے کہ پیٹ کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا۔ وہ مجھ سے شادی کرنے والا تھا۔ اگرچہ میں اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔ بہرحال میں اس سے شادی پر رضامند تھی۔ شاید اس کے ساتھ میری زندگی اچھی طرح گزر جاتی۔ پھر قاتلوں نے ہماری زندگی میں طوفان برپا کر دیا۔ میں انہیں کبھی معاف نہیں کر سکتی وہ میری خوشیوں کے قاتل ہیں میں ان سے بدلے کر رہوں گی چاہے اس کے لئے مجھے اپنی جان سے بھی ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں۔ تم شیرف، ایف بی آئی کے ایجنٹ

اس کام کو نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ قاتلوں نے تمہارا کچھ نہیں بگاڑا ہے انہوں نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ میری زندگی میں تلخیوں کا زہر گھولا ہے میں اس کا انتقام ضرور لوں گی میں نے اپنے طور پر کچھ چھان بین کی ہے۔"

"کہاں چھان بین کی ہے؟"

"نیو اورلینز میں۔ میں نے وہاں سلاگو اور فلیمنگ کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے سام تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ یہ علاقہ ہر قسم کے مجرموں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہے میں ان میں سے کئی ایک کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ میں نے معاوضہ پر ان کے کئی کام بھی کئے ہیں۔ تم یہ سن کر حیران تو نہیں ہوتے؟"

"نہیں تو۔" سام نے کہا۔

انجلینا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس علاقے میں کافی اہم شخصیت ہوں۔ میں ماما کے سٹور کی مالکہ کی حیثیت سے علاقہ کی معمول ہستیوں میں شمار ہوتی ہوں میرے پاس روپے پیسے کی کمی نہیں ہیں نے کئی ایسے کاروباروں میں روپیہ لگایا ہے جن کو شریف پسند نہیں کرتا۔ بہت سے لوگ میرے مقروض ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے اثرورسوخ سے کام لیتے ہوئے اپنے طور پر پوچھ گچھ کی ہے۔ اور مجھے کچھ سوالوں کے جوابات بھی مل گئے ہیں اب میں سلاگو اور فلیمنگ کے بارے میں اتنا کچھ جانتی ہوں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے معلوم ہے کہ کس جگہ سے ان کی تلاش شروع کرنا چاہیئے۔ اب میں شمال کی طرف جا رہی ہوں شاید مجھے وہاں کچھ اور سوالوں کے جواب مل جائیں۔"

"میں تمہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔" ڈیوریل نے کہا۔

"میں اپنی مرضی کی آپ مختار ہوں۔ مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔"

"ضد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم اس طرح میری راہ میں مزید مشکلات پیدا کرو گی۔"

" وہ کیسے ؟ تمہارا خیال ہے کہ میں غلط جگہ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر کے ان کو چوکنا کر دوں گی ! نہیں ، میں اتنی بے وقوف نہیں ۔ بہر حال اگر تم نہیں چاہتے کہ میں اپنے طور پر تحقیقات کروں تو اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلو ہم دونوں مل کر کام کریں گے ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ تم کہو گے اس پر حرف بحرف عمل کروں گی اور تمہارے لئے کوئی مصیبت کھڑی نہیں کروں گی ۔"

ڈیوریل نے سگریٹ سلگایا اور لمبے لمبے کش لیتے ہوئے انجلینا کے چہرے کو دیکھنے لگا وہ جانتا تھا کہ وہ اس عورت کا ارادہ نہیں بدل سکتا ۔ اسے ڈر تھا تو اس بات کا کہ کہیں وہ اپنی ہوشیاری اور چالاکی کے باوجود قاتلوں کے ہتھے نہ چڑھ جائے ۔ پھر وہ نہ جانے وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے ۔

" سام ۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو ؟"

" نہیں ۔ اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے ؟ مجھے حیرت تو اس بات پر ہے کہ تم اپنے پاس چاقو بھی رکھتی ہو ۔"

" میرے پاس اور بھی بہت سی حیران کرنے والی چیزیں ہیں ۔" وہ مسکرا کر سام کے قریب آتے ہوئے بولی ۔

۹

سلاگو کے دماغ کا کوئی پیچ ضرور ڈھیلا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ مارک اس سے ڈرتا تھا ۔ نہ معلوم وہ کب اپنی حماقت سے انہیں مصیبت میں پھنسا دے ۔ مارک ہاتھوں سے

زیادہ دماغ سے کام لینے کا قائل تھا یہ مارک ہی تھا۔ جو تمام رقم بڑی ہوشیاری سے پولیس کی نظروں سے بچا کر لے آیا تھا۔ اس تمام عرصے میں کسی نے بھی اس کے احکامات کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ سلاگو بھی خاموش رہا تھا۔ لیکن اگر مارک کا بس چلتا تو وہ سلاگو کو پولیس کے حوالے کرنے سے کبھی دریغ نہ کرتا یا کم از کم اسے جان سے تو ضرور مار دیتا۔ لیکن جیزی کے کہنے کے مطابق ابھی انہیں اس کی ضرورت تھی اور مارک جیزی کی کسی بات کی مخالفت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ نیو اورلینز میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ کورین اور جیزی ایک طیارے میں سوار ہو گئے تھے۔ جبکہ سلاگو اور مارک سڑک کے راستے کبھی بس اور کبھی موٹر پر سفر کرتے ہوئے تین روز بعد نیو یارک پہنچے تھے راستے میں انہیں کسی خطرے سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ پولیس اتنی زیادہ سرگرم نظر نہ آتی تھی۔ مارک نے سوچا شاید اس لڑکی نے کسی کو ان کا حلیہ نہیں بتایا تھا۔ فی الحال اسے سب سے زیادہ خطرہ سلاگو کی طرف سے تھا۔ وہ کبھی تو خاموشی سے شراب پیتا رہتا تھا یا پھر شور مچاتا اور گالیاں بکتا رہتا اس کی آنکھوں میں ہر لمحہ ایک وحشیانہ چمک رہتی تھی۔

مارک بڑا محتاط تھا۔ اور اس نے ماہی گیروں کے کیمپ میں پیش آنے والے واقعات کا تمام الزام سلاگو کے سر تھوپا تھا۔ کیونکہ اس وقت سلاگو ایسے بم کی مانند تھا جو ذرا سا ہاتھ لگانے پر پھٹ پڑنے کا اندیشہ تھا۔ مارک کا خیال تھا۔ کہ سلاگو کی غلطی کی وجہ سے اس لڑکی نے بنک میں انہیں دیکھا۔ سلاگو دوسرے بنک بھی لوٹنا چاہتا تھا جس کی مارک نے مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد ڈیوریلی نے آ کر بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ انہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا کیونکہ پیٹے رائیخ ڈیوریل کا آبائی گاؤں تھا۔ اس کا نام شروع ہی سے دشمنوں

کی فہرست میں سب سے اوپر ہونا چاہیئے تھا۔ اور انہیں سب سے پہلے اسے ٹھکانے لگانا چاہئے تھا ماہی گیروں کے کیمپ میں ڈیوریل ایک پولیس والے کی طرح کام کر رہا تھا۔ کیا وہ محکمہ پولیس میں ملازم ہو گیا ہے۔ مارک کی خواہش تھی۔ کہ کاش اسے ڈیوریل کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوتیں اس کے اچانک آ جانے سے وہ سخت پریشان تھا۔

نیویارک پہنچکر انہوں نے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں ایک کمرہ کرائے پر لیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی مارک نے ہیرک سے فون پر رابطہ قائم کرنا چاہا سلاگو اس وقت سخت غصہ کے عالم میں تھا۔" اتنی محنت کے بعد بھی ایسی شاندار گیس کی مدد سے ہم نے صرف ایک بنک لوٹا ہے۔" وہ حقارت سے بولا۔

"میرا خیال تھا کہ ہم بہت سے بنک لوٹ کر ایک خزانہ جمع کر لیں گے اور پھر تمام عمر عیش کرینگے"

"اس لڑکی کی وجہ سے اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔" مارک نے کہا۔

"تو کیا ہم اس معمولی رقم پر قناعت کر کے بیٹھ جائیں؟" سلاگو بولا۔

"جیری کوئی نیا پروگرام مرتب کر لے گی۔ اس وقت تک ہمیں انتظار کرنا چاہیئے اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔ اور مجھے اس سے بات کرنے دو۔"

سلاگو غصے سے بولا۔" تو تمہارا اب بھی یہ خیال ہے کہ میں نے غلطی کی ہے؟ تو کیا تم یہ چاہتے تھے۔ کہ میں اس لڑکی کو بھی قتل کر دیتا؟"

"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس لڑکی نے پولیس کو کچھ نہیں بتایا ہے کسی اور کو ہماری بابت کچھ معلوم نہیں۔ بہتر ہوگا۔ کہ ہم اسے بھول جائیں"

" اور ڈیوریل کی بابت کیا خیال ہے؟" سلاگو نے غراتے ہوئے کہا۔" اس نے تم سے پستول ایسے چھین لیا۔ جیسے کہ تمہارا ہاتھ موم کا بنا ہوا ہو۔"

" اچھا بھئی غلطی میں نے بھی کی ہے۔" مارک نے ہار مانتے ہوئے کہا۔" اب چپ رہو

اس قصہ کو کچھ اور باتیں کرو۔"

"ٹھیک ہے۔ تم چاہو تو جیزی سے بات کر سکتے ہو۔ لیکن میں ایک عورت کا حکم نہیں مان سکتا"
مارک نے کورین کے ہوٹل کو فون کیا۔ دوسری طرف سے جیزی بول رہی تھی۔

"ہم صبح یہاں خیریت سے پہنچ گئے۔"

"تم ٹھیک تو ہو نا؟"

"ہاں۔"

"میں تم سے تنہائی میں ملنا چاہتا ہوں۔"

جیزی اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"ایرک تم سے آئندہ پروگرام کی بابت باتیں کرنا چاہتا ہے۔"

"جہنم میں جائے ایرک۔ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے بغیر ایک لمحہ نہیں گزار سکتا۔"

"مارک کیسی باتیں کرتے ہو؟ ہوش کے ناخن لو۔ اس مرحلہ پر ایرک کی دشمنی مول لینا ٹھیک نہیں۔ ہمیں آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔"

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ میں تمہاری جدائی میں یہاں تڑپ رہا ہوں اور تم سے جلد از جلد ملنا چاہتا ہوں۔"

جیزی نے گہری سانس لی۔ "اچھا بھئی جیسی تمہاری مرضی۔ میں ایرک کو کسی بہانے باہر بھیج دیتی ہوں۔ تم بیس منٹ تک یہاں پہنچ جاؤ۔"

مارک نے چونگا کریڈل پر رکھ دیا۔ سلاگو ابھی تک کھڑکی میں کھڑا تھا۔

"آخر تم اس چھوکری کے پیچھے اتنے بے قرار کیوں ہو رہے ہو؟" سلاگو نے پوچھا "آخر لونڈیا میں کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں۔"

مارک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سلاگو نے اس کا کندھا پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا۔ اگر تم دونوں نے مل کر میرے خلاف کوئی سازش کی تو میں تمہیں چھوڑوں گا۔ سمجھ گئے؟

"بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔" مارک تنک کر بولا۔ "ابھی ہمارا کام شروع ہوا ہے بنک کی ڈکیتی تو محض ایک تجربہ تھا۔ جیزی کا ارادہ ہے کہ کسی بڑی جگہ ہاتھ مارا جائے جب تک ایرک گیس کی مطلوبہ مقدار تیار نہیں کر لیتا۔ ہمیں اس کے ساتھ رہنا پڑے گا رہی جیزی تو میں اسے آلہ کار کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ یہ عشق بازی تو محض دکھاوا ہے اصل معاملہ کچھ اور ہے سلاگو مجھے یقین ہے کہ اگر مجھے ایک مرتبہ جیزی سے تنہائی میں ملنے کا موقعہ مل جائے تو میں آسانی سے اسے اپنے ڈھب پر لے آؤں گا۔"

"بڑا مان ہے اپنے اوپر" سلاگو نے طنز کیا۔

"اس جیسی لڑکیوں کو انگلیوں پر نچانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بس صرف ایک مرتبہ تنہائی میں ملنے کا موقعہ مل جائے۔ پھر جب ہمیں پروگرام کا پتہ چل جائے تو ہم ایرک کی گیس حاصل کر لیں گے۔ پھر ہمیں ان دونوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔"

سلاگو کے چھوٹے سے دماغ میں اتنی سی بات نہیں سما رہی تھی وہ شش و پنج میں پڑ گیا

"مجھے تم پر اعتبار نہیں مارک۔ اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو تم میرے ہاتھ سے زندہ بچ کر نہ نکل سکو گے۔"

"اتنا فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں میرے دوست۔" مارک مسکراتے ہوئے بولا

جیزی نے ہلکے سبز رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا۔ اس نے لڑکوں کی طرح اپنے بال ترشوائے ہوئے تھے اس لئے اپنے اصلی قد سے زیادہ لمبی نظر آ رہی تھی۔

"ایرک جا چکا ہے لیکن ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں۔ اس مہلت سے فائدہ

اٹھلاتے ہوئے تم سے کچھ اہم باتیں کہنی ہیں۔" وہ بولی۔

"وہ اہم باتیں تو پھر بھی ہوتی رہیں گی۔" مارک لاپرواہی سے بولا۔ تمہیں کیا معلوم کہ تمہاری جدائی میں مجھ پہ کیا بیتی ہے۔"

"مارک! میں سمجھتی تھی کہ تم کچھ عقل سے کام لوگے۔ لیکن میرا اندازہ غلط نکلا۔ تم بے حد جذباتی ہوتے ہو حالانکہ موجودہ حالات میں تمہیں بڑی احتیاط برتنی چاہئے۔ بس یہ کام ہو جائے تو پھر فرصت ہی فرصت ہو گی۔ اس وقت ان باتوں کے لئے کافی وقت ہو گا۔ پھر ہم دونوں ہوں گے اور دنیا کی نعمتیں ہوں گی۔"

"میں تو تمہارے لئے دیوانہ ہو رہا ہوں۔"

"دیوانگی سے کام نہیں چلے گا۔ وہ آہستہ سے بولی: "ویسے میں تمہاری ہوں مارک یقین کرو کہ میں بھی تم سے کم بے چین نہیں ہوں۔ لیکن میں اپنے جذبات قابو کرنا جانتی ہوں اس وقت جذبات کی رو میں بہہ جانا ہم دونوں کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے ذرا میرے ساتھ آؤ۔ میں دکھاؤں گی کہ میں اب تک کیا کرتی رہی ہوں۔"

وہ اسے دوسرے کمرے میں لے گئی۔

"یہاں بیٹھ جاؤ۔ اور میری محنت کی داد دو۔ دیکھو تو میں نے یہ نقشے کتنی محنت سے تیار کئے ہیں۔"

دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی ایک بڑی سی میز پہ کئی نقشے بنانے کا سامان رکھا تھا۔ لیکن مارک نے ان کی طرف توجہ نہ دی اور جیزی کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ جو اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گئی تھی۔

"مجھے ایک سگریٹ تو دو اور یہ بتاؤ کہ راستے میں تمہیں کسی مصیبت کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں" مارک نے جواب دیا۔

"وہ شخص؟ کیا نام تھا اس کا؟ ہاں یاد آیا۔ اس کا نام ڈیوریل ہے تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ وہ مقامی پولیس سے تعلق رکھتا ہے۔ اب ہمیں اس کی طرف سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔" مارک نے کہا۔

"لیکن میرے خیال میں وہ ہمارے لئے کافی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ مقامی پولیس کا سپاہی اتنا پھرتیلا اور ہوشیار نہیں ہو سکتا جتنا کہ وہ تھا۔"

"ہاں۔ لیکن تم بھی کم اسمارٹ نہیں ہو۔ سمارٹ اور حسین۔ تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ تم نے مجھے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔"

"کچھ ہوش کی باتیں کرو مارک۔ میری تمام امیدیں تم سے وابستہ ہیں۔"

"لیکن میں اس وقت محبت کے علاوہ کسی اور کام کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

جینری سرد آہ بھر کر بولی۔ "میری بات بھی سنو گے یا اپنی ہی کہے جاؤ گے؟ ایمرک آتا ہی ہوگا۔ آئندہ کا پروگرام پوری طرح مرتب کیا جا چکا ہے فی الحال تو ہمیں ایمرک اور سلاگو کو اپنے ساتھ رکھنا پڑیگا۔ البتہ دو تین دن کے بعد ہمیں ان کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔"

مارک اب توجہ سے اس کی باتیں سننے لگا۔

"پھر ہمارے پاس اتنا روپیہ ہوگا۔ کہ ساری زندگی عیش کر سکیں۔ میں نے پیرولس آئرس کے لئے سیاروں میں نشستیں محفوظ کر والی ہیں کیا تم اس وقت تک انتظار نہیں کر سکتے"

"نہیں۔" مارک نے کہا "میرے ہاتھ سے ضبط کا دامن چھوٹ چکا ہے اب مجھ سے بالکل بھی صبر نہیں ہو سکتا۔ اچھا یہ تو بتاؤ۔ کہ دو تین دن کے بعد سلاگو اور ایمرک کا

کیا کریں گے۔"

"ہمیں کسی نہ کسی طرح ان سے اپنا پیچھا چھڑانا ہو گا۔"

مارک مسکرایا۔ "بہت خوب۔ لیکن مجھے اپنا پروگرام تو بتاؤ۔ لیکن نہیں یہ باتیں تو پھر بھی ہوتی رہیں گی۔ آؤ اب کچھ پیار اور محبت کی باتیں ہو جائیں۔"

"پہلے وعدہ کرو کہ تم میرے کہنے کے مطابق عمل کرو گے! ہر کام میری مرضی کے مطابق ہو گا۔ اور تم میری کسی بات پر اعتراض نہیں کرو گے۔"

"لیکن تم صرف مشن کی تکمیل تک اپنا حکم چلا سکو گی اس کے بعد نہیں۔"

"بہت اچھا۔ مارک۔ اب وعدہ کرو۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں۔"

مارک کے ہاتھ جیزی کے جسم پر رینگنے لگے۔

"تمہیں اب زیادہ بے تاب ہونے کی ضرورت نہیں۔" جیزی نے کہا اس کے لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔ جب مارک کے ہاتھ۔۔۔ فراک کے بٹن پر پہنچے تو جیزی بولی۔ "تمہیں تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ میں خود اتار دیتی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو گئی اور ایک ایک کر کے تمام کپڑے اتار کر پھینک دیئے۔

مارک اٹھ کر اس کے قریب آ گیا۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے جیزی کو تک رہا تھا۔

اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"ذرا ٹھہرو۔" جیزی نے سرگوشی میں کہا۔ "ایرک واپس آ گیا ہے۔"

"اب کیا ہو گا؟" مارک نے کہا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں۔" جیزی نے کہا۔ "میں اس سے نپٹنا جانتی ہوں۔"
وہ دروازے کی طرف گئی اس کا خوبصورت عریاں جسم برقی لیمپ کی مدھم روشنی

میں چمک رہا تھا۔ وہ مینٹل پیس پر رکھے ہوئے عریاں مجسمے کی طرح حسین نظر آ رہی تھی۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ مارک نے دیکھا کہ ایرک ہاتھ میں ایک تھیلا لئے کھڑا تھا۔ ایرک نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ لیکن اب اس کی نظریں اپنی بیوی کے عریاں جسم پر تھیں۔

" ایرک اب جاؤ تھوڑی دیر کے لئے چہل قدمی کر آؤ۔ لیکن جلدی مت آنا۔"

ایرک کی آواز میں تلملاہٹ تھی۔" لیکن جینری ۔ ۔ ۔ ۔ تم میری ۔ ۔ ۔ ۔"

" میں تمہاری کچھ نہیں ہوں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل کرو۔"

یہ کہہ کر اس نے زور سے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی۔

۱۰

اسی دن صبح ڈیو ریلی مسٹر وٹنگٹن سے ملنے کے لئے گیا۔ جب سابق ٹائپسٹ لڑکی نے مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔ وہ خطوط ٹائپ کر رہی تھی۔

" کیا مسٹر وٹنگٹن اندر ہیں؟"

" وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

ڈیو ریلی نے کمرہ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ وٹنگٹن نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنی گنجی چندیا پر اس طرح ہاتھ پھیرنے لگا۔ جیسے اپنے بال درست کر رہا ہو حالانکہ اس کے سر پر ایک بال بھی نہ تھا۔ کینسڈ کھڑکی میں کھڑا ہوا بارکی بوندا باندی کا نظارہ کر رہا تھا۔

وٹنگٹن نے مہر سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔" شاید تم اس کام کو پسند نہیں کرتے لیکن

کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ ایف بی آئی کے پاس ایسا کوئی آدمی موجود نہیں جو کوربن کا سراغ لگا سکے"
"گویا کہ یہ بھی میرا قصور ہے؟" ڈیوریل نے کہا" کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے انہیں پکڑ ہی لیا تھا مگر وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔"
"چلو اچھا ہوا۔ ہم انہیں اس وقت گرفتار کرنا نہیں چاہتے۔ مجرموں کو گرفتار کرنا ہمارا کام نہیں"
"لیکن جناب وہ قاتل ہیں۔ انہوں نے کئی قتل کئے ہیں۔" ڈیوریل نے احتجاج کرتے ہوئے کہا
"صرف قتل کرنا ہی ان کا مقصد نہیں۔"
"اور انہوں نے بنک میں ڈاکہ بھی ڈالا ہے۔"
"یہ بھی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔"
"پھر آپ کے نزدیک کیا بات اہمیت رکھتی ہے۔"
"ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ کرنا کیا چاہتے ہیں۔"
"چاہے وہ اس عرصہ میں اور بہت سے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں۔"
"تم میری بات کو سمجھتے کیوں نہیں۔! وہ ضرور کسی بڑے منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ جس کا پتہ لگانا ہمارا کام ہے۔"
"کیا ایف بی آئی کے آدمی ان کا پتہ لگا لیں گے؟"
"نہیں۔ ایف بی آئی کے آدمیوں کے سپرد یہ کام نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ہمیں پہلے ہی معلوم ہے کہ کوربن اس وقت کہاں ہے۔ ایف۔ بی۔ آئی والے اس بارے میں کوئی واقفیت نہیں رکھتے۔ کوربن اور اس کے ساتھی اس وقت نیویارک میں ہیں۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ یا ان کے کام میں مداخلت کی جائے۔" ولنگٹن میز پر آگے کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔" جانتے ہو کہ ہم اس وقت ان پر کیوں ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اب تک کوربن کے منصوبے کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہمیں اس امر کا پورا

یقین ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ چند بنکوں میں ڈاکہ ڈالنے کے لئے نہیں کیا ہے۔ وہ کسی بڑے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں پیشے راؤ بنچ کا ڈاکہ محض ایک آزمائش تھی۔ اب اگر ہم کوربن کو پکڑ لیں تو وہ ہمیں کچھ بھی نہیں بتائے گا۔ اگر فلیمنگ اور سلاگو کو پکڑ لیں تو وہ بھی کچھ بتانے سے قاصر ہوں گے کیونکہ میرا خیال ہے کہ ان کو بھی منصوبے کی تفصیلات کا علم نہیں۔ کوربن نے انہیں بھی تاریکی میں رکھا ہے۔"

"لیکن پیشے راؤ بنچ کے بنک میں ڈاکہ کیوں ڈالا گیا؟"

"میرا خیال ہے کہ اس طرح کوربن اپنے ساتھیوں کو اس گیس کی افادیت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔"

"میری کوشش کے باوجود وہ گیس کا فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔" ڈیلوریل نے کہا۔

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے تمہیں بھیجا ہی دیر سے تھا۔"

اس مرحلہ میں کینسڈے نے ان کی گفتگو میں حصہ لیا۔

"میں انجلینا گرین نامی اس لڑکی کی بابت جاننا چاہتا ہوں جو تمہارے ساتھ یہاں آئی ہے۔"

"وہ اس وقت میرے فلیٹ میں موجود ہے۔" ڈیلوریل نے سرسری انداز میں کہا۔

"تم اسے اپنے ساتھ کیوں لائے ہو؟" کینسڈے کے لہجے میں غصہ نمایاں تھا۔

"میں اسے اس لئے لایا ہوں کہ وہ ان لوگوں کا منصوبہ معلوم کرنے میں ہماری کافی مدد کر سکتی ہے۔ ویسے بھی خانہ بدوش لڑکیوں کی فطرت کو آپ جانتے ہی ہیں۔ اس کے منگیتر کو ان لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ اس کے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ لاتا۔ تو وہ اپنے طور پر ان لوگوں سے بدلہ لینے کی کوشش کرتی۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتی بلکہ ہمارے کام میں رکاوٹ ڈال دیتی۔"

"تم نے ٹھیک ہی کیا۔ میں اس علاقے کی خانہ بدوش لڑکیوں کی فطرت کو جانتا ہوں"۔ ونگٹن نے کہا۔ پھر کینیڈی کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔ "میں مسٹر ڈیوریل کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں"

"مجھے پتہ نہیں تھا۔ کہ میری نگرانی کی جا رہی ہے۔ اور میرا فون بھی ٹیپ کیا جاتا ہے" ڈیوریل نے کہا۔

"کیا تمہیں اس پہ کوئی اعتراض ہے؟"

"نہیں۔ یہ پیشہ ہی ایسا ہے کہ اس میں بہت سی ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرنے کی عادت پڑ ہی جاتی ہے۔ میں انجلینا کو اپنے ساتھ اس لئے لایا تھا۔ کہ یہاں اس کی سرگرمیوں پہ نظر رکھنا آسان ہو گا۔ میں اس کی نگرانی کروں گا۔ اور ممکن ہے کہ اس طرح ہمیں کچھ مفید باتیں معلوم ہو جائیں گی۔"

"کیا تم صرف اسی لئے اسے اپنے ساتھ یہاں لائے ہو؟" کینیڈی نے پوچھا۔

ڈیوریل کو غصہ آ گیا۔ "آخر آپ مجھے سمجھتے کیا ہیں؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ میرے اس سے ناجائز تعلقات ہیں؟"

"ایسے معاملات میں شکوک و شبہات پیدا ہونا قدرتی بات ہے اور پھر تمہارے تو اس لڑکی سے قریبی تعلقات رہے ہیں" کینیڈی بولا۔

"تو آپ کو ہمارے ماضی کے واقعات بھی معلوم ہیں؟ بہت خوب"۔

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا۔ کہ تم کافی عرصہ پہلے اس لڑکی سے محبت کرتے تھے۔ اور وہ تم سے محبت کرتی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی کرتی ہو۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں۔"

ونگٹن اپنے خیالی بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ "میرے خیال میں تم کچھ زیادہ ہی فکرمند ہو رہے ہو۔ ڈیوریل اس لڑکی سے نپٹ سکتا ہے اور پھر جیسا کہ اس نے کہا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی ہمارے لئے مفید ثابت ہو۔"

پھر وہ کھڑا ہو گیا اور ڈیوریل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "تم انجلینا کو لے کر نیویارک چلے جاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ تم کوربن کو اس وقت تک نہیں چھیڑو گے جب تک کہ اس کے منصوبے کا پتہ نہ چل جائے۔"

"کوئی اور بات؟" ڈیوریل نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہاری اس سے مڈبھیڑ ہو جائے اس صورت میں تم اس کا شریک کار بننے کی کوشش کرنا۔ ویسے یہ سب کچھ تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ اپنی حفاظت بھی بہر حال تمہیں خود ہی کرنی ہو گی"

ونگٹن دروازے تک گیا پھر رک کر بولا۔ "مجھے کوربن کی کوئی پرواہ نہیں لیکن میں اس کے منصوبے کی طرف سے فکر مند ہوں۔ اسے ہماری کسی کمزوری کا علم ہے۔ وہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ کمزوری کیا ہے۔ اور کوربن کے عزائم کیا ہیں؟ اس کا ہمیں ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ اگر ہم لحاظ سے اپنے حفاظتی نظام کو مکمل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی کمزوری اور کوربن کے عزائم معلوم کرنا ہوں گے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ ہم کوربن کو کھلی چھٹی دے دیں تاکہ وہ اپنے منصوبے پر عمل کر سکے۔"

ڈیوریل کا مکان شہر سے نسبتاً پرسکون حصہ میں تھا۔ جب ڈیوریل ٹیکسی سے اترا۔ تو موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ دروازے کا تالہ کھولتے وقت اسے انجلینا کی باتوں کی آواز سنائی دی۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ ٹیلیفون کا چونگا کریڈل پر رکھ رہی تھی۔

"بڑی جلدی آ گئے سام۔" اس نے کہا۔

"تم کس سے باتیں کر رہی تھیں؟"

"میں نے ان لوگوں کا پتہ چلا لیا ہے۔ مارک اور سلاگو نیویارک کے علاقہ بیل ماؤنٹ

کی گلی نمبر ۲۷ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

ڈیوریل کی نظریں دروازے کے قریب ہی رکھے ہوئے چھوٹے سے سوٹ کیس پر پڑیں"

"کیا تم مجھ سے ملے بغیر ہی نیو یارک جانے کا ارادہ کر رہی تھیں؟"

"نہیں۔ میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔"

"تم اپنی موت کو خود دعوت دے رہی ہو۔"

"اگر تمہیں میرا اتنا ہی خیال ہے تو میرے ساتھ چلو۔"

"جیسی تمہاری مرضی لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ روانگی سے پہلے ایک کپ کافی کا پی لیا جائے کیا خیال ہے تمہارا؟"

"مجھے یہاں کی کافی پسند نہیں۔"

"میرے پاس بہت عمدہ کافی ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "تم یقیناً اسے پسند کرو گی دادا جان باقاعدگی سے ہر مہینے ہمارے علاقے کی کافی یہاں میرے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں بڑے شوق سے پیئوں گی۔"

اس نے کچن میں جا کر کافی کے لئے پانی ابلنے کے واسطے چولھے پر رکھ دیا وہ سوچ رہا تھا۔ کہ جو باتیں انجلینا نے معلوم کی ہیں۔ وہ وٹنگٹن کیوں معلوم نہ کر سکا۔ اتنے میں انجلینا بھی کچن میں آگئی اس نے اپنے سفید دستانے اور ہیٹ اتار دیا۔ اور الماری سے کافی کے مگ اٹھا لائی۔

"سام۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ہم دونوں ایک مرتبہ پھر یکجا ہو گئے ہیں۔"

"لیکن حالات کافی بدل چکے ہیں۔"

"اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔"

وہ اچک کر میز پر بیٹھ گئی۔

"یہ ڈیڈرے کون ہے؟"

"میری عزیز ترین دوست۔"

"کیا تم اس سے شادی کر رہے ہو؟"

"وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

"اگر تم اسے مدت سے جانتے ہو اور تمہارے اپنے قریبی تعلقات ہیں تو ...."

"میری اس سے ملاقات صرف دو سال پہلے ہوئی تھی۔"

"اور اب تک تم نے اس سے شادی نہیں کی۔"

"کہہ تو دیا کہ شادی کرنے پر میرا اختیار نہیں۔ لیکن تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہوا؟"

"پیرس سے اس کا فون آیا تھا۔" انجلینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اسے اپنی بابت تفصیل سے بتا دیا تھا۔"

"بہرحال اس سے اس کی تسلی نہیں ہوئی ہو گی۔" ڈاڈریل نے کہا۔ "عورتیں فطرتاً شکی ہوتی ہیں۔"

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟"

"نہیں تو۔"

"کیا تم سچ مچ اس لڑکی سے محبت کرتے ہو؟"

"ہاں۔"

"پھر وہ پیرس میں کیوں رہ رہی ہے؟ تمہارے پاس کیوں نہیں آ جاتی؟"

ڈاڈریل نے اسے ڈیڈرے کی بابت تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔ کہ وہ واشنگٹن کے رسالہ کے فیشن والے صفحہ کی انچارج ہے۔ لیکن وہ اسے اب تک شادی نہ کرنے کی وجہ

نہ بتا سکا۔ وہ اسے کیسے بتاتا کہ اس کی اپنی غلطی تھی۔ ڈیڈرے اس سے شادی پہ رضامند تھی۔ اور وہ بھی اس سے دل سے محبت کرتا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ڈیڈرے اسے دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز تھی۔ اور اس کے پیشے میں کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا اور محبوب سے قریبی تعلقات رکھنا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ ڈیڈرے سے کئی بار اس موضوع پہ بحث ہو چکی تھی لیکن وہ اسے قائل کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اب تو اسے بھی یقین ہو گیا ہے کہ وہ اسے کبھی بھی قائل نہ کر سکے گی۔

"سام۔ سچ سچ بتاؤ کہ تم کرتے کیا ہو؟ میرا مطلب ہے کہ تمہارا پیشہ کیا ہے؟" انجلینا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں ایک سرکاری ملازم ہوں۔"

"پولیس کے محکمہ میں؟"

"نہیں۔"

"پھر؟"

"تم مجھے ایک قسم کا پولیس والا سمجھ سکتی ہو۔ لیکن میں محکمہ پولیس میں ملازم نہیں ہوں۔"

"تمہیں کورین، مارک اور سلاگو کو پکڑنے کے کام پر مامور کیا گیا ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں؟"

"نہیں۔"

"عجیب بات ہے۔ پھر تم ان کے پیچھے کیوں لگے ہو؟"

"میرا کام انہیں صحیح وقت اور مناسب موقعہ پہ پکڑنا ہے اس سے پہلے میں ان پہ ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ تم میرے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ ......"

"ورنہ کیا۔"

"ورنہ تمہاری خیر نہ ہو گی اس صورت میں ہمیں تمہارے ساتھ وہی سلوک کرنے پہ مجبور ہونا

جو خطرناک مجرموں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔"

وہ گہرا سانس لے کر بولی " میں جانتی ہوں کہ تم وہی کرو گے جو تم کہہ رہے ہو۔"

"بالکل۔"

ڈیوریل نے کافی کپ میں الٹی اور مزے سے چسکیاں لینے لگا۔ انجلینا نظریں جھکائے ہوئے بولی۔

"کیا ان تمام سالوں میں کبھی تمہیں میری یاد آئی۔"

"ہاں۔ کئی مرتبہ میں نے تمہیں یاد کیا ہے۔"

"سام۔ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں ہمیشہ تم سے محبت کرتی رہی ہوں تو تم یقین نہیں کرو گے۔ لیکن حقیقت یہی ہے اب بھی میرے دل میں تمہارے لئے وہی محبت موجود ہے اس کے باوجود کیا تم میرے ساتھ یہ سلوک کرو گے جیسا کہ تم نے ابھی ابھی کہا؟"

"میں ایسا کرنے پر مجبور ہوں گا۔"

وہ اس طرح اس کا منہ تکنے لگی۔ جیسے کہ وہ اس کی بات سمجھنے سے قاصر ہو۔

11

اسی دن تین بجے شام ڈیوریل نیبیارک میں تھا۔ اس نے کورین کے مکان کے سامنے والی عمارت میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا تھا۔ کمرے کی ایک کھڑکی سے کورین کے شاندار مکان کا دروازہ اور سامنے کا حصہ صاف نظر آتے تھے۔ جس عمارت میں ڈیوریل کو کمرہ ملا تھا وہ بالکل معمولی عمارت تھی۔ وہ کورین کے مکان کی طرح شاندار نہ تھی۔

جب وہ انجلینا کے ہمراہ نیویارک پہنچا تو موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اس نے ڈیوریل کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں رہنے میں اصرار کیا۔ ڈیوریل کو اس کی بات ماننی ہی پڑی۔

"تم میرے ساتھ ٹھہر سکتی ہو۔" اس نے کہا۔ "لیکن یاد رکھو کہ ایسا کام نہ کرنا جس کے بعد میں پچھتانا پڑے۔ تم یہیں پر رہو گی اور مجرموں سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرو گی۔ میں جانتا ہوں کہ تم انتقام کی آگ میں جل رہی ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لو۔ مجرموں سے نبٹنا پولیس کا کام ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیے کہ تم اس معاملہ میں ٹانگ اڑا کر معاملات کو پیچیدہ بنانے کی کوشش نہ کرو۔"

"تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔" انجلینا نے کہا۔ "سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے لیکن ایک بات کا وعدہ نہیں کر سکتی۔"

"وہ کیا؟"

"وہ یہ کہ میں پٹ کے قتل کو نہیں بھلا سکتی۔"

ڈیوریل خاموش رہا۔

"اچھا تو اب تم آرام کرو۔" ڈیوریل نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ ہمیں کافی دیر انتظار کرنا پڑے۔"

وہ کھڑکی میں باریک پردے کے پیچھے سے کوربن کے مکان کی نگرانی کرنے لگا جبکہ انجلینا سامان کھولنے اور کمرہ درست کرنے میں مصروف ہو گئی۔ ڈیوریل کافی دیر کوربن کے مکان کی نگرانی کرتا رہا لیکن ریک سالگو اور سارک میں سے کوئی بھی نظر نہ آیا۔

"سام۔ کیا میں کچھ کھانے پینے کا سامان لے آؤں؟" انجلینا نے پوچھا۔ "یہاں پر چولھا موجود ہے اور خوش قسمتی سے میں تھوڑا بہت پکانا ریندھنا جانتی ہوں۔"

ڈیوریل کی بھوک چمک اٹھی۔ وہ بولا۔ "تمہاری مرضی لیکن ذرا محتاط رہنا اور

اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ کھڑکی میں سے تمہیں دیکھ نہ لیں۔"

"میں کوشش کروں گی۔" انجلینا نے کہا۔ "اچھا اب میں چلتی ہوں اور جلدی ہی واپس آجاؤں گی۔"

اس کے جانے کے بعد وہ پھر کھڑکی میں سے باہر دیکھنے لگا۔ اسے انتظار، تحمل و برداشت اور چوکسی کی جو تربیت ملی تھی وہ کام آرہی تھی۔ وہ ہفتوں تک کسی تھکاوٹ اور اکتاہٹ کے بغیر یہ کام کر سکتا تھا۔ لیکن اسے امید تھی کہ اس موقعہ پہ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

بارش مسلسل ہو رہی تھی۔ کافی انتظار کے بعد اس نے ایرک کو ربن کو آتے ہوئے دیکھا وہ چلتے ہوئے کچھ عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ کبھی کھڑا ہو جاتا تو پھر چلنے لگتا۔ پھر سوچنے لگتا۔ مکان کے زینے کے پاس پہنچ کر وہ پھر رکا پھر اوپر جانے کا ارادہ ملتوی کر کے پلٹا اور فٹ پاتھ پہ آگیا وہاں پہ کھڑے ہو کر دوسری منزل پہ واقع اپنے فلیٹ کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔ بارش کا خیال کئے بغیر وہ وہاں پہ کافی دیر تک گم سم کھڑا رہا پھر تیزی سے مڑا اور اسی طرف چل پڑا جس طرف سے آیا تھا۔

ڈلیوریل کو یہ سب کچھ بڑا عجیب اور دلچسپ معلوم ہوا۔

کچھ دیر کے بعد ایک سبز رنگ کی اسٹیشن ویگن عمارت کے سامنے آکر رکی اس میں سے سلاگو باہر نکلا۔ اسی وقت ایرک بھی واپس آگیا۔ دونوں وہیں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے سلاگو بڑے غصے میں معلوم ہوتا تھا۔ پھر وہ اسٹیشن ویگن کے دوسری طرف گئے اور اس کے اندر جھانکنے لگے۔ پھر وہ اسٹیشن ویگن میں سوار ہو کر چلے گئے۔ ڈلیوریل نے اسٹیشن ویگن کا نمبر نوٹ کر لیا۔

انجلینا کو گئے ہوئے نصف گھنٹہ گزر چکا تھا۔ ڈلیوریل نے سوچا کہ اسے اس وقت تک

واپس آجانا چاہیئے تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ انجلینا کی بابت کم جانتا ہے ان کی محبت نوجوانی کی ایک نادانی تھی جو جلد ہی اپنی موت مر گئی۔ ڈیوڈ ریل کو یاد آیا۔ کہ وہ اس وقت وہ سولہ برس کی عمر میں بھی بہت چالاک اور روپیہ کمانے کے معاملے میں نہایت ہوشیار تھی پتہ نہیں اس وقت سے لے کر اب تک اس نے منجانے کتنے لوگوں سے تعلقات استوار کئے ہوں گے۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اس کے تعلقات جرائم پیشہ لوگوں سے بھی تھے۔ اس کی آمدنی کے ذرائع بیشتر غیر قانونی تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کے یہاں آنے کا مقصد کیا تھا؟ کیا وہ محض انتقام لینے کے لئے آئی تھی۔ یا کوئی اور مقصد اس کے پیش نظر تھا؟

اس کے دل میں ڈیڈرے کے علاوہ کسی اور ہستی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔ کہ وہ اس وقت ہزاروں میل کے فاصلے پر پیرس میں مقیم تھی وہ اس کے دل کے قریب تھی۔ اس کا تصور اس کے دل میں موجود تھا۔ بس

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار؛ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

والا معاملہ تھا۔

یہ بات قطعی تھی۔ کہ وہ انجلینا میں دلچسپی نہیں لے سکتا تھا۔

پینتالیس منٹ گزر چکے تھے۔ اور انجلینا اب تک واپس نہیں آئی تھی۔

سامنے والے مکان سے مارک فلیمنگ اور جیزی باہر آرہے تھے۔ وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے قہقہے لگاتے ہوئے تھے۔ ان کے چلنے اور ایک دوسرے سے چھیڑ خانی کرنے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں وہ تھوڑی دیر کے لئے فٹ پاتھ پر کھڑے رہے چند لمحے کے بعد ایک ٹیکسی آکر رکی۔ اور وہ اس میں بیٹھ کر چلے گئے۔

کورین کے فلیٹ میں اب کوئی نہ تھا۔

ڈیوریل نے کچھ دیر تک انجلینا کا انتظار کیا پھر وہ باہر نکل گیا۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ اگرچہ غروب آفتاب میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ لیکن پھر بھی کافی اندھیرا چھا چکا تھا۔ اور سڑک کی بتیاں بھی جل چکی تھیں۔

کورین کا فلیٹ مقفل تھا۔ اس لئے وہ سیڑھیوں کے ذریعہ پانچویں منزل کی چھت پر جا پہنچا۔ چھت کا دروازہ کھلا ہوا تھا چنانچہ یہاں اسے کوئی دشواری پیش نہ آئی۔

دونوں فلیٹوں کے درمیان کافی اونچی دیوار تھی جس پر چڑھنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ وہ پائپ کے ذریعے نیچے اترا۔ اور کورین کے فلیٹ کی کھڑکی کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ بڑے خطرناک لمحات تھے۔ پیر پھسلنے کی صورت میں نیچے سڑک پر گرنے کی صورت میں موت یقینی تھی۔ ایک ذراسی لغزش موت کا پیغام لا سکتی تھی۔ ڈیوریل کی خوش قسمتی تھی۔ کہ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہ کود کر اندر چلا گیا۔

اندر کوئی بتی نہیں جل رہی تھی صرف گلی میں سے مدھم سی روشنی کھڑکیوں میں سے آرہی تھی۔ سامنے ہی ایک بڑی سی میز پر کچھ نقشے پڑے تھے وہ کچن میں سے گزر کر خوابگاہ میں پہنچ گیا یہ کافی بڑا کمرہ تھا۔ ڈیوریل تھوڑی دیر کے لئے رکا بستر کی حالت دیکھ کر معلوم ہوتا تھا۔ جیسے اس پر کشتی لڑی جاتی رہی ہو۔ پاس ہی ایک بڑا تولیہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔

مصیبت یہ تھی کہ اسے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ اسے کیا چیز تلاش کرنی ہے وشنگٹن چاہتا تھا۔ کہ ان لوگوں کو اس وقت تک ڈھیل دی جائے جب تک کہ ان کے منصوبے کا پورا پورا علم نہ ہو جائے یہ بھی عین ممکن تھا کہ ان کے منصوبے سے ملک کی سلامتی یا دفاع کو خطرہ لاحق ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کوئی عام مجرمانہ کاروائی ہو۔

اس نے بڑی ہوشیاری اور پھرتی سے خوابگاہ کی تلاشی لینی شروع کر دی چیزی
کے کپڑے اور استعمال کی دوسری چیزیں کافی بیش قیمت معلوم ہوتی تھیں۔ ڈیوریل نے
سوچا کہ آخر عورت نے اپنے سے بیس سال زیادہ عمر کے آدمی سے کیوں شادی کی یہ تو
ناممکن تھا۔ کہ اسے اس بوڑھے کوربن سے محبت ہو۔ نہ ہی اس نے شادی مال و دولت کی
وجہ سے کی ہوگی کیونکہ کچھ ایسا زیادہ مالدار بھی نہ تھا۔ پھر اتنے شاندار فلیٹ کا کرایہ ادا
کرنے اور ایسی قیمتی چیزیں خریدنے کے لئے روپے کہاں سے آتے؟ بنک کی موٹی موٹی رقم و
بھی استعمال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس طرح ان کے پکڑے جانے کا امکان
تھا۔ پھر یہ روپیہ کہاں سے آیا! کافی دیر سوچنے کے باوجود ڈیوریل اس سوال کا جوا
حاصل نہ کر سکا۔

وہ پھر پہلے کمرے میں واپس آ گیا اور میز پر پڑے ہوئے نقشوں کو دیکھنے لگا۔ وہ
اس وقت بتی بھی نہیں جلا سکتا تھا۔ کیونکہ اس صورت میں کھڑکیوں اور روشندانوں کے
ذریعہ روشنی باہر چلی جاتی اگر ان میں سے کسی نے اس روشنی کو دیکھا تو چوکنا ہو جائے گ
وہ نقشوں کو اٹھا کر کھڑکی کے پاس لے گیا۔ اور سٹریٹ لیمپ کی روشنی میں نقشوں کو سمجھ
کی کوشش کرنے لگا۔

وہ کسی بڑی عمارت کے ایئر کنڈیشننگ پلانٹ کے نقشے تھے۔ لیکن وہ یہ اندازہ
لگا سکا۔ کہ ان کا تعلق کس عمارت سے تھا۔ البتہ ایک بات واضح تھی۔ کہ وہ کوئی بڑی
اور اہم عمارت تھی۔ نیچے ایک کونے میں لکھا تھا۔

"کارل ایمبیرلے۔"

ڈیوریل نے ان نقشوں کو جوں کا توں میز پر رکھ دیا۔ وہ پھر سونے کے کمرے
آ گیا دروازہ بند کر کے اس نے بتی جلائی اس طرح کہ باہر سے کمرے کی روشنی نظر نہ آ

بستر کے قریب ہی فون رکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی رکھی ہوئی نوٹ بک میں اسے ایک اور نام مل گیا۔ وہ نام تھا۔ "جارج جالسٹن"

اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی۔ سات بج رہے تھے ڈیوڈیل نے سوچا کہ کیوں نہ ان نقشوں کو دیکھ کر ذہن میں محفوظ کر لیا جائے تاکہ بوقت ضرورت ان کی تمام تفصیلات یاد رہیں۔ چنانچہ وہ انہیں اٹھا کر خوابگاہ میں چلا گیا۔ عین اسی وقت اسے باہر والے دروازے میں چابی گھمانے کی آواز سنائی دی

نقشے اس کے ہاتھ میں تھے۔ اب ان کو ان کی جگہ پر رکھنے کا وقت نہ تھا اس نے بتی بجھا دی اور پستول نکال کر خوابگاہ کے دروازے کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔

باہر کا دروازہ کھلا اور کوئی شخص اندر داخل ہو گیا۔

۱۴

سات بجے سلاگو اسٹیشن ویگن لے کر ایک سٹور میں گیا وہ حیران تھا۔ کیونکہ اس کے خیال میں ایرک نشے میں تھا حالانکہ اس نے اس سے پہلے ۔۔۔ ایرک کو کبھی نشہ میں مدہوش نہیں دیکھا تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید اسے مارک اور چیری کے تعلقات کا علم ہو گیا ہے سلاگو کے لئے سب عورتیں برابر تھیں چنانچہ یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ مارک کیوں خاص طور پر چیری کے پیچھے پڑا تھا۔ جب کہ اس قسم کے تعلقات کے نتیجے میں پورا منصوبہ ہی خاک میں مل جانے کا امکان تھا۔ وہ ایرک کی طرف سے بھی فکر مند تھا۔ کیونکہ ایرک اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھا۔ اس سے پہلے وہ بہت سنجیدہ اور محتاط رہتا تھا لیکن اب ایسا معلوم

ہوتا تھا، جیسے کہ اسے منصوبے کی کوئی پرواہ نہ ہو۔

وہاں پہ ایک شخص ان کا انتظار کر رہا تھا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سلاگو نے اسے پانچ سو ڈالر دے کر گیس کی ٹینکی، کیمیکلز اور دوسرے ضروری آلات ویگن میں رکھوائے پھر وہ آکر ڈرائیور کی سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

"تمام چیزیں رکھی جا چکی ہیں۔ تم چاہو تو چیک کر سکتے ہو۔" سلاگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پہ اعتبار ہے سلاگو" ایمک نے کہا۔

"یہ تم کھوئے کھوئے سے کیوں ہو؟" سلاگو نے پوچھا۔ "تمہیں کس بات کی فکر لاحق

ایمک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

سلاگو نے اسٹیشن ویگن سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "ایمک تم اپنے آپ میں نہیں ہو اور جب تمہارے جیسا ہوشیار ایسی حرکتیں کرے تو سمجھ لو کہ اس کی وجہ عورت ہے۔ کیا میں کچھ غلط کہہ رہا ہوں؟"

"میری بیوی..... "

سلاگو بات کاٹ کر بولا۔ "آخر اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ میرے خیال میں کسی عورت کے لئے ہوش و حواس گنوا دینا عقلمندی نہیں اور پھر عورتوں کی دنیا میں کیا کمی ہے؟ ایک ڈھونڈو ہزار ملتی ہیں۔"

"تم جانتے ہو کہ میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں"

"اگر اس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے تو تم اسے طلاق دے کر اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہو"

ایمک کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ "اگر میں چاہوں بھی تو اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے مجھے سخت قلبی اذیت پہنچائی ہے اس نے مارک کے ساتھ..... "

"ہاں۔ ہاں۔ میں سب سمجھتا ہوں۔" سلاگو نے کہا۔

"اگر میرا بس چلے تو اس کا گلا گھونٹ دوں۔ میں تمام وقت اس کی بابت سوچتا رہا ہوں بس یہ سمجھو کہ جب سے میں نے وہ نظارہ دیکھا ہے میں انگاروں پر لوٹ رہا ہوں۔ میرا خون کھول رہا ہے اس کے باوجود میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ تمام رقم جو منصوبے میں لگی ہے اور لگ رہی ہے اس کی ہے وہی منصوبے کے تمام اخراجات برداشت کر رہی ہے مجھے معلوم ہے کہ اسے کبھی بھی مجھ سے محبت نہ تھی۔ اس نے مشرقی جرمنی سے فرار ہونے میں میری مدد کی۔ اس کے اپنے کچھ منصوبے ہیں وہ امریکن ہونے کے باوجود امریکہ سے سخت نفرت کرتی ہے اس نے لندن میں ایک رات مجھے بتایا تھا۔ کہ اسے ایک مشہور ڈرامے میں ایک اہم رول ملا تھا۔ لیکن پھر پروڈیوسر کی چہیتی ایکٹریس کو اس کی جگہ دے دی گئی اور اسے کاسٹ سے خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اداکاری چھوڑ دی۔ اور نفرت اور شکستہ دل لئے ہوئے یورپ چلی گئی یہ سب منصوبہ اسی کا بنایا ہوا ہے اس کے اصل ارادے کیا ہیں اس کا مجھے بھی علم نہیں۔"

"میرے خیال میں معاملہ بالکل سیدھا اور صاف ہے۔" سلاگو نے کہا۔ "وہ دولت حاصل کرنا چاہتی ہے سب دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔"

"اس کے ارادے کچھ اور ہیں۔"

اور تمہیں ان کی بابت کچھ معلوم نہیں۔

"میں اس سلسلے میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا۔"

"بہتر ہوگا۔ کہ تم بولتے رہو۔" سلاگو نے کہا۔

"وہ مجھے، تمہیں اور مارک کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے وہ ہم تینوں کو الو بنا رہی ہے۔ ایسی مکار اور چالاک عورت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔"

چاقو کے سامنے سب مکاری اور چالاکی دھری رہ جاتی ہے۔" سلاگو نے کہا۔" بہرحال

تم اپنا بیان جاری رکھو۔"

"مزید کچھ کہنے کے لئے رہ ہی کیا گیا ہے۔"

"پھر بھی۔"

"کچھ نہیں، میرا بات کرنے کو جی نہیں چاہتا۔"

"اچھا پھر کبھی سہی۔" سلاگو نے کہا۔

ایرک نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اسے احساس ہوا کہ اس نے ایک نادان دوست کو بہت کچھ بتا دیا ہے جو خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

سات بجنے سے کچھ دیر پہلے انجلینا بیل ماؤنٹ ہوٹل کے بار میں ایک سٹول پہ بیٹھی رم پی رہی تھی اس کا خیال تھا کہ ڈیوریل اس کی طرف سے زیادہ پریشان نہیں ہوگا رم کی چسکیاں لیتے ہوئے اسے حکم عدولی کی صورت میں ڈیوریل کی دھمکی یاد آئی۔ لیکن اسے یقین تھا۔ کہ وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ نہیں پہنائے گا۔ وہ اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ بیتے ہوئے دنوں کو یاد کرتے ہوئے مسکرا دی۔

اس نے سوچا کہ پیٹ لیوانزی کے قاتل غالباً اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ ان سے خوف زدہ نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی۔ کہ مردوں کو کس طرح انگلی پہ نچایا جاتا ہے اسے اپنے حسین چہرے اور نمایاں قوسوں والے سڈول جسم پہ پورا پورا اعتماد تھا۔ وہ ان کو اپنی مطلب برآری کے لئے استعمال کرنا بھی جانتی تھی۔ وہ اپنے حسن و جوانی کے بل بوتے پہ مختلف لوگوں سے روپیہ حاصل کرتی رہی تھی لیکن اس مرتبہ معاملہ کچھ مختلف تھا۔

اسے اب بھی ڈیوریل سے محبت تھی۔ لیکن ڈیوریل کے لئے اس کی حیثیت ایک خوشگوار یاد کے سوا کچھ نہ تھی۔ پھر بھی اسے یقین تھا کہ وہ ڈیوریل کے دل میں اپنی محبت زندہ کرنے

میں کامیاب ہو جائے گی۔ ایک دفعہ یہ معاملہ ختم ہو جائے۔ پھر وہ اس کا دل جیت لے گی۔ اور وہ جوانی کا خوشیوں کا زمانہ دوبارہ پلٹ آئے گا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ چاہتی تھی کہ یہ معاملہ جلد از جلد نمٹ جائے تاکہ وہ پوری طرح ڈیوڈ ریل کی طرف توجہ دے سکے۔

وہ رم ختم بھی نہ کر پائی تھی۔ کہ سلاگو ہوٹل میں داخل ہوا۔ وہ اکیلا تھا انجلینا کے اندازے کے مطابق وہ سیدھا بار کی طرف آیا۔ اور اس کے قریب ہی ایک سٹول پہ بیٹھ گیا اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔ تب اچانک اس کی نظر انجلینا پہ پڑی۔ ایک لمحہ کے لئے تو وہ سکتے میں آگیا۔

وہ مسکرا دی۔ سلاگو اٹھا اور اس کے ساتھ والے سٹول پہ بیٹھ گیا۔

"تم مجھے پکڑوانا چاہتی ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ جونہی پولیس مجھے پکڑنے کے لئے ہوٹل میں داخل ہوئی میں تمہارا قصہ پاک کر دوں گا۔ یہیں اسی جگہ میں تمہیں چاقو سے ذبح کر دوں گا"

"میں اکیلی ہوں۔ میرے ساتھ کوئی پولیس والا نہیں۔ نہ ہی میں نے پولیس کو اطلاع دی ہے۔ ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔ تم بھولے تو نہ ہو گے۔"

سلاگو دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگا۔ انجلینا کو اچانک اپنے سامنے پا کر اسے جو دھچکا لگا تھا۔ اس پہ قابو پانا آسان نہ تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ پیشانی پسینے سے تر ہو چکی تھی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اسے کوئی مشکوک بات نظر نہ آئی۔ وہ پھر انجلینا کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں سمجھ نہیں سکا...."

"میں کاروبار کے سلسلے میں یہاں آئی ہوں۔"

کیسا کاروبار؟"

"یہ باتیں تو پھر بھی ہوتی رہیں گی۔" انجلینا بولی "پہلے تم مجھے رم کا ایک پیگ تو پلواؤ"

"تم نے مجھے ماہی گیروں کے کیمپ میں دیکھا تھا۔" سلاگو نے کہا۔ "وہاں میں نے تمہیں پکڑ لیا تھا لیکن تم بچ نکلیں۔ اب تم یہاں کیسے پہنچیں؟"

"میں پہلے ہی بتا چکی ہوں، کہ میں کاروبار کے سلسلے میں یہاں آئی ہوں۔"

"کیسا کاروبار؟ تم ہو کون؟"

"میں ایک سودا کرنا چاہتی ہوں۔"

مگر سلاگو کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔

"کیسا سودا؟" اس نے پوچھا۔ "ٹھہرو ہم کو اکیلے میں باتیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ باتیں برسرِعام نہیں کی جا سکتیں۔

اس نے انجلینا کی کلائی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔ "آؤ چلو۔"

"میرا نام انجلینا ہے۔" انجلینا نے کہا۔ اس نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش نہیں کی

"تم بالکل اکیلی ہو۔ ہو نا؟"

"ہاں۔ یہ تم مجھے اس طرح کیوں گھسیٹ رہے ہو۔ میں چلنے کو تیار ہوں زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں۔" انجلینا پرسکون لہجے میں بولی۔

اس کی کلائی پر سلاگو کے ہاتھ کی گرفت قدرے ڈھیلی پڑ گئی وہ دونوں مارک کے کمرے کی طرف چل پڑے۔

مارک ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ سلاگو نے دروازہ بند کر کے اسے مقفل کر دیا اور پھر اچانک انجلینا کو پوری طاقت سے بستر کی طرف دھکیل دیا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن زمین پر گرنے سے نہ بچ سکی۔

سلاگو دروازے سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ "اب بولو۔" اس نے کہا۔
"کیا کاروباری باتیں تم اسی طرح کرتے ہو؟

"نہیں البتہ تم جیسے لوگوں کے ساتھ طاقت کی زبان ہی بات کرنا زیادہ مفید رہتا ہے"
انجلینا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسکرٹ ٹھیک کر کے اس نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا۔
"تم سلاگو ہو؟ ہو نا؟"
"ہاں۔ ہوں۔ لیکن تمہیں اس سے کیا؟"
"جانسن نے مجھے تمہاری اور فلیمنگ کی بابت سب کچھ بتا دیا تھا۔ جہاں تک کوربن کا تعلق ہے وہ اس کی بابت کچھ نہیں جانتا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ تم چاروں مل کر کام کر رہے ہو۔"
سلاگو کی آنکھیں تعجب کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
"تم جانسن کو جانتی ہو؟"
"میرے اس کے ساتھ کاروباری تعلقات ہیں۔"
"کیا اسی نے تمہیں بھیجا ہے؟"
"نہیں۔ دراصل میں تمہاری مہم میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔"
"لیکن تم نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ ہم تمہیں اپنا شریک کار بنا لیں گے؟"
"اس لئے کہ میں تم لوگوں کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں۔"
"لیکن اب تمہیں یہ باتیں کسی اور کو بتانے کا موقع ہی کب ملے گا؟"
"میں اس کا انتظام پہلے ہی کر کے آئی ہوں۔ میں نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی بابت تمام تفصیلات لکھ کر ایک لفافہ میں بند کر دی ہیں۔ اگر میں صحیح سلامت نہ پہنچی تو میرے ساتھی وہ لفافہ پولیس کے حوالے کر دیں گے۔"
سلاگو نے کوئی جواب نہیں دیا۔
"اب تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ تم میری بات مان لو" انجلینا

نے کہا۔" اور پھر میں تمہارے لئے کافی مفید ثابت ہو سکتی ہوں۔ میرے خیال میں اب ہمیں مہذب آدمیوں کی طرح آرام سے بیٹھ کر بات کرنی چاہیئے۔"

سلاگو نے سوچا۔ کاش مارک اس وقت موجود ہوتا۔ وہ اس قسم کے معاملات سے اچھی طرح نمٹنا جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہو اگرچہ وہ سنجیدہ اور چالاک نظر آتی ہے لیکن آخر ہے تو ایک عورت۔ نسوانی کشش سے بھرپور۔"

سلاگو نے فیصلہ کر لیا۔ اور ایک سگریٹ سلگا کر کش لینے لگا۔

انجلینا نے بھی اس میں تبدیلی محسوس کی لیکن وہ اسے نہ سمجھ سکی۔ ویسے اسے یقین تھا کہ سلاگو اس کی دو باتوں کو سچ سمجھ رہا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے ساتھ پولیس کو نہیں لائی تھی اور دوسرے یہ کہ وہ اس کی تجویز کے بارے میں بالکل سنجیدہ تھا۔

سلاگو آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی

"تم نے ایک بڑی غلطی کی ہے ڈارلنگ" وہ بولا۔ "ہم یہاں ذرا دیر نہیں ٹھہریں گے جب تک تمہارا لفافہ پولیس تک پہنچے گا۔ ہم یہاں سے بہت دور پہنچ چکے ہوں گے پھر تمہارا خط ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

اچانک اسکی آواز غصے سے کانپنے لگی۔ "تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے؟ تم اپنے کس یار کے پاس وہ خط چھوڑ آئی ہو؟ کہیں وہ ڈیوریل تو نہیں؟"

"میں تو دوستانہ طور پر ایک مشترکہ دلچسپی کے معاملہ کی بابت باتیں کرنا چاہتی تھی"

انجلینا نے کہا۔ اب اس کے لہجے میں پہلے جیسی خود اعتمادی نہ تھی۔ اب تو وہ صرف یہ چاہتی تھی۔ کہ کسی طرح سلاگو کو اتنی شراب پلا دے۔ تاکہ وہ مدہوشی کے عالم میں اس پر وار کر سکے چاقو کی چند ضربات کے بعد جب وہ نڈھال ہو جائے گا۔ تو وہ اسے بتلائے گی کہ وہ کون ہے اور اس سے کیا سلوک کرنا چاہتی ہے۔

"میرے خیال میں ہمیں مارک اور کوربن کی واپسی کا انتظار کرنا چاہیئے" وہ بولی

"کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تم پر قابو حاصل نہیں کر سکتا؟"

"نہیں یہ بات ....."

اچانک ایک زوردار تھپڑ انجلینا کے بائیں رخسار پر پڑا۔ انجلینا کو اس بھاری بھر کم جسم والے انسان سے اتنی پھرتی کی توقع نہ تھی۔ پھر سلاگو نے اسے دھکا دے کر بستر پر گرا دیا۔ اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن ایک پیش نہ گئی۔ سلاگو نے ہنستے ہوئے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے اوپر اٹھا لیا اسکی اسکرٹ الٹ جانے کی وجہ سے سلاگو کو اس کی ران پر بندھا ہوا چاقو نظر آگیا۔ اس نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا۔

اب انجلینا کو احساس ہوا کہ یہ شخص دوسرے تمام مردوں سے مختلف تھا۔ اس احساس کے ساتھ ہی خوف کی ایک لہر اس کی رگ و پے میں دوڑ گئی اس نے سلاگو کو ایک عام آدمی سمجھ کر ایک فحش غلطی کی تھی۔

انجلینا نے چاقو نکالنے کی کوشش کی۔ یہ اس کی دوسری غلطی تھی۔ وہ ایک بھینسے کی طرح طاقتور تھا۔ اس نے نہایت آسانی سے اس کا ہاتھ موڑ کر چاقو اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔ درد کی شدت سے اس کی چیخ نکل گئی اور وہ بل کھا کر اس کے قدموں میں گر پڑی۔ سلاگو نے پیچھے سے اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے زمین سے اٹھا لیا۔ اور اپنا گھٹنا اس کے منہ پر مارا اب وہ چیخنا چاہتی تو بھی نہیں چیخ سکتی تھی۔

پھر انجلینا کو اس کے ہاتھ اپنے جسم پر محسوس ہوئے۔ وہ اس کے کپڑے نوچ رہا تھا تمام کپڑے پھاڑ کر پھینکنے کے بعد اس نے اسے اٹھا کر بستر پر پھینک دیا۔

"اب کہو بے بی۔ تم مجھ سے لڑنا چاہتی تھیں؟ وہ بولا۔" چاقو چلانا میرا کام ہے تمہارا نہیں۔"

انجلینا نے دیکھا کہ اس کا چاقو سلاگو کے ہاتھ میں تھا۔ پھر اس نے کپڑے کا آخری چیتھڑا بھی انجلینا کے جسم سے الگ کر دیا۔ اسے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اسے چھت گھومتی ہوئی محسوس ہوئی پھر جیسے وہ سرخی میں غائب ہو گئی اس کے چاروں طرف لال رنگ پھیلا ہوا تھا۔ خون کی بارش ہو رہی تھی۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن آواز گلے میں اٹک کر رہ گئی اس کی آنکھوں کی پتلیاں حلقوں سے باہر آ گئیں۔

"اب بتاؤ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کیا وہ ڈیوریل ہے؟"

سلاگو کی چنگھاڑ سے اسے اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے سلاگو کا چہرہ نوچ ڈالا۔ لیکن گوشت کے اس پہاڑ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے زبردست غلطی کی تھی اسے ڈیوریل کے ساتھ رہنا اور اس کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے تھا۔ اس نے اپنے اوپر ضرورت سے زیادہ اعتماد کیا تھا جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑ رہا تھا۔

آخر کسی نہ کسی طرح وہ اس کے شکنجے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی اور فرش پر گر پڑی اس نے اپنے ہاتھوں کے بل بیٹھ کر اپنی عریانی پر نظر ڈالی تو وہ خوبصورت جسم جس پر اسے ناز تھا مسخ شدہ حالت میں نظر آیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آیا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں پھر بھی وہی منظر اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ سلاگو نے چاقو بڑی مہارت سے استعمال کیا تھا۔ اس کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا، جو چاقو کی دست برد سے محفوظ رہا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا لیکن اس اندھیرے میں خون کی لالی اور سلاگو کی آواز بھی شامل تھی۔

پھر دروازہ کھلا اور ایک دوسری آواز سنائی دی "یہ کون ہے؟"

"یہ یہاں جاسوسی کرنے آئی تھی؟"

"کیا وہ اکیلی ہے۔؟"

"نہیں۔ اس کا ایک ساتھی بھی ہے۔"

"وہ کون ہے۔؟"

"شاید وہی جو ماہی گیروں کے کیمپ میں اس کی مدد کے لئے آیا تھا۔"

"ڈیوریل۔"

"ہاں۔ اور کون ہو سکتا ہے؟"

"وہ کیا چاہتی تھی؟"

"وہ ہماری شریک کار بننا چاہتی تھی۔"

کیا یہ ضروری تھا۔ کہ تم اس کے ساتھ یہ سلوک کرو؟

"میں مجبور تھا۔ وہ اپنے ساتھ چاقو لائی تھی۔ مجھے مارنے کے لئے اس نے خود ہی اپنی مصیبت کو آواز دی۔"

"اب ہمیں اس کو ٹھکانے لگانا ہی پڑے گا۔ تم غلطی پر غلطی کر رہے ہو۔"

"ہم اسے ساتھ لے جائیں گے شاید اس طرح ڈیوریل بھی ہمارے پھندے میں پھنس جائے گا پولیس کو ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ صرف یہ لڑکی اور ڈیوریل ہماری بابت جانتے ہیں۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے۔"

"ہم اسے اپنے ساتھ کہاں کہاں لئے پھریں گے۔ پھر یہ ہمارے لئے ہے بھی کس کام کی؟"

سلاگو نے قہقہہ لگایا۔

"وہ میری چیز ہے میں اسے جس طرح چاہوں گا برتوں گا۔ ایسی شاندار چیز چھوڑی نہیں جا سکتی۔"

"میرے خیال میں تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔"

"اس کے جسم کو دیکھو۔ میں اس سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔ تمہیں عیش اڑانے کو چیزیں مل گئی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ عیش کرنے دو۔"

"اس حالت میں؟"

"مجھے عورتیں اسی حالت میں اچھی لگتی ہیں۔"

انجلینا نے موت کی دعا کی۔ مگر خدا نے اسے قبول نہ کیا۔ وہ تو سمجھتی تھی۔ کہ اس کا واسطہ انسانوں سے پڑے گا۔ مگر وہ تو درندہ نکلا۔

۱۳

ڈیوریل کورین کی خواب گاہ میں کھڑا تھا۔ بتی بجھا دینے کے بعد کمرے میں مکمل تاریکی چھا گئی تھی۔ باہر کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ پھر بڑے کمرے میں بتی جلی اور خوابگاہ میں بھی ہلکی سی روشنی پھیل گئی فرش پر زنانہ جوتوں کی آواز سنائی دی۔ ڈیوریل نے دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ اور باہر جھانکنے لگا۔ کمرے میں جینری موجود تھی۔ وہ سیدھی اس بڑی میز کی طرف گئی جہاں وہ نقشے چھوڑ گئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ نقشے غائب تھے

ڈیوریل کو محض انتظار کرنے اور نگرانی کرنے کے فرائض سونپے گئے تھے۔ ان کے کام میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ کوئی اسے وہاں دیکھتا وہ خواب گاہ کی کھڑکی کی طرف گیا۔ اور باہر جھانک کر دیکھا۔ اسے پانی کا پائپ نظر آیا۔ جو نیچے سڑک تک چلا گیا تھا۔ کھڑکی بند تھی۔ اور آواز پیدا کئے بغیر اسے کھولنا آسان نہ تھا

اسی وقت ٹیلیفون کی گھنٹی ایک ساتھ ہی خوابگاہ اور باہر کمرے میں بجنے لگی۔ جینری نے ہال میں موجود ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔ ڈیوریل نے پھر دروازہ میں سے جھانک کر دیکھا اب اسے جینری کا چہرہ صاف نظر آرہا تھا۔ اس کے خوبصورت چہرے پر غصے کے آثار تھے۔

پھر جیسے وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

ڈیوریل نے خوابگاہ میں رکھے ہوئے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا لیا اور سننے لگا۔

"کیا تم نے اس لڑکی کا کام تمام کر دیا؟" اسے فون پر جیری کی آواز سنائی دی

"سلاگو اسے زندہ رکھنا چاہتا ہے۔" مارک کی آواز آئی۔

"کیوں؟"

"تمہیں معلوم ہی ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے اس کا خیال ہے کہ اس لڑکی کے ذریعہ ڈیوریل کو اپنے دام میں پھانسا جا سکتا ہے۔"

"وہ لڑکی ضرور انجلینا ہے۔" ڈیوریل نے اپنے آپ سے کہا۔

"ہم اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔"

"ہمیں اسے لے جانا پڑے گا۔ ورنہ سلاگو ہمارا ساتھ چھوڑ دے گا۔"

"اچھا تو فوراً روانگی کی تیاری کرو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" مارک نے کہا۔

ڈیوریل ریسیور کان سے لگائے انتظار کرتا رہا لیکن اس کے بعد کوئی آواز سنائی نہ دی۔ ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا انجلینا ان لوگوں کے چنگل میں کس طرح پھنس گئی؟ میں نے تو اسے خبردار کر دیا تھا۔ لیکن اس نے میری ہدایت کی کوئی پرواہ نہ کی

اب ڈیوریل کے سامنے دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو وہ انجلینا کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا یا پھر اس کو بچانے کی کوشش میں ڈنگلٹن کے تمام پروگرام کا ستیاناس کر دیتا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے جیری ہاتھ میں پستول لئے کھڑی تھی۔ شاید اس نے خوابگاہ میں ٹیلیفون کا ریسیور اٹھانے کی آواز سن لی تھی اور وہ دبے پاؤں خوابگاہ میں آ پہنچی تھی۔

"تو تم یہاں پر موجود ہو۔" جیزی نے کہا۔

وہ رسیور رکھ کر بڑی پر رکھنے لگا۔

"خبردار مسٹر ڈیوریل۔ حرکت کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ گولی تمہاری کھوپڑی کے پار ہو گی رسیور رکھ کر چند قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔"

اس نے جیزی کی ہدایت پر عمل کیا۔ ڈیوریل نے دیکھا کہ اس نے پستول بڑے ماہرانہ انداز میں پکڑا ہوا تھا۔ اور یہ اس کے لئے اچھا شگون نہ تھا جیزی نے بڑھ کر خوابگاہ کی بتی جلا دی اس کی آنکھوں میں فتح مندی کی چمک تھی۔ اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر گھمائے۔

"ہلو مارک۔" اس نے کہا۔ "ڈیوریل یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے پکڑ لیا ہے۔"

ڈیوریل نے گہرا سانس لیا۔ پانسا پلٹ چکا تھا۔ انہیں اس کا نام بھی معلوم تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ وہ اسے جانتے تھے۔ بہر حال وہ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ اس بابت کیا کچھ جانتے تھے۔

جیزی اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ ڈیوریل کی نظریں پستول کی نالی پر تھیں جس کا رخ اس کے سر کی طرف تھا۔

وہ فون پر بولی۔ "ہم ابھی چل پڑیں گے" سلاگو ٹھیک کہتا تھا۔ کہ ڈیوریل اس لڑکی کو بچانے کے لئے آئے گا۔ وہ ہمارے جال میں پھنس گیا ہے۔ ہم نے اپنے دونوں دشمنوں کو اپنے قابو میں کر لیا ہے ہم انہیں اپنے ساتھ کچھ دور تک لیجائیں گے۔ مارک۔ کیا ایک تمہارے پاس ہے ؟"

"نہیں تو سنو مجھے اس کی طرف سے خطرہ لاحق ہے۔ سلاگو نے مجھے بتایا ہے کہ وہ مجھ سے سخت ناراض ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔ تم فکر مت کرو۔ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ پوری طرح میرے

قابو میں ہے۔ جونہی وہ آیا ہم چل پڑیں گے۔"

"اس کی طرف سے ہوشیار رہنا۔" مارک نے کہا۔

"وہ کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتا۔" جیزی نے ڈیوریل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ڈیوریل سے بھی محتاط رہنا۔"

"تم اس کا فکر بھی مت کرو۔ اگر وہ اس لڑکی کو زندہ دیکھنا چاہتا ہے تو اسے ہماری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔"

ڈیوریل خاموش کھڑا سنتا رہا۔ جیزی نے اس کی خاموشی کا یہ مطلب لیا کہ وہ اس کی ہدایات پر عمل کرنے پر رضامند ہے مارک کو دوسری چھوٹی چھوٹی ہدایات دینے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ وہ ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "بیٹھ جاؤ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم تمہیں صرف اس لئے اپنا شریک کار بنالیں گے کہ اس لڑکی کا خط تمہارے پاس ہے۔ جو تم پولیس کے حوالے کر سکتے ہو" جیزی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "تم اس خط کو حوالۂ ڈاک نہیں کر سکو گے۔ کیونکہ اس طرح اس لڑکی کی جان چلی جائے گی۔ کیا سمجھے؟"

"تم نے میری بابت غلط اندازہ لگایا ہے۔ میں خطرناک ثابت ہو سکتا ہوں۔"

"تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

"تم نے ایک بڑی غلطی کی ہے جیزی۔ کم از کم ایک بات کا تم نے غلط اندازہ لگایا ہے۔"

"میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" جیزی نے کہا۔ "صرف تم دونوں ہی ہم لوگوں کو جانتے ہو اور تم دونوں جلد ہی کسی کو کچھ بتانے کے قابل نہ رہو گے۔" تمہیں اپنے راستے سے ہٹانا ہمارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔"

"اگر میں اس لڑکی کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لوں تو؟"

وہ تیوری چڑھا کر بولی۔ "تم ایسا نہیں کہہ سکتے۔ تم اس سے محبت کرتے رہے ہو تم کبھی نہیں چاہو گے کہ سلاگو اس سے برا سلوک کرے۔"

"ہو سکتا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو لیکن اگر سلاگو اس لڑکی سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے تو بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آتا۔ کوئی امریکی اس طرح غیر جذباتی باتیں نہیں کہہ سکتا"

"بہت خوب۔" ڈیوریل بولا۔ "تم مجھے ماسکو کی ایجنٹ معلوم ہوتی ہو۔"

"میں کمیونسٹ نہیں ہوں۔"

"پھر تم کیا ہو؟ محض ایک خود غرض عورت؟"

"شاید۔"

"تمہارا ان لوگوں سے کیا تعلق ہے؟"

"تمہیں اس سے کیا غرض؟ تم بڑے نادان ہو ڈیوریل۔ تم نے کچھ ایسی باتیں معلوم کر لی ہیں جو تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تم نے اس لڑکی کو اپنا آلۂ کار بنایا۔ یہی تمہاری غلطی تھی۔ تم نے اس لڑکی کو سلاگو کو پھنسانے کے لئے بھیج دیا اسے اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔"

"کیا تم لوگ اسے جان سے مار دو گے؟"

"ہو سکتا ہے۔" چیزی نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"کیا تم کسی صورت میں بھی ہمیں اپنا شریک کار نہیں بنا سکتیں؟"

"ہم اس کی بابت پھر باتیں کریں گے۔" چیزی نے کہا۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر تنقیدی نظروں سے ڈیوریل کا جائزہ لینے لگی۔ "تم نے ابھی ابھی کہا تھا کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے۔ وہ غلطی کیا ہے؟"

"تمہارا خیال ہے کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں گا۔ اس لئے کہ انجلینا تمہارے قبضے میں ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ تم اسے بڑے شوق سے اپنے پاس رکھ سکتی ہو۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی پستول کی نالی میں بھی حرکت ہوئی۔ ڈیوریل کو یقین تھا کہ جیزی اس عمارت میں گولی چلانے کا خطرہ مول نہیں لے گی۔ اس کے اعشاریہ بتیس کے پستول کی آواز دور دور تک پھیل جائے گی۔ اور پھر اس سے صحیح نشانہ بھی نہیں لیا جا سکتا۔" وہ جیزی کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"بیٹھ جاؤ۔" جیزی نے کہا۔ اس کی آواز میں تھرتھراہٹ نمایاں تھی۔ "تمہیں ہو کیا گیا ہے؟" "کیا تم اپنی محبوبہ کو ساکو کے رحم و کرم پر چھوڑ دو گے؟" پھر وہ کچھ سوچ کر مسکرائی "تم بھی غلطی پر ہو ڈیوریل۔ تمہارا یہ خیال کہ میں یہاں پر گولی نہیں چلا سکتی غلط ہے۔ تم ایک چوہ......"

ڈیوریل نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔ اور پستول چھیننے کے لئے بجلی کی طرح جھپٹا۔ جیزی نے یکے بعد دیگرے دو گولیاں چلائیں لیکن وہ بال بال بچ گیا۔ اس نے برق رفتاری سے پستول جیزی کے ہاتھوں سے چھین کر ایک طرف پھینک دیا۔

"یہ کھلونا تمہارے نازک ہاتھوں میں بھلا معلوم نہیں ہوتا جان من۔" اس نے کہا اور اسے ایک طرف دھکیل دیا۔ وہ دیوار سے جا ٹکرائی۔

"تمہاری نظروں کے تیر ہی مجھے مار دینے کے لئے کافی ہیں۔" ڈیوریل نے پھر مذاق کیا "پھر گولی چلانے کی زحمت گوارا کیوں کرتی ہو؟"

ڈیوریل نے ایک مرتبہ پھر جیزی کو دھکا دیا۔ وہ اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش میں ٹیلیفون کی میز سمیت فرش پر جا گری۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اور آنکھوں سے

سمت نفرت عیاں تھی۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔" ڈیوریل نے کہا۔

"جہنم میں جاؤ۔" جیزی نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری لوٹ مار میں حصہ دار بننا چاہتا ہوں۔ میں اور انجلینا اسی مقصد کے لئے تمہارا پیچھا کرتے رہے ہیں۔ تمہارے لئے یہ آخری موقعہ ہے کہ میری پیش کش کو منظور کر لو۔"

"یاد رکھو اس لڑکی کی جان خطرے میں ہے ہم اس کو قتل بھی کر سکتے ہیں۔" جیزی بولی

"نہیں تم لوگ اسے قتل نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو اگر اس کا ذرا سا بھی بال بیکا ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔"

اسی لمحے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ پھر دروازے میں چابی گھومنے کی آواز سنائی دی۔ شاید ایک ڈی ایس آ گیا تھا۔ اب مزید باتوں کے لئے وقت نہ تھا۔ وہ انجلینا کی بابت سوچ رہا تھا۔ کہ اسے کس طرح ان لوگوں سے چنگل سے چھڑایا جائے وہ جانتا تھا۔ کہ جیزی بہت چالاک اور ہوشیار عورت ہے اس کا غصہ کم ہو چکا تھا۔ اب وہ غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی شاید وہ یہ اندازہ لگانا چاہتی تھی۔ کہ وہ کس طرح اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا تھا۔

"اب میں جا رہا ہوں۔" وہ بولا۔ "میں تمہارے شوہر سے باتوں میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ہی اس گروہ کی سرغنہ ہو۔ تمہارے شوہر کی حیثیت شطرنج کے مہرے سے زیادہ کچھ نہیں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو گی تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ میں تمہارے لئے کس قدر مفید ثابت ہو سکتا ہوں۔" وہ رک گیا، پھر سوچ کر کہنے لگا۔ "اور ہاں یہ بات یاد رکھنا کہ اس لڑکی کو کوئی گزند نہ پہنچے۔"

"آخر تم ہو کون؟" وہ بولی۔

"میں کوئی بھی ہوں۔ بہرحال تمہارے مالِ غنیمت میں حصہ دار بننا چاہتا ہوں۔"
وہ تیزی سے مڑا اور خوابگاہ میں جا گھسا۔ کھڑکی کھولی۔ اس میں سے اتر کر وہ پائپ کے ذریعہ نیچے سڑک پر پہنچ گیا۔
وہ ابھی زیادہ دور نہ گیا ہوگا۔ کہ سایہ سا اس کے پیچھے آیا۔ ساتھ ہی آواز سنائی دی۔
"خبردار۔ ہاتھ اوپر کر لو۔ بھاگنے کی کوشش فضول ہوگی۔"
اس نے فوراً حرکت کی اور بجلی کی سی تیزی سے اپنے دائیں پاؤں پر گھوما اور ساتھ ہی پوری طاقت سے اپنا دایاں ہاتھ گھمایا۔ اس کی نظر نیلی وردی اور اس شخص کے سینے پر لگے ہوئے بیج پر پڑی۔ وہ ایک پولیس کانسٹیبل تھا۔ مگر اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ وہ اپنا ہاتھ نہ روک سکا۔ لیکن کانسٹیبل بھی موم کا بنا ہوا نہ تھا۔ اس نے وار کو برداشت کیا اور ساتھ ہی پستول اس کے منہ پر دے مارا اور خود بھی اچھل کر اس کی پہنچ سے باہر نکل گیا ڈیوریل کی پھرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ جھپٹا اور پستول کا دستہ اس کے سر پر دے مارا
ڈیوریل ہر صورت میں بچ نکلنا چاہتا تھا۔ وہ پولیس کانسٹیبل سے لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے بھاگنا چاہا۔ لیکن کانسٹیبل زیادہ پھرتیلا ثابت ہوا۔ اس نے ڈیوریل کے سر پر پستول کی ایک اور ضرب لگائی۔ پھر سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ دور سے ایک اور کانسٹیبل آتا ہوا دکھائی دیا۔ فرار کی راہیں مسدود ہو چکی تھیں۔ کانسٹیبل کی آخری ضرب کاری ثابت ہوئی ڈیوریل کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ وہ لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

۱۴

حوالات کے دروازے کی سلاخوں میں سے جھانک کر ڈیوریل نے راہداری کی دیوار

پر لٹکے ہوئے کلاک پر نظر ڈالی۔ دس بج کر تین منٹ ہوئے تھے اس کے خلاف رپورٹ درج کر کے اور اس کی انگلیوں کے نشان لینے کے بعد اسے حوالات میں ڈال دیا گیا تھا اس کے بعد کوئی اور کاروائی نہیں ہوئی تھی۔ حالات اس کی توقع کے خلاف کافی حد تک خراب ہو چکے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں پولیس والے جیری اور کورین کو پکڑ کر پوچھ گچھ نہ شروع کر دیں۔ اسے معلوم تھا کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور ہر گزرتے ہوئے لمحے کے ساتھ اس کی کامیابی کے امکانات کم ہوتے جا رہے ہیں لیکن وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ ونگٹن کی ہدایات کے مطابق وہ پولیس کو اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔

وہ دروازے سے ہٹ کر بستر پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر اس کے کش لینے لگا اس کو انجلینا کا خیال آیا۔ لیکن اس نے اس خیال کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا کیونکہ انجلینا پر ہونے والے ظلم و ستم کے تصور سے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

اس کے سر میں سخت درد ہو رہا تھا۔ کانسٹیبل نے اس کے سر پر بڑے زور سے پستول مارا تھا۔ ایک ڈاکٹر آ کر اس کی مرہم پٹی کر گیا تھا۔ حوالات میں جانے سے پہلے اسے فون کرنے کی اجازت مل گئی تھی لیکن جب اس نے واشنگٹن کے لئے کال بک کروائی تو ڈیوٹی پر موجود سارجنٹ حیرت سے اس کا منہ تکنے لگا۔ اس وقت آٹھ بجے تھے۔ اس نے ونگٹن کے بتائے ہوئے نمبر پر فون کیا لیکن ونگٹن اس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔ دوسری طرف سے کہا گیا کہ جلد ہی اس تک ۔۔۔۔ اس کا پیغام پہنچا دیا جائے گا۔

فی الحال ڈیورین کو اس پر ہی قناعت کرنی پڑی اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ ونگٹن کی ہدایات نے پابند بنا دیا تھا وہ ان ہدایات سے انحراف کر کے اپنے طور پر کچھ کرنے کے لئے آزاد نہ تھا۔ ونگٹن کو فون کرنے سے بھی ان کے مشن کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا لیکن اس وقت وہ اس کے سوا کر بھی کیا سکتا تھا۔ اسے بہر صورت اس قید خانہ

سے نکلنا تھا۔

وہ سگمنٹ پی کر کھڑا ہو گیا۔ دس بج کر پندرہ منٹ ہو گئے مجھے اس کا یقین تھا۔ کہ اب ان لوگوں کی نیویارک میں نگرانی کرنا فضول تھا کیونکہ اس وقت تک وہ کافی دور نکل چکے ہوں گے۔

راہداری میں قدموں کی چاپ سنائی دی۔ تالے میں چابی گھمانے کی آواز آئی پولیس کا ایک جاسوس دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"چلو۔ اب نکل آؤ۔" وہ بولا۔

ڈیوریل اس کے پیچھے پیچھے ہال میں گزر کر سارجنٹ کے دفتر کے سامنے ایک چھوٹے سے کمرے میں چلا گیا۔ اس جاسوس نے ایک کاغذ میں لپٹی ہوئی چیزیں جن میں اس کا پستول بھی شامل تھا اسے واپس کر دیا۔

"شکریہ۔" ڈیوریل نے کہا۔

"برا نہ مانو تو ایک بات پوچھوں؟"

"پوچھو۔"

"تم ہو کون؟"

"میں نے سارجنٹ کو جو کچھ بتایا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا۔"

جاسوس نے سر ہلا دیا۔ "تمہاری وجہ سے مجھے سخت خفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تم نے فون پر واشنگٹن فون کیا کیا میری تو مصیبت ہی آ گئی۔ وہاں سے مجھے ہدایات ملی ہیں کہ تم کو باعزت طور پر رہا کر دیا جائے اور جواب طلبی الگ ہوئی ہے بہرحال اب تم آزاد ہو۔ تم کوئی بہت اہم شخصیت معلوم ہوتے ہو جبھی تو تمہارے واشنگٹن فون کرنے سے کھلبلی مچ گئی۔ بس کاش کہ میں بھی تمہاری طرح ہوتا۔"

"میرے ذمہ جو کام سپرد کیا گیا ہے۔ اگر تمہارے سپرد کیا جاتا تو چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا اور تمہیں بھاگتے ہی بنتی۔ پھر تم مجھ جیسا بننے کی کبھی خواہش نہ کرتے۔"

وہ کچھ دیر تک سوچتا رہا۔ پھر سر ہلا کر بولا۔ "ہاں۔ شاید تم ٹھیک ہی کہتے ہو میرے لئے یہ کام مناسب نہیں کیونکہ میں بال بچے دار آدمی ہوں۔"

"کیا اب میں جا سکتا ہوں؟"

"ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں؟ خدا حافظ۔"

ڈیوریل جاسوس کا نام معلوم کئے بغیر ہی چلا گیا۔

ڈیوریل نے ایک ڈرگ سٹور سے پھر واشنگٹن فون کیا۔ اس کا خیال تھا کہ وشنگٹن اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ لیکن دوسری طرف سے کینیڈ نے جواب دیا۔

"وہ انجیلینا کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔" ڈیوریل نے کہا۔

"میں نے اس لڑکی کی طرف سے تمہیں خبردار کیا تھا......" کینیڈ غصے سے کہنے لگا۔

"بس۔ بس۔ میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔" ڈیوریل کی آواز میں بھی سخت غصہ تھا۔ "آپ ہر غلطی کا ذمہ دار مجھے ہی سمجھتے ہیں آپ نے مجھے پابند بنا کر میری آزادیٔ عمل پر قید لگا دی ہے۔ اس صورت میں یہی کچھ ہو سکتا تھا۔ جو کہ ہوا۔ جائیے اب اپنے کمپیوٹر سے پوچھئے کہ وہ اس سلسلے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہے اور مجھے چھٹی دے دیجئے۔" میں پھر یایا۔

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

ڈیوریل اس وقت انجیلینا کی سلامتی کے بارے میں فکر مند تھا۔ اور اس کے غصے کی وجہ بھی یہی تھی۔

"تم تو برا مان گئے۔" آواز آئی۔

"برا ماننے کی بات ہی ہے۔"

"خیر، مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے تم سے اس طرح پیش نہیں آنا چاہیئے تھا؟"

ڈیوریل نے بڑی مشکل سے اپنے غصہ پہ قابو پاتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پنسلوانیا کے قصبہ گمرس ویل کی طرف گئے ہیں۔"

"میں نے یہ نام پہلے کبھی نہیں سنا۔ وہ وہاں کس لئے گئے ہیں؟"

"پہلے میری بات تو پوری ہو لینے دیجئے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں۔ ان کے پاس وہاں کی کسی بڑی عمارت کے نقشے ہیں۔ ان پہ کارل ایمبرلے لکھا ہوا ہے ذرا یہ تو معلوم کر کے بتایئے۔ کہ یہ شخص کون ہے اور وہ نقشے کس عمارت کے ہو سکتے ہیں۔"

کینیڈا اب پرسکون معلوم ہوتا تھا۔ "میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں ملامت کی۔ بہرحال تمہیں اشد ضرورت کے بغیر ہمیں فون نہیں کرنا چاہیئے۔"

"اس سے زیادہ اشد ضرورت اور کیا ہو سکتی ہے؟"

"خیر چھوڑو اس قصے کو۔" کینیڈا نے کہا۔ "میرے خیال میں تم نیویارک میں ٹھہرو۔ اکیلے ان کا تعاقب کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں ایمبرلے کی بابت معلوم کر کے تمہیں اطلاع دوں گا۔ شاید اس طرح ہمیں ان کے منصوبے کا پتہ چل جائے۔"

"میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں۔" ڈیوریل زور دے کر بولا۔ "میں یہاں نہیں رہ سکتا میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ کہ وہ انجلینا کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔"

"تمہیں اس لڑکی کی خاطر کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہیئے۔"

"میں ضرور یہ خطرہ مول لوں گا۔"

"دیکھو ضد مت کرو۔ بہتر ہوگا۔ کہ تم یہ بھول جاؤ۔ کہ اسے اغوا کیا گیا ہے۔"

"میں گمرس ویل جا رہا ہوں" ڈیوڈ ریل نے کہا۔ "وہاں سے آپ کو فون کروں گا۔"
یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

پہلے وہ کوڈین کے فلیٹ پر گیا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ اس نے فلیٹ کا سرسری جائزہ لیا۔ لیکن اسے کوئی کام کی چیز نہ ملی۔ پھر وہ اس ہوٹل میں گیا۔ جہاں سلاگو اور مارک ٹھہرے تھے۔ وہ بھی وہاں سے جا چکے تھے۔

اس نے ہوٹل کے کلرک سے پوچھا "مسٹر فلیمنگ کو یہاں سے گئے ہوئے کتنی دیر ہوتی ہوگی۔"

"میرے خیال میں ایک گھنٹہ ہوا ہوگا۔ لیکن پورے یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

"کیا وہ اکیلے گئے ہیں؟"

"نہیں۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہی جو ان کے ساتھ اس کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا۔"

"کوئی اور؟"

"نہیں۔"

ڈیوڈ ریل نے دس ڈالر کا نوٹ رجسٹر پر رکھ دیا۔ اور بولا۔ "پھر غور کر کے بتاؤ کہ کیا ان کے ساتھ کوئی نوجوان لڑکی بھی تھی۔ جو کچھ بیمار سی نظر آتی تھی۔"

"لیتے ہیں؟"

"ہاں۔ ہاں۔ بتاؤ۔"

"ہاں یاد آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی گئی ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ انجلینا اب تک زندہ تھی۔ ڈیوریل کو یہ معلوم کر کے کافی تسلی ہوئی۔ ڈیوریل نے کلرک کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اس نے پچھلے بارہ گھنٹوں میں کچھ نہیں کھایا تھا۔ اس کی بھوک چمک اٹھی تھی۔ لیکن کھانا کھانے کے لئے اس کے پاس وقت نہ تھا۔ اس نے نزدیک ترین سروس اسٹیشن سے علاقہ کا نقشہ حاصل کیا۔ اور اس پر گرس ویل کا قریب ترین راستہ معلوم کر کے اس طرف روانہ ہو گیا۔

یہ ایک لمبا سفر تھا۔ اگرچہ وقت بہت کم تھا۔ لیکن وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ تیز رفتاری یا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کر کے مفت میں اپنے آپ کو مصیبت میں پھنسا دے۔ اس نے ان کی سبز رنگ کی اسٹیشن ویگن کو رین کے مکان کے سامنے کھڑی ہوئی دیکھ چکا تھا اسے معلوم تھا۔ کہ وہ لوگ بھی ٹریفک پولیس سے بچنے کے لئے حد رفتار کے اندر ہی اسے چلا رہے ہوں گے۔ لیکن پھر بھی ان کو دو گھنٹوں کی مہلت مل چکی تھی۔ اس عرصہ میں وہ کافی دور نکل گئے ہوں گے۔

تقریباً آدھی رات کو اس نے اپنی کار ایک ریستوران کے قریب روکی اور تھوڑا سا کھانا زہر مار کیا۔ اور کافی پی کر باہر نکل آیا۔ کار میں بیٹھا اور روانہ ہو گیا۔ چار بجے صبح وہ گرس ویل کے نواح میں پہنچ چکا تھا۔

گرس ویل کا قصبہ تاریکی میں ملفوف تھا۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے خنکی

قدرے زیادہ بھی قصبہ کے باہر کئی پرانی متروک شدہ کوئلے کی کانوں کے آثار نظر آئے کوئلے کی کانیں بند ہو جانے کے بعد اب اس علاقہ کی آمدنی کا بڑا ذریعہ وہ سیاح تھے۔ جو وہاں آتے تھے۔ جگہ جگہ ہوٹل بنے ہوئے تھے اسے ہوٹلوں کے کار پارک میں سبز رنگ کی اسٹیشن ویگن کہیں نظر نہ آئی۔ اس نے ایک ہوٹل میں رات گزارنے کا فیصلہ کیا خوش قسمتی سے ایک ہوٹل میں کمرہ خالی تھا۔ اس نے ہوٹل کے کاؤنٹر سے ٹوتھ برش اور ریزر خریدا۔ پھر ہوٹل کے مالک کو دوگنے پیسے ادا کئے تاکہ نصف شب کی بے آرامی کی کچھ تلافی ہو سکے۔

جونہی وہ کمرے میں داخل ہوا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کہ وہ دوبارہ حوالات میں پہنچ گیا ہو۔ اس کے دل میں اس جگہ سے بھاگ جانے کی شدید خواہش پیدا ہوئی لیکن پھر اپنے دل پہ جبر کر کے اس نے دروازہ بند کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس نے سگریٹ پی کر شیو کیا۔ پھر غسل خانے میں جا کر خوب نہایا۔ اسے کافی فرحت اور سکون محسوس ہوا۔ صبح اپنا کام دوبارہ شروع کرنے سے پہلے اس کے پاس آرام کرنے کے لئے چند گھنٹے باقی تھے۔

نہانے کے بعد وہ ابھی اپنا جسم خشک کر ہی رہا تھا کہ اچانک دروازے پہ دستک ہوئی۔ اس نے تولیہ کمر سے لپیٹا اور دروازہ کھول دیا۔ ہوٹل کا مالک سامنے کھڑا تھا۔

"بتی جلتی دیکھ کر چلا آیا۔ کہ شاید آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔"

"کسی چیز؟"

"مثلاً شراب وغیرہ۔ میرے پاس بہت اچھی شراب موجود ہے جو یہاں پہ کہیں نہیں ملے گی۔"

"ٹھیک ہے۔ لے آؤ۔"

"یہ وہی بوتل۔" ہوٹل کے مالک نے اپنی پشت پہ چھپائی ہوئی بوتل سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "پندرہ ڈالر نکالیئے۔"

ڈیوریل نے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے بوتل کی قیمت ادا کر دی۔

"مجھے تم سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔" ڈیوریل نے کہا۔ "بتاؤ گے؟"

"فرمائیے۔"

ڈیوریل نے اسے اندر بلا لیا۔ اور دو جام بھرے ایک جام اس نے ہوٹل کے لالچی مالک کو دیا۔ دوسرا خود پینے لگا۔

ہوٹل کے مالک نے کہا۔ "اگر آپ چاہیں تو قمیضوں اور زیر جاموں کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ خالی ہاتھ آئے ہیں آپ کے پاس کوئی سامان نہیں۔"

"ہاں۔ مجھے اچانک یہ سفر کرنا پڑا۔"

"کیا صبح جانے کا ارادہ ہے۔؟"

"کوئی پتہ نہیں کہ میں کب واپس جاؤں گا۔" ڈیوریل نے کہا۔ "مجھے تمہارے قصبے میں ایک ضروری کام ہے۔ میں کارل ایمبرلے سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"میں اسے جانتا ہوں۔ اس نے اس قصبہ میں موسم گزارنے کے لئے مکان بنوایا ہے" ہوٹل کا مالک بولا۔

"کیا وہ آج کل یہیں موجود ہے؟"

"شاید۔"

"وہ کیا کام کرتا ہے؟"

"میرا خیال تھا کہ آپ اسے جانتے ہوں گے۔" ہوٹل کا مالک بولا۔ "خیر تو سنئے وہ نیویارک کا رہنے والا ہے اور تعمیرات کے کام کا ماہر ہے۔ لیکن آدمی عجیب سا ہے۔ تمام گرمیاں اپنے مکان میں یکہ و تنہا گزارتا ہے۔ کسی سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا۔"

ڈیوریل نے اس سے ایمبرلے کی گرمائی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر لیا پھر کہنے لگا "ایک بات اور.... کیا یہاں جارج جانسٹن نام کا کوئی پراپرٹی ڈیلر بھی رہتا ہے؟"

"جی ہاں۔ بڑے بازار میں اس کا دفتر ہے۔ وہ وقت کا پابند ہے۔ آپ ٹھیک نو بجے اس سے وہاں مل سکتے ہیں۔ میں آپ کے لئے قمیض وغیرہ لے آؤں؟"

"اگر قیمت دس ڈالر سے کم ہے تو لے آؤ۔"

"آپ کو ایک قمیض آٹھ ڈالر میں مل جائے گی۔"

"ٹھیک ہے۔ صبح پہنچا دینا۔ اب تم جاؤ۔"

"اوہ.... کیا آپ یہ باقی ماندہ شراب پئیں گے۔"

"تم اسے بھی لے جا سکتے ہو.... اور جاؤ عیش کرو۔"

جب وہ چلا گیا تو ڈیوریل بتیاں بجھا کر بستر پر لیٹ گیا۔ انجلینا کی شکل اس کی نظروں کے سامنے آ گئی۔ وہ ایک پر اعتماد، خوبصورت اور چالاک عورت تھی۔ اگرچہ اس نے ڈیوریل کے تمام منصوبے کو خاک میں ملا دیا تھا۔ پھر بھی اسے انجلینا سے کوئی شکایت نہ تھی وہ اس کی فطرت سے واقف تھا۔ اس کے ساتھ بیتے ہوئے دن اسے اب بھی یاد تھے۔ وہ اسے اس طرح ظالموں کے پنجے میں گرفتار نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ اسے چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

پھر اسے نیند آ گئی۔

۱۵

صبح سات بجے اس کی آنکھ کھلی۔ بستر سے اٹھ کر غسل کیا۔ اس کے کمرے سے باہر کپڑے کے سٹینڈ پر دو قمیضیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک اس نے پہن لی۔ پھر خوب ڈٹ کر ناشتہ کیا۔

اس کے بعد وہ باہر نکل آیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی معطر ہوا چل رہی تھی۔ دور شمال میں اونچے اونچے پہاڑ دعوت نظارہ دے رہے تھے۔ ڈیوریل کو اب معلوم ہوا کہ سیاح اس قصبے میں کیوں دلچسپی لیتے تھے اس کے دلکش مناظر بلاشبہ جنت نظیر تھے۔

جارج جانسٹن کا دفتر اب تک نہیں کھلا تھا، چنانچہ اس نے سب سے پہلے کارل ایمبرلے سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔

ایمبرلے کا مکان بڑی پر فضا جگہ پر واقع تھا۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا۔ جب ڈیوریل وہاں پہنچا تو پرندوں کے چہچہانے کی آوازوں نے ایک خوشگوار سماں باندھ رکھا تھا۔ مکان میں زندگی کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے سب سوتے ہوئے ہوں اس نے آگے بڑھ کر دروازہ پر دستک دی۔

تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا۔ اور ایک پستہ قد موٹی عورت باہر آئی۔ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"مسز ایمبرلے؟"

عورت نے اثبات کے طور پہ سر ہلا دیا۔

ڈیوریل نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں نے بے وقت آپ کو زحمت دی۔ لیکن مجبوری تھی۔ مجھے مسٹر ایمبرلے سے بہت ضروری کام ہے۔"

"لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ "

"یہ کام بہت ہی اہم ہے مسز ایمبرلے۔"

"اچھا۔" وہ دروازہ کھول کر بولی۔ "تو پھر اندر آجایئے۔"

ڈیوریل اس کے پیچھے چلتا ہوا ڈرائنگ روم میں جا پہنچا۔ وہ فکرمندی کے انداز میں کہنے لگی۔

"کارل کو آرام کی بڑی ضرورت ہے تمہیں معلوم ہی ہو گا۔ کہ وہ دل کے مریض ہیں اور چھ ہفتے پہلے ان پہ دل کا شدید دورہ پڑ چکا ہے۔ ڈاکٹر نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔"

"میں انہیں زیادہ دیر تکلیف نہیں دونگا۔" ڈیوریل نے کہا۔ "میں صرف چند منٹ کے لئے ان سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں بستر سے نکلنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود ان کے پاس جا کر بات کروں گا۔"

"اچھا میں جا کر دیکھتی ہوں کہ کیا وہ جاگ گئے ہیں۔"

جب وہ چلی گئی تو ڈیوریل نے سگرٹ سلگایا۔ پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ راکھ جھاڑنے کے لئے وہاں کوئی ایش ٹرے نہ تھی۔ چنانچہ اس نے سگرٹ بجھا کر جیب میں رکھ لی۔

مسز ایمبرلے کے قدموں کی چاپ سن کر وہ مڑا۔ وہ اکیلی آرہی تھی۔ کوئی آدمی اس کے ساتھ نہ تھا۔ اس کی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔ چہرہ بالکل زرد پڑ گیا تھا۔

"وہ وہاں نہیں ہیں۔" وہ بولی۔ "وہ وہاں سے غائب ہیں۔ ہم نے مکمل آرام کے لئے

ان کو علیحدہ کمرے میں رکھا تھا۔ رات میں انہیں بستر پر سوتا ہوا چھوڑ گئی تھی۔ اب ان کا بستر خالی پڑا ہے۔ اب کیا ہوگا۔؟ وہ کہاں گئے؟ انہیں کون لے گیا؟ ہائے اللہ اب میں کیا کروں؟"

" ذرا صبر و ضبط سے کام لیجئے۔ محترمہ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سیر کے لئے چلے گئے ہوں۔"

وہ بولی: "نہیں۔ بیمار ہونے کے بعد وہ کبھی سیر کو نہیں جاتے تھے۔ پھر اچانک وہ اس پر برس پڑی۔

" تم کون ہو؟۔ یہاں کیوں آئے ہو؟ شاید تمہاری وجہ سے ہی یہ مصیبت ..."

" ہمت سے کام لیجئے محترمہ!" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اپنے اوپر قابو رکھئے اچھا ذرا اپنے شوہر کا کمرہ تو دکھائیے!

وہ اسے ایمبرلے کے کمرے میں لے گئی ہٹے سے بستر پر لاتعداد شکنیں پڑی تھیں لیکن ایسے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ جن سے یہ ظاہر ہو کہ کسی قسم کی مزاحمت کی گئی تھی۔

ڈیوڈیل نے ایک نظر چاروں طرف دوڑائی۔ اور باہر آگیا۔ مسز ایمبرلے بھی اس کے پیچھے باہر آگئی۔

" کوئی بات ضرور ہے وہ خود کہیں نہیں جا سکتے تھے۔ وہ ڈاکٹر کی ہدایت پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ اور بستر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔"

" کیا انہوں نے حکومت کے کسی پراجیکٹ پر کام کیا تھا؟"

" کیا تمہیں معلوم نہیں؟" اس کی آنکھوں میں شک و شبہ کی کیفیت نمایاں تھی۔

" میں کچھ نہیں جانتی۔"

" دیکھئے محترمہ۔ مجھ پر اعتماد کیجئے۔ میں آپ کا دوست ہوں دشمن نہیں۔ مجھ سے کچھ چھپانے

کی کوشش مت کیجیے۔ اچھا یہ بتائیے کہ کیا وہ پراجیکٹ کہیں نزدیک ہی ہے؟"

"مجھے کارل نے اس کی بابت کچھ نہیں بتایا ہے؟" اس نے کہا۔ پھر کچھ دیر رک کر بولی۔ "میں پولیس کو بلاتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایف بی آئی۔ کو اطلاع دے دوں"

ڈیوریل اسے ایسا کرنے سے منع نہ کر سکا۔ ایک مرتبہ وہ پھر تاخیر سے پہنچا تھا۔ ایک مرتبہ پھر کوربن اس سے پہلے اپنا کام کر چکا تھا۔ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ تھی کہ اب ایمبرلے کوربن کے قبضے میں تھا۔ لیکن ایک بات تھی۔ وہ یہ کہ ڈیوریل صحیح راستہ پر جا رہا تھا۔

مسز ایمبرلے تیزی سے مکان کے اگلے حصے میں گئی۔ ڈیوریل اس کے پیچھے تھا۔ اس کے ٹیلی فون تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ جھپٹ کر آگے بڑھا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"مجھے ذرا واشنگٹن سے بات کر لینے دیجیے۔" اس نے کہا۔

"کیا کہا تم واشنگٹن اس حادثہ کی اطلاع دو گے؟" مسز ایمبرلے نے حیرت سے کہا۔

"میں وہاں سے اپنے لیے ہدایات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے شوہر چہل قدمی کے لیے باہر گئے ہوں۔ بہتر ہو گا۔ کہ آپ پہلے انہیں آس پاس تلاش کر لیں اس کے بعد کوئی اور قدم اٹھائیں۔ خواہ مخواہ پولیس یا ایف بی آئی کو پریشان کرنے سے فائدہ؟"

وہ اپنا ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔ "مجھے یقین ہے کہ کہیں نہیں گئے۔"

"پھر بھی دیکھ لینے میں کیا حرج ہے؟" مسز ایمبرلے با دل نخواستہ باہر چلی گئی۔

اس کے بعد ڈیوریل نے ونگٹن کو فون کیا۔ دوسری طرف سے ونگٹن نے خود جواب دیا۔

"کیپ کینیڈا نے ان لوگوں کے بارے میں چھان بین کر لی ہے جن کے نام میں نے کل بتائے تھے۔"

" تم کہاں سے بول رہے ہو ڈیوریل؟"

" گھرین ویل سے۔ گوڈین کی پارٹی اس وقت اسی جگہ موجود ہے۔"

" کیا تم یہ پورے وثوق سے کہہ سکتے ہو؟"

" جی ہاں۔ اس لئے کہ وہ آج رات ایمبرلے کو اس کے مکان سے اغوا کر کے لے گئے ہیں"۔

" کیا کہا۔؟"

" جی ہاں۔ وہ اپنے مکان سے غائب ہے۔ میں اس وقت اسی کے مکان سے بول رہا ہوں"

دوسری طرف تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر ولنگٹن کی آواز سنائی دی۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمبرلے کون ہے؟"

" نہیں" ڈیوریل نے کہا۔" البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس نے کسی پراجیکٹ کے نقشے بنائے ہیں۔ کونسا پراجیکٹ اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے خدا کے لئے جلدی بتا دیجئے کہ وہ پراجیکٹ کون سا ہے۔

" وہاں پر کچھ خاص تعمیرات تو ہوئی ہیں لیکن پینٹاگن میں کوئی بھی ان کی بابت کچھ بتانے کو تیار نہیں۔ یہ بہت ہی خفیہ منصوبہ ہے جس کی بابت مجھے بھی کچھ معلوم نہیں اب مجھے وہائٹ ہاؤس جانا پڑے گا۔ مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کی صرف یہی ایک صورت باقی رہ گئی ہے۔"

" مسز ایمبرلے الیف' بی' آئی کو اس واقعہ کی اطلاع دینا چاہتی ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔" اور میں اسے ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔"

" کیا تمہیں کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے۔؟"

" کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

"ایمبرلے کا فون نمبر کیا ہے؟ میں جلد ہی تمہیں فون کروں گا۔"

"اس وقت تک میں یہاں نہیں ہوں گا۔ خیر جب ضرورت ہوگی میں خود آپ کو فون کرلوں گا۔" ڈیوریل نے یہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

اسی اثناء میں مسز ایمبرلے واپس آگئی۔ اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے اپنے شوہر کی تلاش میں ناکامی ہوئی ہے۔ ڈیوریل نے فون کا ریسیور اسے پکڑا دیا اور کہا

"میں جا رہا ہوں۔ میں جلد ہی آپ کو فون کروں گا۔ اس وقت تک شاید آپ کے شوہر واپس آجائیں۔"

اسے معلوم تھا کہ محض طفل تسلی تھی ورنہ مسٹر ایمبرلے کے واپس آنے کا کوئی امکان نہ تھا

ڈیوریل ایمبرلے کے مکان سے سیدھا جارج جانسٹن کے پاس گیا۔ جب اس نے جانسٹن کو کورین کی بابت پوچھا تو اس نے سر ہلایا اور فائل دیکھتے ہوئے بتایا۔ "اس نے ایک خوبصورت اور آرام دہ مکان پہاڑی کے اوپر لیا ہے۔ جو دوسرے مکانات سے الگ تھلگ واقع ہے۔"

"کیا آج کل وہ اسی مکان میں ٹھہرا ہوا ہے؟" ڈیوریل نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ میں نے اسے نہیں دیکھا۔"

پھر ڈیوریل نے اس مکان کا پتہ لیا۔ پراپرٹی ڈیلر نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔ "اگر آپ کو اس جگہ کسی شاندار اور آرام دہ مکان کی ضرورت ہو تو اس خادم کو نہ بھولئے گا۔ آپ سے کرایہ میں خاص رعایت کردی جائے گی۔"

"میں کورین سے ملاقات کے بعد آپ سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔"

"مجھے آپ کی خدمت کرکے خوشی حاصل ہوگی۔"

وہ ڈیورل کو دروازے تک چھوڑنے کے لئے آیا۔ رخصت ہونے سے پہلے ڈیورل نے

مڑ کر کہا۔

" ایک بات اور ... گورنمنٹ پراجیکٹ کہاں ہے؟"

"کونسا پراجیکٹ؟" پراپرٹی ڈیلر نے کہا۔

"کیا حال ہی میں یہاں بڑے پیمانے پر تعمیر کا کام نہیں ہوا ہے؟"

" ہاں ..... آپ کوئلے کی کانوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ ان کو دوبارہ کھولنے کے لئے پچھلے سال

کام ہوا تھا۔ سب لوگوں نے ان کانوں سے کافی امیدیں وابستہ کر لی تھیں۔ لیکن بعد میں انہیں

کافی ناامیدی کا سامنا کرنا پڑا۔"

" میں ان کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

" آپ وہاں نہیں جا سکتے۔ وہ کسی کی ذاتی ملکیت ہیں۔ وہ کانیں میلوں میں پھیلی ہوئی

ہیں تقریباً نصف پہاڑ بھی کانوں کے علاقے میں شامل ہے۔ ان کے چاروں طرف اونچی کانٹوں دار

باڑھ لگا دی گئی ہے۔ وہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔"

" اچھا شکریہ۔"

"کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کو مکان ..."

" میں واپس آ کر اس سلسلے میں بات کروں گا۔" ڈیورل نے کہا۔

اس نے قریب کے ریستوران میں جا کر کافی کا ایک پیالہ پیا۔ پھر وہ ٹاؤن ہال گیا جہاں

تقریباً آدھے گھنٹے تک اس علاقے کے تفصیلی نقشے دیکھتا رہا۔ جب وہ ٹاؤن ہال سے باہر نکلا۔

تو تمام علاقے کا محل وقوع اس کے اچھی طرح ذہن نشین ہو چکا تھا۔

اس نے مسز ایمبرلے کو فون کیا۔ اس نے بتایا کہ ایمبرلے کا اس وقت تک کوئی پتہ نہیں

چل سکا تھا۔ شیرف اس سلسلے میں تحقیقات کر رہا تھا۔ وہ فکرمند تھی کہ کہیں اس کا شوہر رات کو سیر کرتے ہوئے نزدیک ہی واقع جھیل میں نہ گر گیا ہو۔ ڈیوریل اسے یہ نہ بتا سکا۔ کہ وہ سلاگو کے ہاتھوں اذیت ناک موت کے مقابلے میں جھیل میں ڈوب مرنے کو ترجیح دیتا۔ اس نے واشنگٹن فون کرنے کی کوشش بھی کی مگر لائن خالی نہ تھی اسکی تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ آخر وہ اپنی کار میں جا بیٹھا۔ اور جتنی تیز رفتاری سے کار چلا سکتا تھا چلاتا ہوا پہاڑ کی طرف روانہ ہو گیا

۱۷

انجلینا خالی خالی نظروں سے سورج کی شعاعوں کو کمرے میں پھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تمام رات ایک لمحہ کے لئے بھی پلکیں نہ جھپکائی تھیں لیکن اس کے باوجود اسے کوئی تھکن اور نہ ہی کوئی درد محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ہر قسم کے احساس کو دبا دینا چاہتی تھی۔ اسے سورج کی روشنی سے خوف محسوس ہو رہا تھا کیونکہ وہ اسے تلخ حقیقتوں کا احساس دلا رہی تھی۔ ان تلخ حقیقتوں کا احساس جن سے اسے گزرنا پڑا تھا۔

جیرزی اس پر کافی مہربان تھی اسی نے راستے میں کار روک کر اس کی مرہم پٹی کی تھی۔ انجلینا کو صبح کی ہوائیں سرد سی لگ رہی تھی۔ اسے معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ کہاں ہے نہ ہی اب اسے اس کی کوئی پرواہ رہی تھی۔ اس نے براؤن رنگ کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنا ہوا تھا جو شاید جیرزی نے اسے پہنا دیا تھا۔ اس نے لباس کا زپ کھول کر اپنے جسم پر نظر ڈالی جسم کی خستہ حالت کو دیکھ کر وہ لرز اٹھی۔ اس نے سوچا کہ حسین حسین، سڈول اور متناسب جسم پر

اسے ناز تھا۔ وہ اب مسخ ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ اب وہ ڈیوریل کو کبھی بھی نہ اپنا سکے گی۔ وہ ایسے مسخ شدہ جسم کو دیکھ کر اس سے نفرت ہی کرے گا۔ آخری امید بھی دم توڑ چکی تھی۔ اس نے ڈیوریل کے ساتھ شادی کرنے کے جو ارمان بھرے خواب دیکھے تھے وہ سب بکھر کر رہ گئے اب اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آ رہا تھا۔ جس میں کسی خوشگوار تصور کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔

پھر اس نے اپنے ان خیالات کو جھٹک کر چاروں طرف نظر دوڑائی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے کمرے میں پڑی ہوئی تھی جس میں مختصر سا فرنیچر موجود تھا۔ کمرے میں صرف ایک ہی کھڑکی تھی جسے باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔

چاروں طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی رات اسے اس کمرے میں چھوڑنے کے بعد کوئی اسے دیکھنے کو نہ آیا تھا۔ صبح انڈوں اور کافی کی اشتہا انگیز خوشبو آتی رہی مگر کسی نے اسے ناشتہ کے لئے بھی نہ پوچھا۔

اسے دروازے کے پاس کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

"کون ہے؟"

وہ اپنی ہی آواز سن کر حیران رہ گئی۔

اس نے ہمت کر کے ایک مرتبہ پھر آواز دی۔

"کون ہے؟"

قدموں کی چاپ تھم گئی۔ پھر کسی نے دروازہ کی کنڈی باہر سے کھول لی۔ وہ خوفزدہ ہو کر بستر پر گر پڑی۔ "نہیں۔ خدا کے لئے نہیں۔۔۔۔ مجھے اور تکلیف نہ دو۔۔۔ خدا کے لئے"

ایک آدمی دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس شخص کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سفید بالوں والا یہ شخص بیمار نظر آتا تھا۔ اس نے پاجامہ پہن رکھا تھا۔ اس کے پاؤں ننگے اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر خراشیں تھیں۔ اس کا دایاں ہاتھ لٹک رہا تھا جیسے کہ ٹوٹ گیا ہو۔ وہ اس طرح سانسیں لے رہا تھا۔ جیسے سخت تکلیف کے عالم میں ہو

"اوہ میرے خدا۔۔۔ انہوں نے تمہاری یہ کیا حالت بنائی ہے۔" اس شخص نے کہا۔

"تم کون ہو۔"

"ایمبرے۔ کارل ایمبرے۔ وہ آج صبح ہی مجھے میرے گھر سے اغوا کر کے لائے ہیں۔ یہ انہوں نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟"

"مجھے کچھ پتہ نہیں۔ میں اس کے بارے میں کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی۔" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔ اسے اب یہاں سے بھاگ نکلنے کی کوئی آرزو نہ تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے۔" ایمبرے نے ہمدردانہ لہجے میں دریافت کیا۔

"انہوں نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ اس وقت وہ کہاں ہیں؟"

"پتہ نہیں۔ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں۔ کہ میں ان کی قید میں ہوں۔" وہ شکست خوردہ آواز میں بولا۔

"انہوں نے مجھ سے سب کچھ اگلوا لیا ہے میں مجبور تھا۔ انہوں نے مجھے اتنی اذیتیں دیں کہ میں برداشت نہ سکا۔ میں پہلے ہی دل کا مریض ہوں خاتون۔ میرا خیال تھا۔ کہ وہ مجھے جان سے مار دیں گے اور پھر جب اس شخص نے چاقو سے۔۔۔۔"

"خدا کے لئے۔" انجلینا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ "اس کا ذکر مت کرو۔"

"لیکن انہوں نے مجھ سے سب معلومات حاصل کر لی ہیں۔"

"اس کے علاوہ تم کر بھی کیا سکتے تھے۔ اچھا اس کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔ تم تو برسوں کے مریض نظر آ رہے ہو۔"

"وہ اس وقت یہاں موجود نہیں۔ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں اور مجھے ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہے۔ لیکن میرے اندر اتنی طاقت نہیں کہ بھاگ سکوں۔"

انجلینا نے اس کی طرف دیکھا۔ اچانک اسے احساس ہوا۔ کہ اس نے گذشتہ چند لمحوں میں اپنی حالت کی بابت کچھ نہیں سوچا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔" وہ بولی۔ "میں گھر کا جائزہ لیتی ہوں۔ کیا تمہارے پاس جوتے نہیں۔؟"

"وہ مجھے بستر سے اٹھا کر لائے ہیں۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم اس وقت کس جگہ ہیں؟"

"ہاں۔ کیا تم نہیں جانتیں۔"

"نہیں۔ وہ مجھے نیویارک سے لائے ہیں۔ خیر چھوڑو۔"

انجلینا نے محسوس کیا۔ کہ ایمبرلے کو سانس لینے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔

"بیٹھ جاؤ۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔" انجلینا نے کہا۔ "میں ابھی آتی ہوں۔" پھر انجلینا نے تمام مکان میں گھوم کر دیکھا۔ تمام کھڑکیاں اور دروازے باہر سے بند تھے۔ دروازوں پہ تالے پڑے تھے۔ سب سے بعد وہ باورچی خانہ میں گئی۔ اور کافی بنا کر لے آئی۔

"اب تو تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

"نہیں۔ میرے خیال میں ....." ایمبرلے دھیمی آواز میں بولا۔

پھر وہ اس کے لئے جوتوں کا ایک جوڑا اور اپنے لئے سینڈل تلاش کر کے لے آئی جنہیں پہن کر وہ باورچی خانہ میں گئے۔ باورچی خانہ کا ایک دروازہ باہر لان میں کھلتا تھا۔ لیکن وہ

بھی باہر سے بند تھا۔ انجلینا نے کافی کا پیالہ دروازے کے شیشے پر دے مارا۔ شیشہ ٹوٹ گیا۔ تو بازو باہر نکال کر دیکھا۔ باہر تالا پڑا ہوا تھا۔

"تالا معمولی معلوم ہوتا ہے۔" ایمبرلے نے کہا۔ "میں اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہوں۔ انہیں باورچی خانہ میں ایک پیچ پڑی ہوئی مل گئی۔ ایمبرلے نے بازو نکال کر تھوڑی سی کوشش کے بعد تالا کھول لیا۔

وہ دونوں جلدی سے باہر نکل گئے اور پھر پہاڑ کی ڈھلان سے نیچے اترنے لگے وہ بھاگتے چلے گئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ وہ ایک پگڈنڈی پر جا رہے تھے۔ آخر وہ پہاڑی نالے پر ایک چھوٹے سے پل کے قریب جا پہنچے۔ اچانک انہیں ایک کار کی آواز سنائی دی۔ یہ سبز رنگ کی اسٹیشن ویگن تھی۔ جسے سلاگو چلا رہا تھا۔

انجلینا نے بڑی پھرتی سے ایمبرلے کو پل کے نیچے ریت پر دھکیل دیا۔ اور خود کار کی طرف بھاگنے لگی۔ سلاگو نے اسے دیکھ کر کار روک لی۔ اور جھلاتا ہوا باہر نکل آیا۔ انجلینا خوف زدہ ہونے کی اداکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مخالف سمت میں بھاگ نکلی۔ سلاگو اس کے پیچھے بھاگا۔ اس کی نظریں ایمبرلے پر نہیں پڑی تھیں۔ اچانک انجلینا ٹھوکر کھا کر گر پڑی سلاگو نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"میں کافی دیر سے اس وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ ہمیں ایک مرتبہ پھر تنہائی نصیب ہو۔ ڈارلنگ۔" اس نے کہا۔

۱۷

ڈیوریل جانسٹن کے بتائے ہوئے راستے پر کورین کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ دس بجے کا عمل ہوگا۔ اس نے واشنگٹن فون کیا تھا۔ جہاں سے انتظار کرنے کی ہدایت کی تھی۔ تاکہ مزید آدمی اس کی مدد کے لئے بھیجے جا سکیں۔ لیکن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا اور انتظار کرنا ڈیوریل کے بس کی بات نہ تھی۔ اسے انجلینا اور ایمبرلے کی فکر لگی ہوئی تھی۔ نجانے ان لوگوں نے ان دونوں کا کیا حشر کیا ہوگا۔ اسی لئے اس نے واشنگٹن کو بتا دیا تھا۔ کہ وہ پہاڑ پر جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ وہ اپنے آدمی وہاں نہ بھیج دے۔

جانسٹن کی ہدایت کے مطابق وہ ایک کچی سڑک پر مڑ گیا۔ جو مخمور سانپ کی طرح لہراتی بل کھاتی پہاڑ کی چوٹی کی طرف جا رہی تھی۔ اس نے چاروں طرف نظریں دوڑا کر اس پل کو تلاش کیا۔ جس کے قریب ہی کورین کا مکان تھا۔ جلد ہی اسے وہ پل نظر آ گیا وہ اس کی طرف گیا۔ تو اسے ایمبرلے نظر آیا۔ اس نے کار روک لی۔ ایمبرلے اوندھے منہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ وہ کار سے اترا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا۔

ڈیوریل نے ایمبرلے کی کلائی پکڑ کر نبض دیکھی۔ نبض چل رہی تھی۔ وہ زندہ تھا اس نے پل سے آگے نظر دوڑائی۔ کورین کا مکان آس پاس کہیں دکھائی نہ دیا۔ لیکن ماحول پر پھیلے ہوئے سکوت سے اندازہ ہوتا تھا۔ کہ وہاں کوئی نہ تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک مرتبہ وہ پھر تاخیر سے پہنچا تھا۔ اور وہ اس سے آگے نکل چکے تھے۔

"ایمبرلے کیا تم میری آواز سن سکتے ہو؟" ڈیوریل نے کہا۔ "اب میں پہنچ گیا ہوں

اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر پوچھنے لگا۔

"وہ لڑکی.... انجلینا گمرین کہاں ہے؟ کیا وہ تمہارے ساتھ ہی ان کی قید میں نہ تھی؟"

"ہاں... وہ میرے ساتھ تھی۔" ایمبرلے نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ لیکن تم کون ہو؟"

"میں تمہارا دوست ہوں۔" ڈیوریل نے کہا۔ "اور تم مجھ پر اعتماد کر سکتے ہو۔ میں تمہاری مدد کے لئے آیا ہوں۔"

"وہ.... وہ بڑے ظالم ہیں.... انہیں روکو ورنہ وہ اس لڑکی کو...."

"وہ کدھر گئے ہیں۔"

"انہوں نے مجھ سے سب کچھ اگلوا لیا.... مجھے بتانا پڑا.... میں مجبور تھا.... اس کے سوا میں اور کر بھی کیا سکتا تھا.... اف.... کتنا سخت درد ہو رہا ہے.... میری.... جان نکلی جا رہی ہے.... ہائے کیا تم کسی ڈاکٹر کے پاس مجھے نہیں لے جا سکتے؟"

"زیادہ بولو چلو مت ورنہ درد بڑھ جائے گا۔ بہتر یہی ہے کہ آرام سے لیٹے رہو وہ لوگ کہاں ہیں؟"

"اس لڑکی نے مجھے بھاگنے کا موقع دینے کے لئے دوبارہ اپنے آپ کو پکڑوا دیا۔ لیکن میں تو ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہ تھا۔"

"تم کتنی دیر سے یہاں پڑے ہوئے ہو؟"

"پتہ نہیں.... شاید میں ان کے جانے کے بعد بے ہوش ہو گیا تھا۔"

"اسے کون پکڑ کر لے گیا ہے؟"

"وہی ریچھ نما انسان جس نے میرا ہاتھ توڑا اور مجھ پر چاقو کے وار کئے تھے۔ اس لڑکی نے خود ہی اپنے آپ کو پکڑوا دیا تاکہ ....."

"کیا اس بات کو آدھ گھنٹہ گزر چکا ہے؟"

"شاید۔"

"نصف گھنٹے سے زیادہ گزر چکا ہے۔"

"شاید۔"

"ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔"

"میں نے کہا تو ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ میں بے ہوش ہو گیا تھا۔"

"اچھا یہ بتاؤ کہ انہوں نے تم سے کیا کچھ پوچھا ہے۔ میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں؟"

"انہوں نے مجھ سے سب کچھ اگلوا لیا..... سب کچھ ..... میں مجبور تھا..... اور وہ وہیں گئے ہیں۔ کورین کے مکان پر ..... وہ آگے پگڈنڈی پر ..... پرانی کوئلے کی کان کے پاس ..... جہاں ریل کی پٹڑی ....."

ایمبرے کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ وہ پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ ڈیوریل نے اس کی نبض دیکھی پھر بولا۔ "میرے پیچھے اور لوگ بھی آ رہے ہیں وہ تمہارا خیال رکھیں گے"

وہ صرف چند منٹ ہی کورین کے مکان میں ٹھہرا۔ مکان خالی پڑا تھا۔ کار اور آگے نہیں جا سکتی تھی۔ مکان کے پیچھے سے ایک پگڈنڈی جنگل میں بل کھاتی ہوئی پہاڑ کی چوٹی کی طرف جا رہی تھی۔ ڈیوریل نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور پیدل ہی اس پگڈنڈی پر روانہ ہو گیا۔

اب دھوپ میں کافی تمازت آگئی تھی۔ وہ جلد ہی تاروں کی ایک باڑ کے قریب پہنچ گیا۔ کوئی شخص اس سے پہلے ہی تار کاٹ کر ادھر سے آگے گیا تھا۔

ڈیورین آگے بڑھتا گیا۔ بیس منٹ چلنے کے بعد وہ ریل کی پٹڑی تک جا پہنچا۔ چڑھائی کافی محنت طلب تھی۔ اس لئے وہ پسینہ میں نہا گیا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے سانس درست کرنے کے واسطے رکا۔ اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ یہ بھی ایک ویران کان تھی۔ جسے کان کن چھوڑ کر جا چکے تھے۔ تقریباً ایک میل کے فاصلے پر وہ کالونی نظر آرہی تھی۔ جس میں کان کے مزدور اور دوسرا عملہ رہتے ہوں گے۔ اب کالونی بالکل خالی پڑی تھی۔ ریل کی پٹڑی کچھ فاصلے پر کئی اور ریلوے لائنوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ ریل کی فولادی پٹڑی سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ اچانک اسے معلوم ہوا کہ ایمبرے نے ریل کی پٹڑی کا ذکر کیوں کیا تھا۔ اگر یہاں کوئی شخص نہیں رہتا تھا۔ اور کانیں ویران تھیں تو ریل کی پٹڑی بھی زنگ آلود ہو چکی ہوتی۔ ریل کی پٹڑی استعمال ہوتی رہی تھی اس لئے وہ سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔

ابھی وہ نصف میل اور چلا ہو گا۔ کہ اسے سبز رنگ کی اسٹیشن ویگن نظر آئی وہ درختوں کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایمبرے کو اس راستے کا علم نہ تھا۔ جس سے اسٹیشن ویگن یہاں آئی تھی۔ یا پھر ایمبرے کو یہ خیال ہو گا۔ کہ وہ پیدل چل کر جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔

یہ بات واضح تھی۔ کہ انجلینا کو پتہ تھا کہ جب سلاگو اسے یہاں لایا ہو گا۔ تو اسے پتہ چل گیا ہو گا۔ کہ ایمبرے فرار ہو چکا ہے چنانچہ اس نے دوسروں کو اسکی اطلاع دی ہو گی اب وہ خطرے کا سامنا کرنے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔

ویگن تک پہنچنے کے لئے اسے ایک اور آہنی تاروں کی باڑ عبور کرنی پڑی۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ کہ اس جگہ کچھ ایسی سرگرمیاں جاری تھیں جنہیں عوام سے پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ نزدیک ہی ایک صاف کیا ہوا۔ زمین کا قطعہ تھا۔ جس کو ہیلی کاپٹر اتارنے کی جگہ کے طور پہ استعمال کیا جاتا ہوگا اب ڈیویل کو احساس ہوا کہ کالونی اتنی ویران نہ تھی۔ جتنی کہ دور سے نظر آتی تھی۔

ڈیویل نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ دور دور کسی انسان کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا اگر وہاں کوئی لوگ تھے بھی تو وہ اس وقت کان کے اندر ہوں گے۔ اور اب تک کورین اور اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔

اسٹیشن ویگن بظاہر خالی نظر آ رہی تھی۔ اس کا پچھلا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن اندر کا حصہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ دور زیر زمین کسی مشین کے چلنے کی دھیمی آواز سنائی دے رہی تھی وہ اسٹیشن ویگن کے قریب جا کر رکا۔ اس میں کپڑوں یا کمبلوں کا بھورے رنگ کی ایک گٹھڑی نظر آئی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ گٹھڑی میں کیا ہے اس نے اسے ہاتھ لگایا۔ تو اچانک ہی اسے گٹھڑی میں باہر نکلے ہوتے دو انسانی پاؤں نظر آئے۔ اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا

" انجلینا۔" اس نے آہستہ سے آواز دی۔

کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ایک گہری سانس لی۔

" انجلینا۔" اس نے دوبارہ آواز دی۔

ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

" سام۔"

" ڈیویل نے گٹھڑی کھول دی۔ انجلینا کی مسخ شدہ صورت اس کے سامنے تھی

"تم بہت دیر سے پہنچے ہو سام۔"

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"میں کسی کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔ میں اس قابل ہی نہیں رہی کہ کسی کی مدد کر سکوں"

ڈیوریل نے آگے بڑھ کر اس کے جسم کو چھونا چاہا تو انجلینا نے کانپ کر اپنے جسم کو سمیٹ لیا۔

وہ اس کے ہاتھ کے لمس سے بچنا چاہتی تھی۔

"انہوں نے تمہاری یہ کیا حالت بنائی ہے؟"

"تم خود دیکھ لو۔ انہوں نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا ہے۔ کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔"

"کیا یہ سب کچھ سلاگو نے کیا ہے؟"

"ہاں۔"

"اچھا اب باہر آجاؤ۔" اس نے نرم لہجہ میں کہا۔ "اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں؟"

"نیچے۔"

"مکان میں؟"

"ہاں۔"

وہ کافی بدل چکی تھی۔ اب وہ پہلے جیسی شوخ اور تیز طرار نظر نہ آتی تھی اس کا بات کرنے اور ڈیوریل کی طرف دیکھنے کا انداز بالکل مختلف اور عجیب سا تھا۔ اپنے لباس کو اچھی طرح اپنے جسم کے گرد لپیٹتے ہوئے باہر آگئی۔

"پریشان ہونے اور ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" ڈیوریل نے کہا۔ اب وہ

تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

"نقصان پہنچانے کے لیے اب رہ ہی کیا گیا ہے سام ... میں ..." اس کی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔

"تم زندہ ہو انجلینا ... یہی بہت بڑی بات ہے۔ میں تو تمہاری زندگی کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔"

"کاش کہ یہ وقت دیکھنے سے پہلے ہی میں مر جاتی۔"

"صبر کرو۔ کیونکہ اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "وہ نیچے کس راستے سے گئے ہیں؟"

"اس طرف سے۔" انجلینا نے ایک شکستہ جھونپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
انجلینا پر توڑے جانے والے مظالم، ور تشدد کا تصور کرنے سے ڈیوریل کو سخت غصہ آ رہا تھا
اس نے بڑی مشکل سے اپنے غصہ کو دبایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ وقت جذباتی ہونے کا نہ تھا

"انجلینا کیا تم میری مدد کرو گی؟" ڈیوریل نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

"مجھے مت چھونا سام۔"

"میں تو تمہیں پیار کرنے لگا ہوں۔"

"میں اب تمہارے قابل نہیں رہی۔"

"تم اب بھی میرے لئے ویسی ہو جیسی کہ اس سے پہلے تھیں۔"

ڈیوریل نے اسے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ اس کے خیال میں انجلینا کو ہوش و حواس میں لانے کا یہی طریقہ تھا۔

"انجلینا۔ ہوش میں آؤ۔ دیکھو وقت ہر زخم کو مندمل کر دیتا ہے۔ تم بھی اس واقعہ کو ایک دن بھول جاؤ گی۔ انسان پر سختی کے دن آتے ہیں۔ اور گزر جاتے ہیں۔ یہاں دراصل

حالات کا مقابلہ بہادری سے کرتے ہیں۔"

"تمہیں کیا معلوم کہ سلاگو نے میرے ساتھ ....."

"تم ہیٹ لیوائٹری کے قتل کا انتقام لینا چاہتی تھیں۔ تم سلاگو کو قتل کرنا چاہتی تھیں اب انتقام لینے کا مناسب وقت آ پہنچا ہے آؤ میرے ساتھ آؤ۔ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

ڈیوریل اسے تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ انجلینا پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ انجلینا رو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈا چلا آرہا تھا

"سام.... میں بھی کتنی نادان تھی.... میں نے حماقت کی کہ تمہاری نصیحت کو نظرانداز کیا اس کے نتیجے میں مجھے یہ دن دیکھنا پڑا۔"

"جو ہو چکا سو ہو چکا۔ اسے یاد کرنے سے فائدہ۔" ڈیوریل نے اس کا بازو تھپ تھپاتے ہوئے کہا۔ "آؤ اب چلیں۔"

ڈیوریل کو وقت گزرنے کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ اس کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا تھا۔ وہ اس مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا چنانچہ وہ تیزی سے جھونپڑے کی طرف گیا۔ اور دروازہ کھول کر اندر جا گھسا۔ انجلینا اس کے پیچھے تھی۔

۱۸

ایک اور دروازے میں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑے کمرے میں جا پہنچے چھت

پر لگے ہوئے ایک طاقت ور بلب کی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی گویا یہاں برقی رو کا کنکشن بھی موجود تھا۔ لیکن ڈیوریل کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ بجلی کہاں سے آتی تھی۔ شاید وہ کسی چھوٹے سے ایٹمی ری ایکٹر سے آ رہی تھی۔

سامنے ہی ایئر کنڈیشننگ پلانٹ نصب تھا۔ کوربن دو گیس سلنڈروں میں سے گیس اس پلانٹ میں منتقل کر رہا تھا۔ ڈیوریل کو دیکھتے ہی وہ بندوق لئے ہوئے اس کی طرف لپکا۔

"ٹھہر جاؤ۔" ڈیوریل نے کہا۔

لیکن اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کی آنکھوں سے خوف اور غصہ کا ملا جلا اظہار ہو رہا تھا

ڈیوریل نے اس کے ہاتھ پر زوردار لات ماری۔ اس کی بندوق فرش پر جا گری۔ پھر ڈیوریل نے اسے دبوچ لیا۔ کوربن نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

"اب ہاتھ پاؤں مارنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم بازی ہار گئے ہو۔"

ڈیوریل نے اس کے جبڑے پر زوردار مکہ رسید کیا۔ کوربن کو تارے نظر آنے لگے۔ وہ لڑکھڑایا اور سلنڈروں کے اوپر جا گرا۔ ڈیوریل نے بڑھ کر سلنڈروں کے والو بند کر دیئے تاکہ مزید گیس ائیر کنڈیشننگ پلانٹ میں داخل نہ ہو سکے۔ پھر وہ انجلینا سے مخاطب ہو کر بولا

"اس کی بندوق اٹھا لو۔"

انجلینا اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔ ڈیوریل نے خود ہی بڑھ کر بندوق اٹھائی اور انجلینا کے ہاتھ میں تھما دی۔

"اچھا کوربن۔ اب بتاؤ کہ تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں؟"

"وہ تم سے کافی پہلے نیچے پہنچ چکے ہوں گے۔"

"نیچے جانے کا راستہ کونسا ہے؟ ہم نیچے جائیں گے۔"

"ہم؟"

"ہاں۔ تم راستہ بتانے کے لئے ہمارے ساتھ چلو گے۔"

"لیکن یہ گیس ....."

"میرے خیال میں تازہ ہوا کے آنے سے اس کا اثر کم ہو گیا ہو گا۔"

کورین اپنا جبڑا سہلاتے ہوئے بولا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سی جگہ ہے؟"

"شاید..... لیکن تمہیں اس کا پتہ کیسے چلا؟"

"چیزی کی معلومات بہت وسیع ہیں۔" کورین نے کہا۔ "اس نے مجھے تمہاری بابت سب کچھ بتا دیا ہے تم واقعی بڑے کام کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں اپنا شریک کار بنانے کے لئے تیار ہیں چیزی نے مجھے بتایا تھا کہ تم یہی چاہتے ہو اس لئے آؤ اب مل جل کر کام کریں۔ یہ آپس میں لڑنے جھگڑنے کا وقت نہیں۔"

"تم راستہ دکھاؤ۔ تمہارے ساتھ تعاون اور سمجھوتہ کا وقت گزر چکا ہے۔" ڈیوریل نے کہا پھر وہ انجلینا کی طرف مڑا اور بولا۔ "انجلینا؟"

"کہو۔"

"اگر یہ پانچ تک گنتی کرنے کے بعد بھی حرکت نہ کرے تو اسے گولی مار دو۔"

"مجھے ایسا کر کے بڑی خوشی ہوگی۔" اب اس کی طبیعت کافی بحال ہو چکی تھی۔

کورین نے پہلے انجلینا کی طرف دیکھا پھر ڈیوریل کی طرف۔ آخر کار وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا "جیسی تمہاری مرضی۔ میرے پیچھے آؤ۔"

وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ ڈیوریل اور انجلینا اس کے پیچھے تھے۔ ڈیوریل نے دیکھا کہ اندر ہونے والی سرگرمیوں کو باہر والوں سے بڑی مہارت کے ساتھ چھپایا گیا تھا۔ عمارتیں کچھ اس طرح بنائی گئی تھیں کہ بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب گمریں کہ ایک گمریں سڑکیں جو دور سے شکستہ نظر آتی تھیں

کورین انہیں نزدیک ہی ایک اور عمارت میں لے گیا۔

"اب کس طرف کو جانا ہے؟" اس نے کورین سے پوچھا۔

"لفٹ کے ذریعے۔ نیچے۔"

ڈیوریل کو لفٹ کے کہیں کوئی آثار نظر نہ آئے لیکن جونہی کورین نے ایک بٹن دبایا۔

سامنے دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور ایک لفٹ نظر آیا۔

"کتنے لوگوں کو اب تک ٹھکانے لگا چکے ہو؟"

"تقریباً ایک درجن۔ ان میں سے بیشتر پہرہ دار تھے۔"

"اور نیچے کتنے لوگ موجود ہیں؟"

"یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میں نیچے نہیں گیا ہوں۔ میں اوپر سے ہی گیس نیچے پہنچا کر انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔"

"وہ کتنی دیر تک ہوش میں آ سکیں گے؟"

"آدھے گھنٹے سے پہلے کوئی بھی ہوش میں نہ آ سکے گا۔" کورین نے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیوریل نے انجلینا کو لفٹ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ کورین بے چینی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگا۔ اس نے کہا۔ "ہم کامیابی کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں اس لئے ہمیں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اطمینان رکھو تمہارا حصہ تمہیں ضرور ملے گا۔"

ڈیوریل نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک مکا اس کے منہ پر دے مارا۔ وار اتنا اچانک تھا کہ کورین سنبھل نہ سکا اور چاروں شانے چت زمین پر گر پڑا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ ڈیوریل کو یقین تھا۔ کہ وہ آدھے گھنٹے تک ہوش میں نہیں آسکے گا۔ پھر وہ لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اور لفٹ کا بٹن دبا دیا۔

انجلینا نے سرگوشی میں کہا۔ "سام۔ ہم کہاں ہیں؟"

"کوئلہ کی کان ہیں۔"

"لیکن یہ تو محض کوئلے کی کان معلوم نہیں ہوتی۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔" اس نے کہا۔ پھر اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "لیکن ہم جلد ہی انسان کے مستقبل پر نظر ڈالنے کے قابل ہو جائیں گے۔"

"کیا؟"

"اب ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ اگلی دور کا انسان کس طرح زندگی گزارے گا۔"

"میں اب بھی تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکی۔"

"تم انہیں زیر زمین انسان۔" کا نام بھی دے سکتی ہو۔"

"سام۔ صاف صاف بات کرو۔ پہیلیاں مت بجھواؤ۔"

ڈیوریل کی آواز میں تلخی تھی۔ "جس محکمے میں میں کام کرتا ہوں اس میں کام کرتے ہوئے انسان ہر جگہ پہنچ سکتا ہے ہمارے پاس کوہر دفاعی منصوبے کا علم ہے لیکن ایک جگہ ایسی ہے

جس تک ہمارے محکمہ کی رسائی بھی نہیں۔ واشنگٹن کے حکام نے ایک نہایت خفیہ دفاعی نظام قائم کیا ہے۔ جس کا علم کسی کو بھی نہیں حتیٰ کہ ان لوگوں کو بھی اصل حقیقت کا پتہ نہیں کہ جس پراجیکٹ پر وہ کام کر رہے ہیں وہ ملک کے دفاع کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو لوگ اسے ایمرجنسی کے وقت بروئے کار لائیں گے۔ انہیں بھی اپنے اصل مشن کا علم نہیں ہے۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔"

"اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ خیر جلد ہی تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

لفٹ آہستہ آہستہ نیچے جا رہی تھی۔ ڈیوریل گہرا سانس لے کر بولا۔

"یہ ہمارے دفاعی منصوبہ تیار کرنے والوں کا کام ہے کہ انہوں نے کان کنی کی آڑ میں یہ عمارتیں تعمیر کی ہیں۔"

"لیکن یہ سب کچھ ہے کیا؟"

"زیر زمین دفاعی ہیڈ کوارٹر۔ ویسے تم اسے ایک مقبرہ بھی کہہ سکتی ہو۔"

"مقبرہ؟"

"ہاں۔ ایٹمی دور کے انسان کا مقبرہ۔ مستقبل کے بچوں کا مقبرہ۔ وہ بچے سورج اور تازہ ہوا سے دور چھچھوندوں کی طرح اسی قسم کے بلوں میں پرورش پائیں گے اور مستقل خوف کے عالم میں پروان چڑھیں گے۔ انہیں ہر وقت ایٹمی جنگ کا اندیشہ لگا رہے گا۔ اطمینان اور سکون مفقود ہوگا۔ وہ چلتی پھرتی لاشیں ہوں گے۔ اور یہ ان کا مقبرہ ہوگا۔"

انجلینا کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن ڈیوریل نے اسے اس کی مہلت نہ دی۔

"واشنگٹن کی تباہی کی صورت میں حکومت کے تمام دفاتر یہاں منتقل ہو جائیں گے تم اس جگہ کو زیر زمین واشنگٹن کا نام دے سکتے ہو۔"

لفٹ رک گئی اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

دروازے کے قریب ہی ایک کارپورل بے ہوش پڑا تھا۔ ڈیوریل سانس بھی احتیاط سے لے رہا تھا۔ لیکن تازہ ہوا آنے کی وجہ سے گیس کا اثر کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ گندی ہوا کے نکاس کا اعلیٰ انتظام ہونے کی وجہ سے گیس کا وہاں زیادہ عرصہ تک رہنا ممکن نہ تھا۔

ڈیوریل لفٹ سے اترا سامنے ہی ایک میز لگا ہوا تھا جس پر "استقبالیہ" کی تختی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک ٹائپ رائٹر اور ایک ٹیلی ٹائپ مشین رکھی ہوئی تھی۔ ڈیوریل میز کے پاس پہنچا ہی تھا۔ کہ کہیں سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ ٹیلی ٹائپ مشین نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ ڈیوریل کو اپنے بازو پر انجلینا کے ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا وہ سر سے پیر تک کانپ رہی تھی۔

"یہ آواز کہاں سے آئی؟ یہاں تو کوئی بھی نظر نہیں آتا۔"

"ایک مختصر سا عملہ اس جگہ کی دیکھ بھال کرتا ہے اور وہ سب کے سب کورین کی گیس کے اثر سے بے ہوش ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ مشین صورت حال سے بے خبر واشنگٹن میں ہونے والے ہر اہم فائل کی نقلیں تیار کرنے میں مصروف ہے۔" وہ رک کر بولا "زیادہ باتیں مت کرو۔ ہمیں ابھی دوسروں کو بھی تلاش کرنا ہے۔ کہیں وہ آواز سن کر چوکنے نہ ہو جائیں۔"

ڈیویڈ کے اعصاب کھنچنے لگے۔ نیچے کہیں ایٹمی ری ایکٹر کی مدھم سی آواز کے سوا کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ یا پھر کبھی کبھی گھنٹی بجنے اور ٹیلی ٹائپ مشین چلنے کی آواز سنائی دے جاتی تھی۔

وہ ایک لمبے کوریڈور میں سے گزر رہے تھے۔ اس کے دونوں طرف مختلف دفاتر واقع تھے۔ جن میں دفتر کی ہر ضروری چیز اور فائلیں موجود تھیں البتہ کام کرنے والے غائب تھے ڈیویڈ نے دعا کی۔ کہ خدا کرے ان دفاتر کو استعمال کرنے کی کبھی نوبت نہ آئے۔

اس نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ اگر کورین سچ بول رہا تھا۔ تو عمل کے لئے صرف بیس منٹ باقی تھے۔ اس دوران جیری اور ... اپنا کام ختم کر کے چلے جائیں گے اسے ہر حالت میں انہیں تلاش کرنا تھا۔ دفاتر میلوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور اس کے پاس صرف بیس منٹ تھے بلکہ اس سے بھی کم۔

وہ ایک ایسے مقام پر جا پہنچے جہاں ایک سرنگ دوسری سرنگ کو قطع کرتی ہوئی گزر رہی تھی۔ دائیں طرف والی سرنگ پر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی تختی لگی تھی اور بائیں طرف والی سرنگ پر "ممنوعہ علاقہ" کی تختی نصب تھی۔

دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ اور دو آدمی فوجی لباس میں ملبوس پڑے ہوئے تھے دروازے میں سے گزرنے کے بعد کمروں کی ایک اور لمبی قطار نظر آئی۔ جن پر کانگرس کی مختلف کمیٹیوں کے نام لکھے تھے۔ ایک دروازے پر "سینیٹ" کی تختی نصب تھی۔ ایک بڑے ہال کے دروازے پر "کانگریس" کے الفاظ کندہ تھے۔ وہ اس کے اندر داخل ہوئے انجلینا نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ "انہوں نے ہر چیز کا خیال رکھا ہے۔ اچانک ایک دھماکے کی آواز سنائی دی اور گرم ہوا کا ایک جھونکا ڈیویڈ کے بائیں رخسار سے ٹکرایا اس نے فوراً اس طرف

دیکھا جدھر سے دھماکے کی آواز آئی تھی۔ انجلینا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"یہ دھماکہ کیسا تھا... سام؟"

"وہ لوگ اس طرف موجود ہیں۔" اس نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا جدھر سے دھماکے کی آواز آئی تھی۔

یہ کہہ وہ اس سمت میں دوڑ پڑا۔ سامنے ہی چکردار زینہ نظر آیا۔ وہ تیز رفتاری سے ان کے ذریعہ نیچے اتر گیا۔ انجلینا پیچھے رہ گئی تھی۔

سامنے دروازے پر "مواصلات" کی تختی نصب تھی۔ وہ اس کمرے میں گھس گیا۔ سامنے ٹیلی ٹائپ مشینوں اور الیکٹرانک کمپیوٹروں کی لمبی قطار تھی۔

دھماکے کے بعد کوئی اور آواز سنائی نہ دی۔ ڈیوریل تھوڑی دیر کے لئے رکا اور سوچنے لگا کہ وہ لوگ یہاں کس چیز کی تلاش میں آئے تھے۔ سلاگو اور مارک کی بابت تو یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ روپے پیسے کے لالچ میں آئے ہوں گے۔ لیکن جیری کیوں آئی تھی۔ اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا۔

ڈیوریل نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا۔ صرف سترہ منٹ باقی تھے وہ پھر مڑا اور دوڑنے لگا اب وہ اس جگہ کو تلاش کر رہا تھا۔ جہاں فائیننگ اور فلیمنگ کی مطلوبہ چیز یعنی روپیہ پیسہ ہو سکتا تھا۔ انجلینا لڑکھڑاتی، گرتی پڑتی اس کے پیچھے چلی آ رہی تھی

ڈیوریل ایک سرنگ میں جا پہنچا جہاں وزراء کے دفاتر واقع تھے۔ مختلف دروازوں پر مختلف محکموں کے نام کندہ تھے۔ مثلاً محکمہ تجارت، محکمہ انصاف، محکمہ دفاع اور محکمہ خزانہ وغیرہ وہ آخری دروازے میں گھس گیا جس کے دروازے پر "محکمہ خزانہ" لکھا تھا۔ اس کے نتھنوں میں بارود کی تیز بو گھس گئی لیکن وہ اندر گھستا چلا گیا۔ آخر وہ ایک بڑے کمرے میں

جا پہنچا جس کے عقبی حصے میں تہہ خانہ کا دروازہ نظر آرہا تھا۔ دھماکہ کی وجہ سے فولادی دروازہ اپنی جگہ سے اکھڑ گیا تھا۔

ڈیوریل نے سوچا کہ ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس جگہ بڑی مقدار میں کرنسی اور سونا بھی رکھا گیا ہوگا۔ کسی طرح چیزی کو اس خزانہ کا پتہ چل گیا چنانچہ اس نے سلاگو اور فلیمنگ کو ملک کے سب سے بڑے خزانے کو لوٹنے کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا ہوگا۔

تہہ خانے کا دروازہ کھلا تھا۔ اور اندر سے روشنی باہر آرہی تھی۔ ساتھ ہی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ لیکن ان آوازوں میں چیزی کی آواز شامل نہ تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہاں نہ تھی۔ وہ کہیں اور کسی اہم ترین کام میں مصروف تھی۔ ڈیوریل کو یقین ہو گیا کہ سلاگو اور فلیمنگ اس تہہ خانے میں موجود ہیں۔

وہ انجلینا کا ہاتھ پکڑ کر خاموشی سے باہر آ گیا۔ سرنگ میں پہنچ کر وہ رکا اور اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔

انجلینا نے سرگوشی کی "لیکن وہ اندر موجود ہیں .... سلاگو بھی اندر ہے۔ پھر بھی تم ان کو چھوڑ کر جا رہے ہو کیوں۔؟"

"وہ اتنی زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ اگلے دس منٹ سونا اور نوٹ اکٹھے کرنے اور باندھنے میں لگا دیں گے۔ اس اثنا میں میں اس لڑکی کو تلاش کرنا چاہتا ہوں جو ان دونوں سے زیادہ خطرناک ہے۔" وہ ذرا رکا پھر کہنے لگا۔ "تم یہاں ٹھہرو اور ان پر نظر رکھو۔"

"اکیلی۔"

میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔ وہ لانچ میں آ گئے ہیں اس لئے ان پر قابو حاصل کرنا

آسان ہے۔ پھر وہ اتنے زیادہ اہم بھی نہیں۔ جیزی ان کی سرغنہ ہے اور ملک کی سلامتی کے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے اسے تلاش کرنا ضروری ہے۔"

وہ انجلینا کو تنہا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

" ڈرتی ہو۔" ڈیوریل نے کہا۔" اچھا تو پھر میرے ساتھ چلو۔"

" نہیں۔ میں یہیں پہ ٹھہروں گی۔" وہ بولی۔" اب وہ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔" اس کے چہرے سے مصمم عزم کا اظہار ہو رہا تھا۔

" شاباش۔" ڈیوریل نے کہا۔" ہمت سے کام لو اور جب وہ باہر آئیں تو اس بندوق کی مدد سے انہیں روکنے کی کوشش کرنا۔ لیکن اگر وہ تم پہ حملہ کریں۔ تو بلا جھجک گولی مار دینا۔ باقی میں نمٹ لوں گا۔ سمجھ گئیں؟"

انجلینا نے اثبات کے طور پہ سر ہلا دیا۔

" تم جا سکتے ہو سام۔ میری طرف سے کوئی فکر مت کرنا۔ میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

وہ کئی منٹ تک دیوانہ وار جیزی کو تلاش کرتا رہا۔ یہاں بھی اسے ممنوعہ علاقہ لکھا ہوا نظر آیا۔ آخر کار وہ ایک دروازے پہ جا پہنچا۔ دروازے کے پاس ہی ایک میجر بے ہوش پڑا تھا۔ وہ کھلے ہوئے دروازے میں جا گھسا۔ ڈیوریل بڑی بڑی چیزوں اور کمپیوٹروں کو دیکھنے لگا۔ جو اس کمرے میں موجود تھیں سامنے والی دیوار پہ بین البراعظمی پلاسٹک میزائلوں اور دوسرے خفیہ اڈوں کے نقشے لٹک رہے تھے۔

سامنے ہی جیزی کھڑی تھی۔ اس کی پشت ڈیوریل کی طرف تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے

کیمرے کی مدد سے نقشوں کی تصویریں اتار رہی تھی ۔ اس کے سامنے بہت سی فائلیں بکھری ہوئی پڑی تھیں۔ اسے ڈیوریل کی موجودگی کا احساس نہ ہوا تھا۔ اس نے ایک اور نقشے کی تصویر اتاری۔ پھر گھڑی میں وقت دیکھنے کے لئے ذرا دیر کے لئے رکی۔

"میرا خیال ہے تم نے کافی تصویریں اتار لی ہیں۔" ڈیوریل نے اطمینان سے کہا۔

جیزی بالکل ساکت کھڑی رہی۔ پھر کیمرہ فائل پر رکھ کر مڑی۔

"تو تم یہاں بھی آ پہنچے۔" وہ بڑے پرسکون انداز میں بولی۔

"کیا تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا پتہ نہیں چلا سکوں گا؟"

"ہم سے ایک غلطی ہو گئی۔ وہ یہ کہ ہم نے اس لڑکی کو تمہارے پاس نہ چھوڑا اور تم اس کی تلاش میں یہاں تک آ پہنچے۔ اگر ہم اسے اپنے ساتھ نہ لاتے تو تم ہمارا پیچھا نہ کرتے۔ کیا تم نے اسے تلاش کر لیا؟"

"واقعی تم نے یہی غلطی کی ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔ "اچھا اب کیمرہ میز پر رکھ کر ان نقشوں کے پاس سے ہٹ جاؤ۔"

جیزی نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"اب میرے ساتھ چلو۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"ابھی نو منٹ باقی ہیں۔"

"تم یہ تصویریں کس کے ہاتھ فروخت کرو گی؟"

"مجھے خریدار کی پرواہ نہیں۔ وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ جو زیادہ رقم دے گا۔ اس کو مل جائیں گے۔ چاہے روس خریدے یا چین۔ لیکن تم یہ سن کر حیران ہو گے کہ مجھے ایسے لوگوں کی طرف سے ان تصویروں کو خریدنے کی پیشکشیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کو تم امریکی اپنا

دوست سمجھتے ہو۔ وہ بھی امریکہ کے دفاعی منصوبے معلوم کرنے کے لئے اتنے ہی بے چین ہیں جتنے کہ کمیونسٹ۔"

"تو تم انہیں سب سے زیادہ بولی لگانے والے کے ہاتھ انہیں فروخت کرو گی؟"

وہ منہ بنا کر بولی۔ "مجھے اخلاقیات کے اصولوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ اب تک میں تمہیں ایک ایسا شخص سمجھتی رہی ہوں جو روپیہ کے لالچ میں ہمارے پیچھے لگا ہو۔ یہ میری غلطی تھی۔ کیا اب تم مجھ سے سودا کرنے کو تیار ہو؟"

"کیسا سودا؟"

"یہی کہ کل آمدنی میں ہم دونوں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔"

"مجھے یہ سودا منظور نہیں۔"

جیزی نے پھر کیمرہ اٹھا لیا۔ اور اپنے ہاتھ میں اسے تولنے لگی۔ وہ اتنی پرسکون نظر آرہی تھی۔ کہ ڈیوریل کو الجھن سی محسوس ہونے لگی۔ اس کا خیال تھا۔ کہ اپنا منصوبہ ناکام ہوتے دیکھ کر وہ غصہ سے پاگل ہو جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔

جیزی کہنے لگی۔ "میں ان تصویروں کی مدد سے بے شمار دولت حاصل کر سکتی ہوں لیکن یہ سب کچھ میں نے محض دولت کی خاطر نہیں کیا ہے اس ملک میں میرے ساتھ ہمیشہ برا سلوک کیا گیا۔ میری حق تلفی کی گئی۔ مدت ہوئی کہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ میں ان حق تلفیوں کا بدلہ ضرور لوں گی۔ اس کے لہجے میں جوش اور غصہ پایا جاتا تھا۔" اگر یہ تصویریں دشمن کے ہاتھ لگ جائیں تو وہ تمہاری حکومت کے تمام اہم دفاعی رازوں سے آگاہ ہو جائے گا۔ تم سوچتے ہو گے۔ کہ دفاعی نظام میں اچانک تبدیلیاں بھی کی جا سکتی ہیں۔ لیکن تمہارا خیال صحیح نہیں۔ تبدیلی کرنا بہت پیچیدہ عمل ہے اور اس میں کافی وقت لگے۔ دفاعی منصوبے

بنانے نئے اڈے تعمیر کرنے کا کام آسان نہیں اور پھر دشمن نئے اڈے بنانے کی مہلت ہی کب دے گا۔"

"تم انہیں بچ نہیں سکو گی۔" ڈیوریل نے کہا۔

"مجھے ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

"کیمرہ میز پر رکھ دو۔ اور دیوار کے پاس چلی جاؤ۔" ڈیوریل نے حکم دیا۔

لیکن جینزی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی چیز کا انتظار کر رہی ہو۔

"تمہیں اس مقام کا پتہ کس طرح چلا؟" ڈیوریل نے پوچھا۔

"ایک شخص سے۔"

"وہ غدار کون ہے؟ کیا وہ کسی محکمہ میں کام کرتا ہے؟"

"میں تمہیں اس کا نام نہیں بتاؤں گی۔"

"تمہیں بتانا ہی پڑے گا، مسز کوربن۔ ہمیں سچ کو اگلوانے کے بہت سے طریقے آتے ہیں۔ اور شام سے پہلے پہلے تم سب کچھ بتا دو گی۔"

"شام تک تم خود مر چکے ہو گے۔" وہ بڑے اطمینان سے بولی۔

"جلد ہی وہ لوگ ہوش میں آ جائیں گے۔ تم باہر کس طرح نکل سکو گی؟"

"مجھے باہر نکلنے کا راستہ معلوم ہے۔"

"تمہیں کوئی راستہ معلوم نہیں۔" ڈیوریل نے کہا۔ "تم صرف انتقام لینا جانتی ہو۔ تم ایسے نظام سے انتقام لینا چاہتی ہو جس نے تمہیں ترقی کرنے کا موقع نہیں دیا۔ لیکن اگر تم ٹھنڈے دل سے سوچو تو غلطی تمہاری بھی ہے۔ تم اپنی ذاتی ناکامی

کا انتقام لاکھوں کروڑوں بے گناہ اور معصوم لوگوں سے لینا چاہتی ہو۔ تم انہیں ہلاک کرنا چاہتی ہو۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ تم اتنی گری ہوئی حرکت بھی کر سکتی ہو۔ بہر حال تمہارا انجام بڑا عبرت ناک ہو گا۔ اس کا مجھے افسوس بھی نہ ہو گا۔ کیونکہ مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں کیونکہ تم نے اپنے لئے خود اس انجام کو دعوت دی ہے۔"

"ہم دیکھیں گے کہ کس کا انجام عبرت ناک ہوتا ہے" وہ بولی۔

"ہم تمہارے ان ساتھیوں کا پتہ بھی چلا لیں گے۔ جو تمہارے منصوبے کے اصل روح رواں ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ مارک اور سلاگو اتنے اہم نہیں۔ لیکن وہ آدمی یقیناً اہم ہے جس نے تمہیں وہ نقشے مہیا کئے اور تمہیں ان کا نام بتانا ہی ہو گا۔"

باتیں کرتے ہوئے بھی اسے انجلینا کا فکر لگا ہوا تھا۔ لیکن اس طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس وقت تک تو سلاگو اور مارک تہہ خانے سے باہر آ گئے ہوں گے۔ اسے انجلینا کی طرف سے تشویش محسوس ہونے لگی۔ اور پھر جیری کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی ڈیوریل کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

۱۹

"پستول پھینک دو۔ ڈیوریل۔"

اس نے پستول نیچے کر لیا۔ مگر پھینکا نہیں۔

بولنے والے کی آواز سے غصہ کا اظہار ہو رہا تھا۔ ڈیورل نے سوچا کہ شاید وہ فلیمنگ تھا۔ سلاگو کی آواز ایسی نہیں ہو سکتی۔ وہ حیران تھا۔ کہ وہ یہاں کیسے پہنچ گیا؟ انجلینا کا کیا بنا؟ شاید اس سے کوئی غلطی ہو گئی تھی۔

چیزی کی قطعی طور پر غیر جذباتی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"یہ ڈیورل ہے۔ ایف' بی' آئی کا ایجنٹ۔ اسے فوراً گولی مار دو۔"

"کیا تم اس سے پہلے بھی مل چکی ہو؟" فلیمنگ نے کہا۔ "تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ کون ہے؟"

"وقت ضائع مت کرو۔ اب صرف چند منٹ باقی ہیں۔" اس نے کیمرہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "جلدی کرو مارک۔"

فلیمنگ نے کہا۔ "کیا تم نے وہ چیز حاصل کر لی جس کی تمہیں تلاش تھی؟"

"ہاں۔ اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ مارو گولی اور قصہ پاک کرو۔"

"کیا واقعی وہ چیز تمہارے پاس ہے؟ کہیں تم جھوٹ تو نہیں بول رہی ہو؟"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ کہہ تو دیا۔ کہ ہمارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اب ہمیں فوراً یہاں سے چل دینا چاہیئے۔"

ڈیورل نے قدرے مڑ کر دیکھا کہ فلیمنگ دروازے میں کھڑا تھا۔ اور اس کی بندوق کا رخ چیزی اور اس کے درمیان تھا۔ وہ چیزی کو نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیوں کیا بات ہے۔؟" چیزی نے کہا۔ "یہ تم مجھے اس طرح گھور کر کیا دیکھ رہے ہو؟"

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔"

"دھوکہ" کیا مطلب؟"

"تم ہمیں روپے کا لالچ دے کر یہاں لائیں تم نے کہا تھا۔ کہ یہاں خزانہ موجود ہے لیکن خزانے کے کرنسی نوٹوں پر "تو ہنگامی کرنسی" کے الفاظ چھپے ہیں۔ اس وقت ان کی قیمت کچھ بھی نہیں۔ ہم انہیں نہیں چلا سکتے۔"

اس نے نوٹوں کی ایک گڈی اس کی طرف پھینک دی۔ جیزی نے نوٹوں کی گڈی کی طرف دیکھا۔ فلیمنگ کی نظریں بھی نوٹوں کی گڈی کی طرف تھیں۔

ڈیوریل نے موقع غنیمت سمجھا۔ اچھل کر پہلے فلیمنگ کے بائیں گھٹنے پر گولی ماری اور پھر دائیں پھر وہ فرش پر گر پڑا۔ بندوق اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔ گولیاں چلنے سے جو گونج پیدا ہوئی تھی۔ اس میں فلیمنگ کی چیخ پکار بھی شامل تھی۔

ڈیوریل نے مڑ کر جیزی کی طرف دیکھا۔ وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ پھر اس نے اسے دوسرے کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ پہلے تو وہ اسے گولی کا نشانہ بنانے لگا پھر کچھ سوچ کر ایسا کرنے سے باز رہا۔ وہ اسے مار نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ بہت کچھ جانتی تھی۔ اور اس سے معلومات حاصل کرنا دفاعی نقطۂ نظر سے بہت اہم تھا۔

وہ بھی جیزی کی طرف لپکا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیزی ان تمام راستوں سے اچھی طرح واقف تھی۔ اس نے نقشے کی تمام تفصیلات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تھا۔ وہ ایک اور دروازے میں جا گھسی۔ ڈیوریل اس کے پیچھے تھا۔ اچانک ایک آدمی ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل رینگتا ہوا اس کے راستے میں آ گیا۔ ڈیوریل اس سے ٹھوکر کھا کر لڑکھڑایا اور قلابازی کھا کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کی راہ میں آنے والا شخص فوج کا سارجنٹ تھا

جو رینگ رینگ کر ڈیسک پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف جا رہا تھا۔

ڈیوریل کو احساس ہوا کہ ان لوگوں پر گیس کا اثر کم ہوتا جا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ سب ہوش میں آجائیں گے۔ پھر چاروں طرف شور مچ جائے گا۔ اور غضب ناک محافظ کوئی سوال کئے بغیر ہی اجنبی لوگوں کو گولی سے اڑا دیں گے جن میں وہ خود بھی شامل تھا۔

ڈیوریل نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ سرنگ کے خاتمے پر سیڑھیاں تھیں اس کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ جینزی اوپر جانے کی بجائے نیچے جا رہی تھی۔ اچانک اسے دور سے خطرے کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ لوگ آہستہ آہستہ ہوش میں آ رہے تھے۔

اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ جینزی کدھر جا رہی تھی۔ اس نے چیخ کر اسے رکنے کے لئے کہا لیکن اس نے سنی ان سنی کر دی۔ نہ ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ اس سے تقریباً پچاس فٹ آگے دوڑ رہی تھی۔ ڈیوریل نے اس کے سر کے اوپر سے فائر کیا۔ وہ قدرے جھک گئی۔ لیکن پھر بھی اس کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا۔

سامنے ایک اور دروازہ تھا۔ جس پر خطرے کا نشان تھا۔ وہ دونوں آگے پیچھے اندر گھستے چلے گئے یہ ایک گول کمرہ تھا۔ اور ڈیوریل اس وقت اس کی گیلری میں کھڑا تھا۔ جو فرش سے کافی اونچی تھی۔ نیچے ایک مکینک سفید وردی میں ملبوس جیسے نیند میں جھومتے لگا رہا تھا۔ ڈیوریل جنگلے کے پاس رک گیا اس شخص نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ اور گھور کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جیسے کہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ اسے کس نے مارا ہے کمرے کے وسط میں ایٹمی ری ایکٹر نصب تھا۔ اور دیوار پر اسے کنٹرول کرنے کے بٹن لگے تھے۔ لیکن جینزی کا کہیں پتہ نہ تھا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔ جینزی کہیں نظر نہ آئی۔ وہ ڈر رہا تھا۔ کہ کہیں وہ

اس کے ہاتھ سے بچ کر نہ نکل جائے۔ سامنے کئی دروازے تھے وہ ان میں سے کسی ایک میں گھس گئی تھی۔ ایک دروازے پہ لکھا ہوا تھا۔

"ہنگامی حالات میں باہر جانے کا راستہ۔"

وہ اس دروازے میں گھس گیا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس سے آگے گیلری تھی۔ جو اس بڑے گول کمرے کے اوپر واقع تھی۔

اس کی نظر سلاگو اور انجلینا پہ پڑی۔ جیزی ہنگامی لفٹ کا بٹن دبا رہی تھی انجلینا کی بندوق سلاگو کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس نے انجلینا کو بازو سے پکڑ کر اپنے آگے کر رکھا تھا۔

"تم میری فکر مت کرو۔ سام اور بے دھڑک گولی چلا دو۔" انجلینا نے چیخ کر کہا۔

جیزی ڈیوڈیل کو دیکھ کر بولی۔" سلاگو۔ تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔ گولی چلاؤ اس شخص نے مارا۔۔۔۔"

ڈیوڈیل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔" لفٹ نہیں چلے گی۔ سلاگو بندوق پھینک دو۔ سب لوگ ہوش میں آ رہے ہیں کھیل ختم ہو چکا ہے۔ اب تم بچ کر نہیں جا سکتے۔"

ڈیوڈیل جانتا تھا۔ کہ سلاگو آسانی سے ہار نہیں مانے گا۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو آخری دم تک مقابلہ کرتے ہیں۔

جیسے ہی اسے محسوس ہوا کہ سلاگو گولی چلانے والا ہے۔ وہ چیخ کر اس پہ لوٹ پڑا سلاگو نے فائر کیا۔ لیکن اس کا نشانہ خطا ہو گیا۔

انجلینا ان دونوں کے درمیان تھی۔ اور ڈیوریل اسے دھکیل رہا تھا۔ سلاگو نے بندوق کا کندا ڈیوریل کے سر پہ مارنا چاہا۔ لیکن ڈیوریل نے پھر اپنا سر بچا لیا۔ اور کندہ انجلینا کے سر پہ لگا۔ اور وہ نڈھال ہو کر سلاگو کے اوپر جا گری۔ سلاگو اس کے لئے تیار نہ تھا۔ وہ لڑکھڑا کر دیوار سے جا ٹکرایا۔

ڈیوریل کے پستول نے گولی اگلی۔ ڈیوریل کو معلوم تھا۔ کہ وہ نشانہ پہ لگی تھی لیکن سلاگو میں جنگلی بھینسے جیسی طاقت تھی۔ وہ آہنی جنگلے کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ ڈیوریل اس کی طرف لپکا۔ سلاگو کا زوردار گھونسہ اس کی ناک پہ پڑا۔ ایک لمحہ کے لئے تو ڈیوریل چکرا سا گیا۔ پھر سنبھل کر جوڈو کے داؤ پیچ آزمانے لگا۔ اس نے کئی وار کئے۔ اس کا ایک وار ہی ایک عام انسان کو ڈھیر کرنے کے لئے کافی تھا۔ لیکن گوشت پوست کے اس پہاڑ پہ کوئی اثر نہ ہوا۔ سلاگو نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ وہ دونوں پھسل کر چکر کھاتی ہوئی سیڑھیوں پہ جا گرے۔ اور نیچے لڑھکنے لگے۔ ڈیوریل اپنے آپ کو اس کی آہنی گرفت سے آزاد نہ کر وا سکا اچانک ایک جھٹکا سا لگا۔ اور سلاگو کا وزن اس پر سے ہٹ گیا۔

یہ انجلینا کا کام تھا۔

اس نے پیچھے سے آکر اسے زوردار ٹھوکر لگائی تھی۔ جب سلاگو کے ہاتھ سے جنگلا چھوٹا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ پھر اس کی چیخیں چاروں طرف دیواروں سے ٹکرا کر گونجتی رہیں۔ حتیٰ کہ وہ ری ایکٹر کے قریب ہی ایک زوردار آواز کے ساتھ فرش سے جا ٹکرایا

ڈیوریل نے جھانک کر نیچے دیکھا۔ وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔

ڈیوریل کے پاس ہی انجلینا کھڑی سسکیاں بھر رہی تھی۔ اس نے جیزی کی طرف

دیکھا۔ وہ اب بھی لفٹ کا بٹن دبا رہی تھی۔ ڈیوریل نے اس کے پاس جا کر کیمرہ اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

سائرن کی آواز بند ہو چکی تھی۔ کہیں قریب سے ہی لوگوں کے دوڑنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

وہ انجلینا کی طرف مڑا۔

"جان بچانے کے لئے تمہارا شکریہ .... اب کیسی طبیعت ہے؟"

"ٹھیک ہوں ..." انجلینا نے کہا۔

وہ نیچے سالاگو کی لاش کو دیکھتے ہوئے بولا۔ "تمہیں اس درندے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اب وہ تمہیں کبھی تنگ نہیں کر سکے گا۔ لیکن آخر یہ ہوا کیسے؟ انہوں نے تم پر کس طرح قابو پایا۔؟"

"تہہ خانے کا ایک دوسرا دروازہ بھی تھا۔ مارک نے پیچھے سے آ کر اچانک مجھے پکڑ لیا ...... اس جنگلی نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے بعد مجھے جینے کی کوئی خواہش نہیں ... میں مرنا چاہتی ہوں۔ میری زندگی بے کار ہے اور پھر تمہاری ناکامی کی وجہ بھی میں تھی۔"

"اب سب کچھ بھول جاؤ۔ جو ہوا سو ہوا۔ خوشگوار مستقبل کی طرف دیکھو۔ مایوسی گناہ ہے۔" ڈیوریل نے کہا۔

انجلینا نے نیچے سالاگو کی طرف دیکھا اور کانپ اٹھی۔

"وہ تمہیں نیچے پھینکنا چاہتا تھا۔

"لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ تم نے میری جان بچائی ہے۔ اس کے لئے میں تمہارا

احسان مند ہوں۔"

شام کے تین بج رہے تھے۔ وہ فون پر ونگٹن اور لینڈ سے باتیں کرتا رہا تھا۔ اس کے بعد اسے ایک گھنٹہ پراجیکٹ انچارج کے ساتھ گزارنا پڑا تھا۔

سلاگو مرچکا تھا۔ فلیمنگ کو پولیس کی نگرانی میں ہسپتال بھیج دیا گیا تھا۔ ایرک اور جیزی مقامی جیل میں بند تھے۔

اسی اثناء میں ایف۔ بی آئی کا ایجنٹ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس آیا جب اس نے ڈیوریل کو کار میں بیٹھ کر قصبہ کی طرف چلنے کی دعوت دی تو وہ سخت نادم معلوم ہوتا تھا۔

"واشنگٹن میں تو اس واقعہ پر تہلکا مچا ہوا ہوگا۔" اس نے کہا۔

"تم نے نیو اور لینز میں مجھے کوئی بات نہیں بتائی۔ لیکن تم یہ جان کر حیران ہوگے۔ کہ تمہاری مسلسل نگرانی کی جاتی رہی ہے۔"

"تو پھر ضرورت کے وقت تم نے میری مدد کیوں نہیں کی؟" ڈیوریل نے دریافت کیا۔

وہ ڈیوریل کو سگرٹ پیش کرتے ہوئے بولا۔ "میں تم پر اپنی موجودگی ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ خیر اب تم سے تمام واقعہ کے لئے پوری پوری جواب طلبی کی جائے گی۔"

"جواب طلبی میری نہیں ونگٹن یا تمہارے باس کی ہوگی۔" پھر تھوڑی دیر رک کر بولا۔ "میں بہت تھک گیا ہوں۔ باقی کام تمہیں کرنا ہوگا۔ جیزی جیل میں بند ہے اور اس کا کیمرہ تمہارے پاس ہے۔ کیا تم نے اس سے بات کی؟"

"میں اس وقت اسی سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔"

"وہ بہت سی معلومات رکھتی ہے اور تمہیں اس سے ہر بات اگلوانی ہے۔"

"اسے ہر بات بتانی پڑے گی۔ تم بے فکر رہو۔ اسے بولنے پر مجبور کرنا ہمارا کام ہے۔"

"انجلینا کہاں ہے؟"

"ایمبرلے کے مکان پر۔ ایمبرلے روبہ صحت ہے۔ وہ جلد ہی اچھا ہو جائے گا۔ بس اسے کچھ مہینے آرام کی ضرورت ہے۔ اس کا ڈاکٹر انجلینا کا علاج بھی کر رہا ہے۔"

"ذرا مجھے اس کے مکان تک لے چلو۔" ڈیوریل نے درخواست کی۔

ڈیوریل نے مسز ایمبرلے کو کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ ڈیوریل دروازے پر دستک دیتا اس نے دروازہ کھول دیا۔

"وہ لڑکی کہاں ہے؟"

ڈیوریل نے اس طرف دیکھا جدھر مسز ایمبرلے نے اشارہ کیا تھا۔ اس نے جھیل کے کنارے انجلینا کی جھلک دیکھی۔ ڈیوریل نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور جھیل کی طرف چل پڑا۔

انجلینا کے پاس پہنچ کر وہ گھاس پر بیٹھ گیا۔ اس نے ڈیوریل کی طرف دیکھا اور زیرِ لب مسکرا دی۔

"میں تھک گیا ہوں،" وہ بولا۔ "لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ انجام بخیر ہوا باقی کام ایف، بی، آئی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔"

"مجھے پتہ لگا ہے۔ کہ سلاگو مر چکا ہے۔ کیا میں نے اسے مارا ہے؟"

"ہاں۔"

وہ گھاس نوچتے ہوئے بولی: "اب تم کیا کرو گے۔"

"واپس واشنگٹن جاؤں گا۔ انہیں میری رپورٹ کا انتظار ہوگا۔ پتہ نہیں اب وہاں میرے لئے کونسا کام تجویز کیا جا رہا ہوگا۔"

"میرا خیال ہے کہ مجھے اب ماضی سے اپنا رشتہ توڑ لینا چاہیئے۔ مجھے گزری ہوئی ہر بات بھلا دینی چاہیئے۔"

"ماضی کی ہر بات بھلانی مناسب نہیں۔"

"میں ہر بات بھلانا چاہتی ہوں۔" وہ زور دے کر بولی: "میں ماضی میں تم سے محبت کرتی تھی۔ سام ...... میرا خیال تھا کہ میں تمہیں اپنا سکوں گی۔ لیکن سلاگو کے بے رحمانہ سلوک کے بعد ...... میرا خیال ہے کہ تمہارے لئے میرے اندر کوئی کشش باقی نہیں رہی۔ اس طرح بے مقصد زندہ رہنا فضول ہے۔ لیکن امید کی ایک ہلکی سی کرن اب بھی باقی ہے شاید میں وہ سب کچھ بھول کر نئے سرے سے اپنی زندگی کا آغاز کر سکوں۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے سام؟"

ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں؟ مجھے یقین ہے کہ تم نئی زندگی کا آغاز کر سکتی ہو۔"

اچانک وہ اس طرف مڑتے ہوئے بولی۔ "رخصت ہونے سے پہلے کیا تم مجھے پیار نہیں کرو گے؟"

اس نے انجلینا کو گلے لگا لیا۔ اور اس کا طویل بوسہ لیا۔ وہ کافی دیر تک اس کے ساتھ چمٹی کھڑی رہی پھر الگ ہٹ کر رونے لگی۔

"ابھی ابھی تم نے کہا تھا۔ کہ تم ماضی کو بھول جاؤ گی پھر یہ آنسو کیسے؟"

"سب کچھ بھلا دینا آسان نہیں۔ اس کے لئے مجھے مدد کی ضرورت ہوگی۔"

"میں تمہاری مدد کروں گا۔"

"لیکن تمہارا تو واشنگٹن میں انتظار ہو رہا ہوگا۔"

"انہیں انتظار کرنے دو۔"

وہ پھر بغل گیر ہو گئے۔

ختم شد

صدیق احمد

کامران سیریز کی ۳۷ ویں پیشکش

خوفناک سانپ

مصنف :- مکی سپلین　　　مترجم :- الیف ایم صدیقی

مشہور سراغرساں میک چلتے چلتے ایک سرخ اینٹوں کی بنی ہوئی عمارت کے سامنے رک گیا اور سوچنے لگا۔ کیا وہ اب بھی اسی طرح خوبصورت ہو گی؟ یا سات سال کے عرصہ میں بدل گئی ہو گی؟ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کہ اس قدر طویل جدائی کے بعد اچانک ملاقات کے وقت اسے کیا کہنا چاہیئے.... اگرچہ وہ اپنی طرف سے یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ مگر اچانک اور غیر متوقع ملاقات پر اس کے تاثرات کیا ہوں گے..؟ مائک کے لئے وہ لیڈا نہ صرف دنیا کی حسین ترین لڑکی تھی بلکہ اس کے سینہ میں جو راز محفوظ تھا۔ وہ دشمن کی تباہی میں نہایت ہی اہم کردار ادا کر سکتا تھا.... دروازے پر پہنچ کر مائک نے اپنے مخصوص انداز میں دستک دی... چند سیکنڈ کے بعد دروازہ تھوڑا سا کھلا... وہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ دروازہ میں کھڑی تھی

"بہت خوب.... اچھا منظر ہے۔" اچانک ایک کرخت آواز نے میک کو چونکا دیا تھا.... پھر ایکشن شروع ہو گیا۔ اندیشے حقیقت بن گئے۔

ایک سرکاری بینک میں ڈاکہ.... ڈاکو پچاس لاکھ پونڈ کے نوٹ لے اڑے۔ مگر حکومت کی مشنری حرکت میں آ گئی اور ایسا انتظام کر دیا گیا کہ اگر مسروقہ نوٹ استعمال ہوں تو ڈاکو پکڑے جائیں۔ لیکن تیس سال تک وہ نوٹ استعمال نہیں ہوئے۔

ایک عورت جس کی موت کے بعد وصیت ملی کہ میری موت جب بھی ہو گی۔ خوفناک سانپ کے ہاتھوں ہو گی.... وہ خوفناک سانپ کون تھا....؟ یہ معلوم کرنے کے لئے آئندہ شمارہ "خوفناک سانپ" پڑھیئے۔

کامران سیریز کے انمول اور معرکتہ الآرا دلچسپ جاسوسی ناول

کتاب	مصنف	مترجم	قیمت	کتاب	مصنف	مترجم	قیمت
خونی کھوپڑی	ڈان سیلانی	سراج الدین ثیلا	۲/۵۰	دشمن دوست	مائک بریٹ	اثمر نعمانی	۲/۲۵
بوڑھا جاسوس	اگاتھا کرسٹی	صدیق احمد	۲/۵۰	قاتل ہیرے	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵
ریشمی جال	کارٹر براؤن	سراج الدین ثیلا	۲/۲۵	خونی دستاویز	رچرڈ ایلس اتھر	مسلم حمانی	۲/۲۵
قیدی حسینہ	رچرڈ ایلس اتھر	مسلم حمانی	۲/۲۵	گوریلا انسان	سیکس روہمر	اثمر نعمانی	۲/۲۵
بیباک قاتل	" " "	سراج الدین ثیلا	۲/۲۵	خوبصورت لاش	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵
لالچی حسینہ	جیمس ہیڈلے چیز	صدیق احمد	۲/۲۵	جوکہ	رچرڈ ایلس اتھر	"	۲/۲۵
سنگدل مجرم	رچرڈ ایلس اتھر	مسلم حمانی	۲/۲۵	خونی وصیت	کارٹر براؤن	"	۲/۲۵
قاتل کا اغوا	" " "	اثمر نعمانی	۲/۲۵	کمرہ نمبر ۲۲	اے اے فیر	"	۲/۲۵
چالاک جاسوس	اے اے فیر	"	۲/۲۵	غدار کون	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵
مجرم قانون	رچرڈ ایلس اتھر	"	۲/۲۵	ہرا دروازہ	اے اے فیر	"	۲/۲۵
چھ سال بعد	اے اے فیر	"	۲/۲۵	زہریلی آواز	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵
احمق مجرم	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵	پوڈر کی ڈبیہ	" " "	"	۲/۲۵
پتھر کی انگوٹھی	" " "	"	۲/۲۵	سراغرساں کتا	" " "	"	۲/۲۵
لاش کی چوڑی	" " "	"	۲/۲۵	خوبصورت انتقام	ایڈگر ویلس	"	۲/۲۵
نقلی تصویر	" " "	"	۲/۲۵	مغرور مجرم	جان ڈکسن کار	"	۲/۲۵
کیمرے کا راز	" " "	"	۲/۲۵	نقلی لاش	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵
جعلی [illegible]	ارل اسٹینلے گارڈنر	"	۲/۲۵	قانونی قتل	اے اے فیر	"	۲/۲۵

پراسرار بچھوا	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۲۵	ہرجائی مقتول	اے اے فیئر	اثر نعمانی	۳/۰
ڈائمنڈ کا راز	ہرٹ ہالیڈے	"	۲/۲۵	ناکام قاتل	جیمس ہیڈلے چیز	"	۳/۰
سرخ ماچس	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۲۵	موت کی وادی	مچل ایوالون	سراج الدین شیدا	۳/۰
معصوم قاتلہ	" " "	"	۲/۲۵	فرضی مجرم	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۳/۰
لاشوں کی برسات	" " "	"	۲/۲۵	فریبی حسینہ	رونلڈ میکڈانلڈ	سراج الدین شیدا	۳/۰
بدنصیب مجرم	" " "	"	۲/۲۵	پراسرار چہرہ	رچرڈ ایس اپتھر	مسلم رحمانی	۳/۰
چالاک قاتل	" " "	"	۲/۲۵	خونی ٹرک	جیمس ہیڈلے چیز	سراج الدین شیدا	۳/۰
ہیروں کی تلاش	" " "	"	۲/۲۵	سیاہ دائرے	برکلے گرے	الفہیم صدیقی	۳/۷۵
خوش نصیب چہرہ	" " "	"	۲/۲۵	جاسوس جج	رچرڈ ایس اپتھر	سراج الدین شیدا	۳/۰
سونے کی چڑی	الیسٹر میکلین (جولائی نمبر)	"	۳/۵۰	عیاش حسینہ	نک کارٹر	" "	۳/۰
آخری فیصلہ	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۵۰	خوفناک سایہ	ہنری ورلس	مسلم رحمانی	۳/۰
خونی مائیکروفون	جیمس ہیڈریس	سراج الدین شیدا	۲/۵۰	شب کا مسافر	ڈونالڈ ہملٹن	سراج الدین شیدا	۳/۰
مطلبی دوست	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۵۰	سونے کی کان	برٹ ہالیڈے	الفہیم صدیقی	۳/۰
ہیلم کے قیدی	جان کریسی	سراج الدین شیدا	۲/۵۰	مقتول کا اغوا	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۳/۵۰
غدار جاسوس	ایڈورڈ ایس آرونز	صدیق احمد	۲/۵۰	خاموش انتقام	ڈیوس گڈس	سراج الدین شیدا	۳/۰
باڈی گارڈ	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۵۰	زہریلی گیس	ایڈورڈ ایس آرونز	صدیق احمد	۳/۰

چند اور تراجم جو ہم سے دستیاب ہیں

پر اسرار قاتل ، ہیڈلے چیز ، اثر نعمانی ۳/-
عیار وکیل ، اسٹینلے گارڈنر ” ۳/-
پر اسرار فون کال ، اے اے فیئر ” ۴/-
زمرد کا دل ، رائیڈر ہیگرڈ ، مظہر الحق ۸/-
چڑیا کی تکی ، مترجم تیرتھ رام ۴/-
لنگڑا جاسوس ” ” ۴/-
تلافی گناہ ” ” ۴/-
کلب فٹے کی واپسی ” ۵/-
سراب زندگی ” ۴/-
گمنام مسافر ” ۴/-
سنہری بچھو ” ۴/۵۰
زہری بان ” ۴/-
مقدس جوتا ” ۳/-
کالا کتا ” ۳/-
الیس ۲۳ ، مترجم نواب یزدانی ۲/۵۰
خونی کیمپ ” ” ” ۲/۲۵
تیسرا ایجنٹ طارق علی صابری ۲/۲۵

وہ جو واپس نہ آسکا ، طارق علی صابری ۲/۲۵
بے نام خطوط اگاتھا کرسٹی ۲/۲۵
عراق میں قتل ” ” ۴/۵۰

ابن حیات کا ایک دلچسپ ناول

دوزخ

صفحات ۳۲۰ ۔ قیمت ۔ ۵/-

ایک دلچسپ اصلاحی ناول

سعودی

مصنف ۔ مظفر صحرائی

صفحات ۲۱۶

سفید کاغذ

قیمت : ۳/-

ملنے کا پتہ :- کتاب گھر ، نیا بازار ، راولپنڈی